THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, 29th September, 1953.

The House met at Nine of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill 1953.

Mr. Speaker: We shall take up questions in the afternoon. Now, we continue discussion on the motion moved by Shri B. Ramakrishna Rao yesterday that L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953, as reported by the Select Committee, be read a second time.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے (اپاگوڑہ) - مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ موور آف دی موشن (Mover of the Motion) ھاؤس میں حاضر نہیں ھیں۔

Mr. Speaker: I think he has made arrangements for the notes being taken down.

*شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سلکٹ کمیٹی کی جومیجارٹی رپورٹ (Majority Report) ھاؤس کے سامنے کنسیڈریشن کے لئے آئی ھے میں اسکی مخالفت کرنے کیلئے کھڑا ھوا ھوں - پی - ڈی - یف - اور یونائیٹڈ پیپلز پارٹی کی جانب سے اس کی مخالفت میں مائناریٹی رپورٹس (Minority Reports) پیش کئے گئے ھیں - جس وقت یہ بل ھاؤس کے سامنے آیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ یہ " ٹیننٹس اوکشن اینڈ لینڈ لارڈس کنسالیڈیشن بل " (Tenants eviction and landlords consolidation Bill) ھے - اب مجھے یہ کہنا پڑتا ھے کہ جس صورت میں یہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ آئی ھے وہ " باپ سے بیٹا سوائی " اس سے زیادہ کچھ نہیں ھے -

It is a great hoax played on the Members of the House.

اگر میں ایسا کہوں تو میں سمجھتا ھوں کہ یہ کوئی غلطی نہ ہوگی - ھمیں معلوم ھے کہ پورے ھندوستان کا یہ خیال تھا کہ کسان کو زمین دیجائے - " لینڈ ٹو دی ٹلر " - لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ھے کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں یہ ھے کہ " لینڈ ٹو دی لینڈ لارڈ " زمینات کسانوں سے چھین کر زمینداروں کو دیجائیں - جس طریقہ سے یہ بل

پیش ہوا ہے اور سلکٹ کمیٹی میں اسپر غور کیا گیا ہے میں کہونگا کہ اسکا سنٹرل پوائینٹ (Central point) کسان نہیں سمجھا گیا ۔ بلکہ زمین کے مالک لینڈلارڈ (Land Lord) ھی کو سنٹرل پوائینٹ (Central point) سمجھا گیا ہے ۔ نہ صرف ابسنٹی لینڈ لارڈزم (Absentee Land lordism) اور سپروائیزری لینڈ لارڈزم (Supervisory Landlordism) کو بڑھایا گیا ہے بلکہ ایک نئی چیز اسٹیٹ ئینڈ لارڈازم (State Absentee Landlordism) حیدر آباد میں آنے والی ہے ۔ اسلئے میں نے یہ کہا ہے کہ یہ بل لینڈ لارڈس کنسالیڈیشن بل (Landlords' Consolidation Bill) ہے ۔ آنریبل چیف منسٹر نے بالاخر یہ کہدیا کہ زمین لینے دینے کا سوال نہیں ہے ۔ انہوں نے اپنی تمہیدی تقریر میں یہ ظاھر ھی کردیا ۔ آخر " کیری پتوں کی آڑ میں کبتک چھپیگی ؟ " انہوں نے مان لیا کہ کسانوں کو زمین دینے کا سوال نہیں ہے ۔ لیکن میں یہ کہونگا کہ کسانوں سے زمین جانے کا سوال تو پیدا ہوگیا ہے ۔ کم ازکم ایسا تو نہونا چاھئے تھا ۔ فیملی ہولڈنگ (Family Holding) کی جو ڈفینیشن (Definition) ہے وہ ایسی ہے کہ لینڈ لارڈس فیملی ہولڈنگ (Landlords' Family Holdings) بنگئی ہے ۔ اسطرح فیملی ہولڈنگ رہنے سے ہاؤس کو یہ دھوکا ہوسکتا ہے کہ کسانوں کو زمین ملنے والی ہے لیکن میں ہاؤس کو بتلاؤنگا کہ یہ لینڈ لارڈز فیملی ہولڈنگ ہے ۔ پہلے فیملی ہولڈنگ کو گراس پروڈیوس (Gross Produce) کے لحاظ سے ۱۰۰۰ یا ۱۰۶۰ رکھا گیا تھا ۔ پہلے جہاں گراس پروڈیوس مینیمم (Mimimum) ایک ہزار سے پانچ ہزار تک ہونے والی تھی اسکو بڑھانے کی وجہ سے وہ ۷۲۰۰ تک ہوسکتی ہے ۔ اس اضافہ کی وجہ سے پہلے آپ کو جو زمین لینڈ لارڈس سے ملنے والی تھی وہ کہاں سے ملیگی ؟ اسلئے میرا یہ دعوی ہے کہ یہ سپروائیزری لینڈ لارڈز فیملی ہولڈنگ (Supervisory Landlords Family Holding) بنگئی ہے ۔ مجھے اسکا بھی دکھ ہے کہ پہلے پلاننگ کمیشن نے یہ جو طے کیا تھا کہ کسانوں کو زمین دیجانی چاھئے اسکے بارے میں بھی نہیں سونچا گیا ۔ پلاننگ کمیشن کی پلویونٹ (Plough unit) کی ڈفینیشن (Definition) کے لحاظ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں کسان کا ایک کنبہ کام کرتا ہے یا اگر ضرورت ہو تو کسی کی مدد لیسکتا ہے ۔ آنریبل چیف منسٹر نے کہا کہ ہمنے جو فیملی ہولڈنگ رکھا ہے اس میں سپروائیزری لینڈ لارڈس بھی آسکتے ہیں ۔ اور پھر سلکٹ کمیٹی نے فیملی ہولڈنگ کی جو ڈفینیشن رکھی ہے اس سے تو زمین لینڈ لارڈ ھی کو ملنے والی ہے ۔ آنریبل چیف منسٹر کو یہ کہنا ھی پڑا کہ پہلے انہیں جو ۱۰-۱۲ لاکھ ایکڑ زمین اس ایکٹ سے ملنے کا اندازہ تھا اب فیملی ہولڈنگ بڑھانے کی وجہ سے وہ سرپلس لینڈ (Surplus Land) ملنے کی امید بھی ختم ہوگئی ۔ ھمنے تو پہلے ھی کہا تھا کہ

۴ لاکھ ایکر زمین زیادہ سے زیادہ ملیگی - لیکن اس سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے تو یہ ظاہر ہوگیا کہ ایک ایکر زمین بھی ملنے کی گنجائش نہیں ہے - فیملی ہولڈنگ کا جو رزمپشن (Resumption) ہے اس کو میں ظاہر کرونگا - سابقہ فیملی ہولڈنگ کے ڈفینیشن کے لحاظ سے جس لینڈ کی آمدنی ایک ہزار ہو اور جب کسی ٹیننٹ کو لینڈ لارڈ سے زمین لینی ہوتو ایک ہزار روپیہ تک آمدنی کی زمین لے سکتا تھا - لیکن جب دوسرے فیملی ہولڈنگ کا سوال آتا ہے تو لینڈ لارڈ تین بیسک ہولڈنگ (Basic holding) تک زمین رکھ سکتا ہے - لیکن اب فیملی ہولڈنگ ڈیڑھ گنا ہوجانے کی وجہ سے دوسری فیملی ہولڈنگ ہی میں ۳۲ سو ہوجاتے ہیں - پہلے یہ تھا کہ تیسری فیملی ہولڈنگ کے سلسلہ میں ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑ کر دو فیملی ہولڈنگس زمین لیجائیگی - لیکن اب دو فیملی ہولڈنگ ہی تین فیملی ہولڈ نگس تک چلی گئی - پہلے ہزار کا تین گنا تین ہزار ہوتے تھے لیکن اب دو میں ہی ۳۲ سو ہوجاتے ہیں - اب اس کا ایک تہائی ۳۳۳ کی زمین ٹیننٹ کو ملسکتی ہے - ٹیننٹ کو جو زمین ملنے والی تھی وہ فیملی ہولڈنگ کے بڑھ جانے کی وجہ سے کم ہوگئی - اور جو زمین لینڈ لارڈ کو ملنے والی تھی اسکی مقدار بڑھگئی اسلئے یہ فیملی ہولڈنگ نہیں بلکہ لینڈ لارڈ فیملی ہولڈنگ ہے - پیزنٹ فیملی ہولڈنگ (Peasant family holding) نہیں ہے - میں ادباً ہاؤس سے یہ کہونگا فیملی ہولڈنگ طے کرنے کیلئے جو بیسس (Basis) ہوسکتے ہیں وہ ایکریج - ریوینیو - اور انکم ہیں - پلاننگ کمیشن نے یہ کہا تھا کہ انکم ہو - اب سوال آتا ہے ایکریج اور لینڈ ریوینیو کا - پی - ڈی - ایف - اور یونائیٹڈ پیوپلس پارٹی کی جانب سے ایکریج کے بارے میں سجیشن (Suggestion) سلکٹ کمیٹی میں رکھا گیا تھا - اور ہمنے اپنی مائینارٹی رپورٹ میں بھی یہ لکھا ہے - ہمنے کہا تھا کہ سب اقسام کی لینڈس کیلئے میگزیمم (Maximum) اور منیمم ایکریج (Minimum Acreage) طے کردیا جائے - آج بھی حکومت اسکو مانتی ہے اور ایکریج بیسس (Acreage Basis) اور کلاسس آف لینڈ (Classes of Land) کو ٹھیک سمجھتی ہے تو اسکو یہاں رکھدے - اگر خراب سے خراب زمین ہے تو پانچ ایکڑ زمین میگزیمم ہولڈنگ (Maximum holding) ہونے والی ہے - دوسو یا ڈھائی سو تک ریزمپشن (Resumption) کیا جاسکتا ہے اور ٹیننٹ کو بیدخل کیا جاسکتا ہے - اس لحاظ سے میں کہونگا کہ کسان کی زمین جانے والی ہے اسکو زمین نہیں مل سکیگی - اسلئے اس قسم کی ایکریج بیسس ہم نہیں مانینگے - اس سے کسان کو کیا ملنے والا ہے - جیسا کہ کہا جارہا ہے کہ جلد سے جلد اسکو زمین ملنی چاہئے - میرا تو خیال یہ ہے کہ پورا بل ہوکس (Hoax) ہے - اس سلسلہ میں بیدخلیاں ہونے والی ہیں اور کوئی فائدہ کسان کو ملنے والا نہیں ہے جیسا کہ مرھٹی میں ایک کہاوت ہے " چور کی لنگوٹی ہی سہی " - زمین کیلئے ہماری یہ

لڑائی هاؤس کے اندر هی شروع نہیں هوئی ہے بلکہ همارا یہ مطالبہ بہت عرصہ سے چلا آرها هے - همارا خیال تو یہ هے کہ کسان کے لئے جو فائدہ حاصل هوسکتا هے اسے حاصل کرنا چاهئے - جو مہاپن وغیرہ مل سکتا هے لینا چاهئے - هاؤس کی اکثریت کی یہ خواهش هے کہ اسسمنٹ (Assessment) کی بیسس پر رکھا جائے تو فوراً کچھ نہ کچھ ملیگا - ڈرائی لینڈ (Dry Land) اور وٹ لینڈ (Wet Land) کے لئے جو شرح آپ نے مقرر کی هے وہ بہت زیادہ هے - کسان میں اتنی سکت نہیں هے کہ وہ ادا کرسکے - نتیجہ یہ هوگا کہ اسکو کچھ ملنے والا نہیں هے - آپکی مشنری کرپٹ (Corrupt) هے - اسکی وجہ سے اور بھی مشکلات پیدا هونگے - کہا جارها هے کہ اسسمنٹ کی بیسس پر رکھا جائے تو نقصان هوگا - میں کہونگا کہ فیملی هولڈنگ کے تعین کے لئے انکم کی بیسس بھی غلط هے - اور ایکریج میں بھی اتنی هی نا انصافی هونے والی هے اسلئے - اسسمنٹ کی بیسس پر رکھا جائے تو هم کو کوئی اعتراض نہیں هے - هاؤس کی اکثریت بھی اسکو مانتی هے کہ اسسمنٹ کی بیسس پر هونا چاهئے - کہا جاتا هے کہ انکم بیسس پر مقرر کرنے میں لسر ایول (Lesser evil) هے - لسر ایول کا لحاظ رکھتے هوئے هی هاؤس کی اکثریت نے اسسمنٹ کی بیسس کو مانا هے - سلکٹ کمیٹی کے سامنے جو وٹنیس (Witnesses) آئے تھے انہوں نے اکسپنسز (Expenses) کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا - اوس لحاظ سے فیملی هولڈنگ کا ڈیفینیشن (Definition) قائم کیا گیا - لینڈ کمیشن کی رپورٹ پڑھیں تو معلوم هوگا کہ انہوں نے بھی ایکریج کی بیسس پر رکھنا طے کیا هے - آپکا مقصد تو یہ هے کہ سپروائیزنگ لینڈ لارڈ (Super-vising Land Lord) کو آگے بڑھایا جائے میں پھر بھی یہی کہونگا کہ ان طریقوں سے کسان کو زمین ملنے والی نہیں هے - آپ نے جو فیملی یونٹ بنائی هے وہ لینڈ لارڈ فیملی یونٹ (Landlord family unit) هے - وہ جتنی چاهے زمین لے سکتا هے اور جتنی چاهے چھوڑ سکتا هے - آج سو میں سے ۷۰ ممبر اسکی تائید میں هیں کہ اسسمنٹ بیسس پر فیملی هولڈنگ کا تعین هونا چاهئے - لیکن آپ اسکو ماننے کیلئے تیار نہیں هیں -

رنٹ کے سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا هے کہ همیں یہ دیکھنا چاهئے کہ بازار میں رنٹ کیا هے - ٹیننٹ کی کیپسیٹی (Capacity) کیا هے - وہ کتنی قیمت ادا کرسکتا هے - آج هماری لڑائی اس زمیندار کے خلاف هے جو کسانوں کی محنت سے فائدہ اٹھاتا هے اوسکا خون چوستا هے اور اپنی زندگی بسر کرتا هے - دوسری طرف عام کسان هے جو محنت اور مشقت سے کام انجام دیتا هے - اسکو کھانے کیلئے نہ روٹی میسر هے اور نہ پہننے کیلئے کپڑا - اس حالت کو مزید عرصہ تک باقی نہیں رکھا جاسکتا - رنٹ کے تعلق سے جو سکشن رکھا گیا هے میں کہونگا کہ وہ لینڈ لارڈس پوائنٹ آف ویو (Landlords' point of view) سے رکھا گیا هے - ٹیننٹ کی کیپسیٹی (Capacity) کیا هے

اسکو ملحوظ نہیں رکھا گیا بلکہ ایک پیاراسایٹ سکشن (Parasite Section) ہے جو سسٹم رکھا گیا ہے وہ بیسیکلی (Basically) قائم نہیں رہ سکتا - کسی کو چارگنا اور پانچ گنا دینے پر آپ مجبور کریں یہ نہیں ہوسکتا - اگر اسطرح اسکو مجبور کیا جائے تو اسکو مجبوراً آدھا پیٹ کھا کر رہنا پڑیگا - یا تو یہ ہوگا کہ وہ اسکے لئے انوسٹ (Invest) نہیں کرسکیگا اور اگر وہ زمین خریدنے کیلئے کچھ انوسٹ کرے تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ وہ مارکٹ سے کچھ نہیں خرید سکیگا - اور جب وہ مارکٹ میں نہ جائیگا تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کارخانوں پر اسکا اثر پڑیگا - نتائج یہ ہونگے اور برے اثرات مترتب ہونگے - ہمیں چاہئے کہ ہم کسانوں کی جیب کا خیال رکھیں - آپ یہ دیکھتے ہیں کہ مارکٹ میں لینڈ لارڈ کو کیا ملتا ہے- آپکو لینڈ لارڈ کی جیب کا خیال ہے - اسلئے آپ چاہتے ہیں کہ انکو بھی خوش رکھیں اورکسانوں کو بھی حیلہ بتادیں- اسلئے میں کہونگا کہ فیملی ہولڈنگ کے دوگونہ سے زیادہ زمین دینے کا سوال پیدا نہیں ہونا چاہئے - جو رنٹس رکھے گئے ہیں وہ خود بڑھا چڑھا کر رکھے گئے ہیں - کسان کی کپیسیٹی کا خیال رکھنا ضروری ہے - ہاں ، یہ ہوسکتا ہے کہ جبراً آپ کسی سے جتنا چاہیں وصول کرلیں - جنگل میں کسی کو پستول دکھا کر یہ کہیں کہ لا تیرے پاس جو کچھ ہے دیدے تو وہ بیچارا مجبوراً دےدیگا - اسیطرح آپ بیروزگاری کا پستول دکھا کر کسی سے کچھ مانگ لیں تو وہ دیدیگا - پلاننگ کمیشن نے کہا ہے کہ ٹیننٹ کو اکوپنسی رائیٹس (Occupancy Rights) دینا چاہئے - بانڈس کی شکل میں پرائسس (Prices) لینے کا پراویژن (Provision) رکھنا چاہئے - چیف منسٹر صاحب نے بھی کہا تھا کہ بانڈس لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم ٹیننٹس کو زمین دلا رہے ہیں - لیکن یہاں یہ ہورہا ہے کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے اوپر زمین ہوتو ٹیننٹ کو آپ دے رہے ہیں بانڈس کا طریقہ آپ نے رکھا ہے - لیکن چھ لاکھ پروٹکٹیڈ ٹیننٹس ہیں انکو بانڈس سے زمین دینے کے بارے میں آپ نے کیا رکھا ہے ؟ انکو تو پرائس دینا پڑیگا - کسان کو تین فیملی ہولڈنگس تک خریدنے کا اختیار نہیں ہے - اسکے معنی یہ ہوئے کہ دو سو سے لیکر تین سو ایکڑ زمین کے مالک کا جو ٹیننٹ ہے وہ خرید نہیں سکیگا - تلنگانہ میں بھی جو تقسیم ہوگی اسمیں بھی بہت کم موقع ہے کہ کسان زمین خرید سکے - میں سمجھتا ہوں کہ اسکو بہت کم موقع ملیگا - آپ نے قیمت اتنی بڑھا کر رکھی ہے کہ وہ ادا کرنے کی سکت ہی نہیں رکھتا - ہر کسان کو ہر سال کم ازکم ڈھائی سو سے لیکر چار سو روپیے تک اقساط ادا کرنی پڑیگی - آٹھ سو روپیہ میں سے اپنی اور اپنے خاندان کی پرورش اور دیگر ضروریات کو پورا کرتے ہوئے وہ ڈھائی تا چار سو روپیے کسطرح بچاسکیگا ؟ نتیجہ یہ ہوگا کہ اتنی بڑھی چڑھی قیمتیں وہ ادا نہیں کرسکیگا اور نہ زمین خریدسکیگا - آپ نے یہ بھی رکھا ہے کہ وہ تین مہینے کے اندر نوٹس دیدے - اگر نہیں خریدسکتا ہے تو لینڈ لارڈ کسی دوسرے

کو فروخت کرسکیگا - میں سمجھتا ہوں کہ کسی نہ کسی طریقہ سے گورنمنٹ لینڈ لارڈ کو ہلپ (Help) دینا چاہتی ہے - میسور میں یہ طے کیا گیا ہے کہ ٹیننٹس کو اکوپینسی آف ٹیننسی رائیٹس (Occupancy of Tenancy Rights) دئے جائیں- لیکن یہاں یہ چیز نہیں پائی جاتی بلکہ ایوکشن (Eviction) کے کیا کیا طریقے ہوسکتے ہیں ڈھونڈے جارہے ہیں - ہم نے اپنی میناریٹی رپورٹ (Minority Report) میں کہا ہے کہ کمپنزیشن کے سلسلہ میں پندرہ گنا کا جو پراویژن رکھا گیا ہے اور تلنگانہ میں جو قیمتیں رکھی گئی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ کسان ان کو ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں - ان میں اتنی سکت ہی نہیں ہے کہ وہ اتنی گراں پرائسس (Prices) ادا کرسکیں -

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۰ع سے سنہ ۱۹۰۳ع تک آپ نے کسانوں سے اور عوام سے جو وعدے کئے تھے وہ پورے نہیں کئے گئے - کپیسٹی آف نیشن (Capacity of Nation) کو نہیں دیکھا جارہا ہے - ہم نے جو سجھاؤ پیش کیا ہے وہ گڈفیتھ رزولیوشن (Good faith Resolution) ہے - سپرویزنگ لینڈ لارڈ (Supervising Land lord) کو آپ نے انفرمیٹیو (Affiirmative) بنادیا ہے - لینڈ لارڈ کو کافی موقع دیا گیا ہے کہ وہ ٹیننٹ کو بیدخل کرے -

سلکٹ کمیٹی نے سکشن(۹۱-۲) کو ڈیلٹ (Delete) کیا ہے- اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پروٹکٹیڈ ٹیننسی کے سرٹیفکیٹ (Protected Tenancy Certificates) نہیں مل سکینگے اور دوسرے ٹیننٹس پروٹکٹیڈ (Protected) نہیں بن سکینگے - جو چھ لاکھ پروٹکٹیڈ ٹیننٹس ہیں بس وھی تعداد باقی رہیگی - اس قانون میں نئے پروٹکٹیڈ ٹیننٹس بننے کی گنجائش نہیں ہے -

اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی پروٹیکشن نہیں رکھا گیا ہے - آئندہ ٹیننسی کے سلسلہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ سلف کلٹیویشن (Self-cultivation) کا ڈیفینیشن رکھئے تاکہ لینڈ لارڈس پر قیود عائد ہوسکیں - لیکن کہا گیا کہ بہت سے لینڈ لارڈس شہر میں رہنا چاہتے ہیں اسلئے اونکی دیہات کی زمین کو دھکا نہ پہنچنے کے لئے سپروائزری کلٹیویشن (Supervisory Cultivation) کی اجازت دینی چاہئے - ہم نے یہ کہا-تھا کہ اگر ایسا ہوتو بڑے بڑے بیوپاری ۰ اور مالدار لوگ زمین خریدینگے اور سوپرویژن کے نام پر سیکل یا موٹر پر آیا جایا کرینگے جسکی وجہ سے ابسنٹی لینڈ لارڈ ازم (Absentee Land lordism) برقرار رہیگا - ہم نے یہ سجھاؤ پیش کیا تھا کہ اس فیملی کے ایک آدھ آدمی کو دیہات میں زمین رہنا چاہئے لیکن اسکو نہیں مانا گیا- ہم نے یہ کہا تھا کہ یہ اسکی مین سورس آف انکم (Main source of income) ہونا چاہئے - لیکن اسکو بھی نہیں مانا گیا- ہم نے کہا تھا کہ اسٹنیل لیور

(Essential Labour) میں کم از کم اوسکی فیملی کے ایک آدمی کو حصہ لینا چاہئیے۔ لیکن اسکو بھی قبول نہیں کیا گیا ۔ اور آئندہ تین فیملی ہولڈنگ کی لیزنگ (Leasing) کا موقع رکھا گیا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب تک چاند سورج باقی رہینگے ، قانون کے لحاظ سے یہ چیز جاری رہیگی ۔ یہ اور بات ہے کہ انقلابی عوام اسکو کتنے دنوں تک باقی رکھینگے ؟ لیکن قانون کے لحاظ سے تو آئندہ ابسنٹی لینڈ لارڈ ازم بر قرار رہیگا ۔ پلاننگ کمیشن میں یہ صاف صاف کہا گیا تھا کہ اسمال اور مڈل کلاس لینڈ ہولڈر کے لئے بھی صرف آئندہ پانچ سال کی حد تک حق رہیگا ۔ وہ لیز پر دے سکیگا لیکن پانچ سال تک واپس نہ لیگا تو وہ زمین کسان کی بن جائیگی اور اوسکو پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ کے حقوق حاصل ہونگے ۔ لیکن جب سلکٹ کمیٹی کے سامنے ہم نے اس چیز کو رکھا تو ہم سے یہ کہا گیا کہ نہیں ۔ نہیں یہ نہیں رکھنا چاہئیے۔ وغیرہ وغیرہ ۔ اس لئے میں ہاؤس سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ہم ابسنٹی لینڈ لارڈ ازم ختم کرنے والے ہیں یا نہیں ۔ اگر کوئی بونافئیڈ کلٹیویٹر (Bona fide Cultivator) لیز پر دے تو ہم کو اس سے انکر نہیں ہے ۔ اگر اس کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ بھی چھوڑ دیتے ہیں تو اوس سے بھی انکا نہیں ۔ لیکن انفلیٹیڈ فیملی ہولڈنگ جو رکھی گئی ہے اوسکی وجہ سے لینڈ لارڈ ازم رہیگا۔

سرپلس لینڈ (Surplus Land) حاصل کرنے کے سلسلہ میں مجھے عرض کرنا ہے کہ سکشن (۵۲) (سی) کے اندر تین طریقے کے لوگوں کو رکھا گیا ہے ۔ ایک تو ایسے لینڈ لارڈس ہیں جو افیشنٹ کلٹیویشن (Efficient Cultivation) نہیں کرتے اونکی تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین حکومت اپنے مینیجمنٹ (Management) میں لیگی ۔ دوسرے ایسے لینڈ لارڈس جو افیشنٹ کلٹیویشن کرتے ہیں لیکن ان کی زمین لینے سے پراڈکشن (Production) میں فال نہیں ہوگا ۔ حکومت ایسی زمین لے سکیگی ۔ تیسرے ایسے لینڈ لارڈس ہیں جو کلٹیویشن تو کرتے ہیں لیکن جنکی زمین لینے سے پراڈکشن میں فال (Fall) ہونے کا اندیشہ ہے ۔ ایسی صورت میں زمین نہیں لیجاسکتی ۔ لیکن اگر بڑے بڑے لینڈ لارڈ افیشنٹ کلٹیویشن کررہے ہیں اسکے باوجود ہوسکتا ہے زمین کے کھینچے جانے کی وجہ سے فال آف پراڈکشن (Fall of Production) نہیں ہوگا یہ صاف بات ہونے والی ہے ۔ لیکن افیشنٹلی کلٹیوٹڈ لینڈ (Efficiently Cultivated Lands) کا ایک ٹکڑا لیا جائیگا تو فال آف پراڈکشن ہوگا ۔ اس لئے دوسری صورت جو رکھی گئی ہے وہ الیوژری (Illusory) ہے ۔ جو ناٹ ایفیشینلی کلٹیوٹڈ (Not Efficiently Cultivated) زمینات ہیں حکومت مینیجمنٹ کی خاطر ایسی زمینات لے سکتی ہے ۔ لیکن جو افیشنٹلی کلٹیوٹڈ زمینات ہیں اونکا مینیجمنٹ نہیں لے سکتے ۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ کتنی زمین چھوڑی جاسکتی ہے ۔ ساڑھے چار گنا فیملی ہولڈنگ کے لئے زمین کا کتنا ٹکڑا چھوڑنا چاہئیے جس

سے فال آف پراڈکشن (Fall of Production) نہ ہو اوسکے بارے میں بھی ہم نے کہا تھا - لیکن اوسکو بھی ادھورا چھوڑا گیا - اسکے نتیجہ کے طور پر کوئی سرپلس لینڈ ہم کو ملنے والی نہیں ہے - فیملی ہولڈنگ کا چارگنے کا جو پراوژن رکھا گیا ہے اس کے لئے پلاننگ کمیشن نے یہ اجازت دی ہے کہ میگزیمم تین فیملی ہولڈنگ آر مور (Or More) تک رکھ سکتے ہیں - اس لئے " آر مور " کے الفاظ کی وجہ سے حکومت کی جو لینڈ لارڈ ذہنیت ہے اس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے - اگر کلٹیویٹرس (cultivators) کے بھی تائید کرنے والے ہوتے تو وہ کہتے کہ چونکہ پلاننگ کمیشن نے یہ اجازت دی ہے کہ تین فیملی ہولڈنگس تک زمین رکھی جاسکتی ہے ضرور تین فیملی ہولڈنگس تک ہی رکھی جاسکتی تھی - لیکن مجھے صاف صاف یہ کہنا ہے کہ آج حکومت ایک خاص کلاس (Class -) کے لئے ورک (Work) کررہی ہے - ایک خاص کلاس کی پاسداری کررہی ہے - اسی لئے یہ طے کیا گیا کہ چونکہ پلاننگ کمیشن نے اجازت دی ہے اسلئے تین فیملی ہولڈنگ کی بجائے چار فیملی ہولڈنگس تک سیلنگ (Ceiling) رکھی جائے - اس طرح سرپلس لینڈ لینے کے لئے جو پراوژن رکھا گیا وہ اس طرح رکھا گیا ہے - اور سلکٹ کمیٹی میں بھی اس کو برقرار رکھا گیا جسکی وجہ سے کسانوں کو ایک انچ بھی زمین نہیں ملیگی - زمین کی تقسیمات کے سلسلہ میں بھی ہم نے امنڈمنٹ پیش کیا تھا کہ کم ازکم ۱۰ جون سنہ ۵۰ع کو جو حالت تھی اوسی کو بیسس (Basis) بنا کر یہ دیکھا جائے کہ سیلنگ ساڑھے چار گنا فیملی ہولڈنگس تک ہونی چاھئے یا نہ ہونی چاھئے - لیکن ہم سے کہا گیا کہ ہندو فیملی ایکٹ کے لحاظ سے ہر شخص کا پیدائشی حق ہوتا ہے کہ اپنا حصہ حاصل کرے - ایسے حالات میں ہم اس قسم کا پراویزن کیسے رکھ سکتے ہیں لیکن جب ہم کسانوں کی بہبودی کے لئے لیجسلیشن بنارہے ہیں تو ہم کو پورا حق پیدا ہوتا ہے کہ اس پر اوسی نقطہ نظر سے سوچیں نہ کہ چند مٹھی بھر بڑے بڑے لینڈ لارڈس کے نقطہ نظر سے سوچیں - خاصکر ساڑھے چار گنا کے اوپر جو زمین ہے وہ اون کے پاس نہ رکھنے کے متعلق نہیں سوچا گیا - اور حال ہی میں توآنریبل ریوینیو منسٹر نے دروازے کھلے رکھ دئے ہیں جو چاہے آئے اور فوراً تقسیم کروالے - ایک طرف پراڈکشن میں بریک اپ (Break up) نہ ہو اور پھر دوسری طرف پارٹیشن (Partition) بھی الاؤ (Allow) کیا گیا ہے - گویا کسانوں کے گلے میں اتنی لکڑیاں لگادی گی ہیں - جب ایسے حالات ہوں تو سرپلس لینڈ نہیں مل سکیگی - ریاست حیدرآباد میں تین کروڑ سے زیادہ زمین ہے - آنریبل چیف منسٹر نے بھی اس کو مان لیا ہے کہ اگر سرسری طور پر بھی اسکو تقسیم کیا جائے تو یہاں کے پاپولیشن کے لحاظ سے ہر ایک کو ۱۲ تا ۱۵ ایکر زمین مل سکتی ہے - جب ایسا ہو تو حکومت کو اس لحاظ سے سوچنا چاھئے - حیدرآباد میں اسوقت کاشت زمین ہے لیکن چھے

پرسنٹ لوگوں کے پاس ۳۰ پرسنٹ زمین ہے - آپ کیوں نہیں ایسے احکام نکالتے کہ چھ پرسنٹ لوگوں کے پا س چھ پرسنٹ ہی زمین رہنی چاہئے ؟ آپ کشمیر کا اگزامپل (Example) پیش کرتے ہیں اور چائنا کا اگزامپل پیش کرتے ہیں کہ وہاں ۸۰ پرسنٹ لینڈ بڑے لوگوں کے ہاتھ میں ہے - لیکن کیوں نہیں حیدرآباد میں جس حد تک زمین لے سکتے ہیں نہیں لیتے ؟ قیمتوں کے سلسلہ میں میں عرض کرونگا کہ جن علاقوں میں ساڑھے چار گنا کی اوپر کی زمین ہے حکومت ۲۰ سال کے لئے نا ن نیگوشیبل بانڈ (Non-negotiable Bond) دیگی - پلاننگ کمیشن نے یہ کہا تھا کہ نان نیگوشیبل بانڈ دیکر زمین حاصل کی جاسکتی ہے - لیکن اس میں بھی حکومت نے "مے" (May) کا لفظ رکھا ہے یہ " مے " ہمیشہ " مے " ہی رہیگا - کیونکہ ممکن ہے عنقریب حیدرآباد کا ڈس انٹگریشن (Disintegration) ہوجائے - اوس وقت چیف منسٹر صاحب یہ کہہ سکینگے کہ ہم تو ایک بہت بڑا قانون لا رہے تھے - لیکن بد قسمتی سے ریاست کی تقسیم ہوگئی - میں کہتا ہوں کہ اگر آج ہی یہ تقسیم ہوجائے تو اچھا ہے - پھر دیکھئے ہم تلنگانہ میں کس طرح کسانوں کو زمین دیتے ہیں - آج بہت سے بڑے بڑے پنڈت کانگریس کے اندر ہیں - آنریبل چیف منسٹر بھی ایک مشہور وکیل ہیں اوردوسرے مشہور وکیل بھی کانگریس میں ہیں جو آج بھی لینڈ لارڈس کی تائید کرتے ہوئے کسانوں پر مختلف قسم کی قیود عائد کررہے ہیں اور اس کے حیلے حوالے کررہے ہیں - لیکن میں پوچھتا ہوں ان کسانوں کی طرف سے جو آج زمین چاہتے ہیں اور جو ٹیننٹس ہوکر زمین چھوڑنا نہیں چاہتے - آپ کیا کہتے ہیں ؟ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ ہم نے دیکھی ہے اس رپورٹ کو اور بھی بدتر بنایا گیا ہے ، جسکی وجہ سے مجبوراً ہمیں اسکی مخالفت کرنا پڑرہا ہے - آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ پہلے بل کے مقابلہ میں تو ہم اس بل کے ذریعہ کچھ نہ کچھ دے رہے ہیں - لیکن میں کہونگا پہلے کا مقابلہ آج نہیں کیا جاسکتا - آج آپ سنہ ۱۹۵۳ع میں ہیں - آج ہزاروں لاکھوں کسانوں نے یہ طے کرلیا ہے کہ وہ زمین اپنے قبضہ میں رکھینگے - ہم نے اپنی ایک مائناریٹی رپورٹ بھی پیش کی ہے جسمیں ہم نے یہ کہا ہے کہ جب اس کو تبدیل نہیں کیا جائیگا آپ کا یہ قانون بید خلی کا قانون بنا رھیگا - اور اسکے ساتھ ساتھ اسکی وجہ سے ابسنٹی لینڈ لارڈ ازم اور سوپر وائزری لینڈ لارڈازم بھی برقرار رھیگا - یہی وجہ تھی کہ اس جانب کی مختلف پارٹیاں ا س بل کی مخالفت پر مجبور ھوگئی ہیں - میں ایک اور آخری چیز ھاؤس کے سامنے رکھتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - اور وہ ہے فراگمنٹیشن (Fragmentation) اورکنسالیڈیشن آف ہولڈنگس (Consolidation of Holdings) میں نے پہلے ہی یہ اپیل کی تھی کہ چیاپٹر (ے) کوقائم کرنے کے پہلے ہمارے ابسنٹی لینڈلارڈازم (Absentee Landlordism) ختم کرنا چاہئے اور زیادہ فاضل زمین لینے کی کوشش کرنی چاہئے - لیکن اس کے ساتھ

ساتھ شہروں میں صنعتیں بھی کھولنی چاھئیں تا کہ بیروزگاروں کو روزگار حاصل ھوسکے ۔ ان سب کا انتظام کرنے سے پہلے اگر کوآپریٹیو فارمنگ (Co-operative farming) اور اینٹی فراگمنٹیشن (Anti-fragmentation) کے لئے ایفرٹس (Efforts) کئے جائینگے تو دیہات میں کافی جھگڑے پیدا ھوجائینگے ۔ اگر کسی کسان کے دو تین بچے ھوں اور اسکے پاس ۱۰ ایکر زمین ھو اور وہ زمین ایک ھی بچے کو دیدی جائے تو باقی بچوں کو زمین نہیں ملیگی ۔ اور اسکا نتیجہ یہ ھوگا کہ کہیں بھی کسان اس چیز کو برداشت نہیں کریگا ۔ اور اس انٹی فراگمنٹیشن (Anti-fragmentation) کو کسان ریسسٹ (Resist) کرینگے ۔ اوسکے بعد آپ کو کسانوں کے مومنٹ (Movement) کا مقابلہ کرنا پڑیگا ۔ کیا آپ اس کی گیارنٹی دیتے ھیں کہ فراگمنٹیشن سے جو کسان بیروزگار ھوجائینگے اون کے لئے آپ روزگار فراھم کرینگے ؟ جب آپ اون کو روزگار فراھم نہیں کرسکتے تو پھر آپ کو یہ حق نہیں ھے کہ زبردستی اون کے زمین کے متعلق یہ کہیں کہ آپ اپنی زمین کو ایسا رکھئے ۔ ویسا رکھئے ۔ آپ والنٹیری (Voluntary) طور پر یہ کرسکتے ھیں ۔ لیکن جب تک روزگار کا انتظام نہ ھو آپ زبردستی انٹی فراگمنٹیشن کا کام نہیں کرسکتے ۔ کوآپریٹیو فارمنگ بھی والنٹیری بیسس پر قائم ھونا چاھئے ورنہ زبردستی کے ساتھ اسکو قائم کیا جائیگا تو یہ کبھی کامیاب نہیں ھوسکیگا ۔ حیدرآباد میں تو کامیاب نہیں ھوسکتا ۔ اس لئے مجھے عرض کرنا ھے کہ یہ چیز والنٹیری بیسس (Voluntary Basis) پر ھونی چاھئے ۔ چنانچہ اسی وجہ سے ھم نے کہا تھا کہ چیپٹر (ے) کو ملتوی کیا جائے یا ڈیلیٹ (Delete) کیا جائے ۔ جب ڈیسٹری بیوشن آف لینڈ (Distribution of Land) کا پروگرام پورا ھوگا تب ھی کوآپریٹیو فارمنگ کے بارے میں سوچا جاسکتا ھے ۔ لیکن اس کا خیال نہیں کیا گیا اور اوس پر انسسٹ (Insist) کرتے ھوئے یہ سکشن باقی رکھا گیا ۔ اسکے نتیجہ کے طور پر دیہاتوں میں بڑے پیمانہ پر جھگڑے پیدا ھونے والے ھیں ۔ اور انٹی فراگمنٹیشن اور کنسالیڈیشن کا جو پراوژن ھے وہ کامیاب نہیں ھوگا ۔ خود بمبئی کا تجربہ یہ بتاتا ھے ۔ لیکن اسکے باوجود بھی آپ حیدرآباد میں اگر وھی تجربہ کرنا چاھیں تو کرلیجئے ۔ ضرور کرلیجئے ۔ لیکن ھم تو خطرے کی گھنٹی بجارھے ھیں کہ یہ کامیاب نہیں ھوسکیگا ۔ جب تک کہ آپ اسکے لئے پری ریکوسٹس (Pre-requisites) پیدا نہ کریں یہ چیز ھوکر نہیں رھیگی ۔ ھم بھی یہ ضرور چاھتے ھیں کہ کوآپریٹیو فارمنگ (Co-operative farming) ھو لیکن جب پیٹ نہیں بھرسکتا تو "half a loaf is better than nothing" کے بموجب ھم یہ چاھتے ھیں کہ کچھ نہ ھونے سے آدھی روٹی ھونا بہتر ھے ۔ ایک قدم ایکر سے بھی کسان اپنا پیٹ کسی نہ کسی طرح بھرسکتا ھے ۔ انٹی فراگمنٹیشن کا جو

انتظام رکھا گیا ہے وہ میکانائزرڈ (Mechanised) نہیں ہے - زمین کی مقدار بالکل کم بھی ہوجاتی ہے تو بھی زیادہ نقصان نہیں ہوتا - کیونکہ عام طور پر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے فرا گمنٹیشن کی جو اکانمی (Economy) ہے اوسکے تحت وہ کسی نہ کسی طرح زندہ رہ سکتا ہے - اس لئے میرا یہ کہنا ہے کہ جب تک روزگار کا انتظام نہو اینٹی فرا گمنٹیشن عمل میں نہیں لایا جاسکتا - زبردستی کا انٹی فرا گمنٹیشن (Anti-fragmentation) کامیاب نہیں ہوسکتا - آخر میں میں ایک چیز اور عرض کرونگا - اس بل کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ یہ لاسٹ ورڈ (Last word) نہیں ہے ، اسکو تبدیل کیا جاسکتا ہے - مجھے کہنا ہے کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ بھی لاسٹ ورڈ (Last word) نہیں ہے - آپ مقتدر ہیں اور سلکٹ کمیٹی نے جو کچھ طے کیا اس میں ترمیم کرسکتے ہیں - اتنا ہی نہیں بلکہ اس بل کو پرو پیزنٹ (Pro-Peasant) اور اینٹی لینڈ لارڈ (Anti-landlord) بنانے کا حق بھی اس ہاؤس کو حاصل ہے - اگر ہاؤس کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ کسانوں کے مفاد کے لحاظ سے اس بل کو تبدیل کیا جائے تو اسکو تبدیل کیا جا سکتا ہے - لیکن آج حکومت اپنے ڈسپلن (Discipline) کے ذریعہ پرو پیزنٹ نہونے کی کوشش کررہی ہے - مجھے یہ خطرے کی گھنٹی بجانی ہے - اگر آپ اس چیز کو نہ مانینگے تو آپ کی حکومت نہیں رہ سکیگی اور ہماری مانگیں پوری ہو کر رہینگی -

* شری جی - راجہ رام (آرمور) - مسٹر اسپیکر سر - ایوان اس سے بخوبی واقف ہے کہ پچھلے سشن کے دوران میں جب یہ بل پیش کیا گیا تھا تو کچھ ٹریژری بنچس اور کچھ اپوزیشن بنچس کے آنریبل ممبرس کی طرف سے یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ بل کی تدوین کرنے میں عجلت کیگئی ہے اور یہ کہ کئی چیزوں کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ ہونے سے پہلے ہی پرنسپلس کو اڈجسٹ کر کے سرسری طور پر پراویژنس ڈرافٹ کئے گئے ہیں - اس سے حیدرآباد کے کسانوں کو یہ بتلانے کی کوشش کیگئی ہے کہ ہم حکومت سنبھالے ہیں تو خاموش نہیں بیٹھے بلکہ تمہاری بھلائی کی باتیں سوچ رہے ہیں - اس دوشٹی سے یہ بل لایا گیا تھا - ایوان نے اپنی رائے دی تھی کہ عجلت میں بل بلا سوچے سمجھے لایا گیا ہے اسلئے اسپر سلکٹ کمیٹی میں غور ہونا چاہئے تاکہ ریاست کے بدلے ہوئے حالات کسانوں کے حالات اور زرعی معیشت کا آج کل جو ڈھانچہ ہے اسکو ملحوظ رکھکر اسکی چھان بین کرنے کے بعد اس بل میں کافی تبدیلیاں کرے - اس بل سے ایوان کے تمام معزز اراکین کو بڑی توقعات تھیں - لیکن سلکٹ کمیٹی نے جو رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کی ہے اسکو دیکھنے کے بعد معزز اراکین کی وہ ساری امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں جو انہوں نے اس بل سے وابستہ کی تھیں - ایک چیز جو سب سے پہلے ہر معزز رکن کے ملاحظہ میں آئیگی وہ یہ ہے کہ سلکٹ کمیٹی نے لفظی ترمیمات - گرامٹیکل مسٹیکس اور لینگویج

کے کرکشن ھی کی طرف زیادہ توجہ دی ہے ۔ انہوں نے اس بل کے اددیشن ۔ آبجکٹیو اور اصولی نقطہ نظر سے اسمیں کوئی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ ایک چیز جسکی طرف میں معزز اراکین کی توجہ مبذول کرانا چاھتا ھوں جسکو سلکٹ کمیٹی نے قطعی طور پر نظر انداز کیا وہ یہ ہے کہ اس بل کی اھمیت کو محسوس ھی نہیں کیا گیا ۔ اس بل کا تعلق ۷۰ فیصد عوام سے ہے ۔ ان کسانوں سے ہے جو زمین پر محنت کرتے اور خون پسینہ ایک کرتے ھیں ۔ لیکن وہ آج بھی زمین کیلئے بھوکے اور پیاسے ھیں ۔ میں نے پچھلی مرتبہ بھی کہا کہ ریاست کے ایک بہت بڑے طبقہ کا اس بل سے تعلق ہے اسلئے اسکی خرابیوں کو دور کر کے ھمارے معاشی نظام کو اسطرح بنانا چاھئے کہ ھمارے پاس ھمیشہ قحط اور جو قحط کے حالات رھتے ھیں اور دوسرے ممالک سے بھیک مانگنے کیلئے اناج ۔ اناج کی جو آواز لگاتے ھیں اسکو دور کیا جائے ۔ لیکن ۷۰ فیصد لوگوں پر اس بل کا جو اثر پڑنے والا ہے اسکو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ یہ چتاونی میں نے پہلے بھی دی تھی اور اب بھی دینا چاھتا ھوں ۔ اگر آپ ۷۰ فیصد آبادی پر محض پانچ دس ممبروں کی میجاریٹی سے اس قانون کو پش اپ (Push up) کریں تو یہ ایک بہت بڑی غلطی ھوگی ۔ یہ ھوسکتا ہے کہ اس ایوان میں کچھ ممبروں کی زیادتی کی وجہ سے اس بل کو پاس کرالیا جائے لیکن جب اس کو ۷۰ فیصد عوام پر نافذ کیا جائیگا تو اسکے کیا اثرات مرتب ھونگے اسپر غور کیا جانا چاھئے ۔ اسلئے میں نے حکومت سے یہ کہا کہ اس بل کو پاس کرتے وقت اسٹیٹ میں ایک ایسی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے جسمیں کسان کو دخل ھو کیونکہ کسان ھی سے اسکا تعلق ہے اور تمام پارٹیاں بھی کسان ھی کی بھلائی چاھتی ھیں ۔ جب ایسا پرشن ھو تو انکے ساتھ زیادہ سے زیادہ اگریمنٹ ھونا چاھئے ۔ یہ فضا اسوقت سے پہلے ھی پیدا ھوجانی چاھئے جبکہ بل کا اکچویل امپلیمنٹیشن ھو۔ ھوسکتا ہے کہ اسمیں پارٹیوں کو اختلاف ھو لیکن کہیں نہ کہیں تو اگریمنٹ ھوسکتا ہے اور ھونا چاھئے ۔ اسکی اوشکتا تھی لیکن اسکو قطعی طور پر نظر انداز کیا گیا ۔ صرف یہ سوچ رہے ھیں کہ گورنمنٹ پارٹی کی میجاریٹی ہے اسلئے اسکو پاس کر کے نافذ کیا جائے ۔ اگر ایسا سوچا جارھا ہے تو میں سمجھتا ھوں کہ یہ ایک بہت بھاری غلطی ھوگی ۔

اسکے بعد سلکٹ کمیٹی رپورٹ میں جو خیال ڈولپ کرنے کی کوشش کیگئی ہے اور اسکا کیا اثر پڑنے والا ہے جب ھم امنڈمنٹس پیش کرینگے تو اسوقت کافی وضاحت کے ساتھ اسپر میں روشنی ڈالونگا ۔ لیکن سلکٹ کمیٹی نے ایک چیز جو بالکلیہ نظر انداز کی ہے وہ ایک اصولی بات ہے ۔ ایک تو یہ کہ لینڈ ریفارمس کرنے کیلئے اور اس سے متعلق کوئی بھی قانون عمل میں لانے کیلئے دو تین آبجکٹیوز کو پیش نظر رکھتے ھوئے آگے بڑھنا چاھئے ۔ ایک تو یہ زمین جس پر دیش کا کافی بڑا طبقہ گزر بسر کرتا ہے اسپر کافی پریشر ہے ۔ ان میں سے ۷۰-۸۰ فیصد ایسے ھیں جنکا کوئی زمین کا تکڑا نہیں ہے کیونکہ

زمین مٹھی بھر لوگوں نے کسی نہ کسی وجہ سے حاصل کرلی ہے - آپ اس ضمن میں مختلف انکوائری رپورٹس دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے زمین کو اگریکلچرل اکانمی کے لحاظ سے کوئی ترقی نہیں دی - نہ اسکی بنڈنگ کیگئی اور نہ کوئی اور کام - اگر اسکو درست کیا اور ترقی دی ہے تو وہ غریب کسان ہے - ان لوگوں کے نام سوسائیٹی میں خاص پوزیشن ہونے یا انکی چالاکی کی وجہ سے ، پٹہ ہوگیا - آج بھی میں بتلاسکتا ہوں کہ ایک سو سال سے زمین پر کسان قابض ہے لیکن زمین اسکی نہیں - ریکارڈ دیکھیں پانی پتر کا تختہ دیکھیں تو اسمیں کسی دیشمکھ - نواب یا راجہ کا نام لکھا ہوتا ہے - انہوں نے معزز ہونے کے ناتے سے کہا کہ یہ زمین تیری ہوگی تو اسکو صاف کر کے کاشت کرنا شروع کردے - وہ یہ سمجھکر کہ گاؤں کے بڑے آدمی مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں زمین صاف کر کے کاشت کرنا شروع کردیا - وہ پڑھے لکھے نہیں ہوتے اور معزز آدمی - بڑے آدمی اپنی چالاکی سے ریکارڈس میں اپنے نام پٹہ کرالیا ان دنوں میں شخصی حکومت - ڈسپاٹک رول اور نظام صاحب اور انکے خاندان کے لوگوں کی حکومت کے زمانے میں ان لوگوں کو جو انکے آڑے وقت میں کام آئے تھے صرف ہاتھ سے اشارہ کر کے یہ کہہ دیتے تھے کہ یہ ہزاروں - لاکھوں ایکڑ زمین آپکی ہے - آج بھی ان مٹھی بھر لوگوں کی مدد کرنا اور پیزنٹری کلاس کو نظر انداز کرنا اس بل کا مقصد ہے - اسکی یہی نیتی ہے - دوسری بات یہ ہے کہ کسان جسمیں صلاحیت ہے کہ وہ خود حقیقی طور پر زمین کاشت کرتا ہے تو اسکے نام زمین منتقل کرنے کی پالیسی ہوسکتی ہے - لیکن سلکٹ کمیٹی رپورٹ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیننٹ کو قطعی طور پر نظر انداز کیا گیا ہے -

دوسری چیز یہ ہوسکتی ہے کہ اگریکلچرسٹ اور پروپرائٹر کے ریلیشنس کو زیادہ سے زیادہ سونڈ(Sound)اور بہتر بنایا جائے- پیداوار کو بڑھانے کیلئے جو تعلقات ہونےچاہئیں انہیں خوشگوار بنایا جائے اور جہاں تک ہوسکے ٹیننٹس کو جو مصیبت میں ہیں - پریشان ہیں انکی زمین ڈولپ کرنے کے سلسلہ میں حکومت ترغیب دیتی - مگر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ دیکھنے کےبعد یہ قطعی طور پر واضح ہوجاتا ہے کہ اب ٹیننٹ کو رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے - انکے مسائل کو حل کرنا ہی نہیں ہے تو پھر اسکا اختیار کیوں دیا جائے - سنہ ۱۹۵۰ع کے ریزمپشن ایکٹ کے تحت گورنمنٹ اسٹیٹمنٹ کے مطابق ٦ لاکھ ٹیننٹس تھے - یہ کہا گیا تھا کہ اسمیں سے کم ازکم ٥ لاکھ آدمی ایسے ہونگے جو زمین کے مالک بن جائینگے لیکن اس بل سے یہ ظاہر ہورہا ہے کہ انکو قطعی طور پر ایوکٹ کسطرح کیا جائیگا - بل پائلٹ کرنے والوں کا یہی مقصد معلوم ہوتا ہے - ٹیننٹس یا پروٹکٹڈ ٹیننٹس کو ہٹانے کی ضرورت ہے کیونکہ خود انکے لوگوں کو یا انہیں خود پروٹکٹڈ ٹیننٹ بننا ہے وہ صرف اسطرح پروٹکٹڈ ٹیننٹ بن سکتے ہیں اگر ایسی تعریف بل میں کیجائے- کیونکہ وہ جب ہی گورنمنٹ میں رہ سکتے جب کہ مالکوں کو خوش کریں -

اس ضمن میں فیملی ہولڈنگ کا سوال سب سے پہلے آتا ہے ۔ سلکٹ کمیٹی کو ریفر کرتے وقت ہماری یہ خواہش تھی کہ یارڈ اسٹک غیر معین ہے اسکو معین کیا جائے ۔ وہ کسی کیلئے کتنا چھوٹا ہوگا فلاں دیشمکھ کیلئے کتنا لمبا ہوگا اور فلاں دیشمکھ کیلئے کتنا چھوٹا ۔ ہماری یہ خواہش تھی کہ اس گز کو قطعیت دیجائے ۔ سلکٹ کمیٹی میں اس چیز کو جانچنے کی کوشش کیگئی کہ یہ آخر کہاں تک ممکن ہے سلکٹ کمیٹی میں جانے سے پہلے کم ازکم ایک قطعیت کے ساتھ یہ کہا گیا تھا کہ فیملی ہولڈنگ کا معیار ۸۰۰ آمدنی سالانہ ہو ۔ مگر سلکٹ کمیٹی نے کن وجوہات کی بناء پر یہ مناسب سمجھا کہ خود کاشت کرنے والے کو بیسس نہ بنایا جائے بلکہ سپروائیزری لینڈ لارڈ کو بیسس بنا کر اسکو یارڈاسٹک بنایا جائے اور اسکو ۵۰ پرسنٹ اکسپنڈیچر رڈکشن کرنے کے بعد ۸۰۰ نٹ انکم ہو ۔ ایکریج کے جو السٹریشنس دئے گئے ہیں ان میں کون کس پر پریویل کریگا غیر واضح ہے ۔ (۸۰۰) نٹ انکم کا پریویل کریگا یا ایکریج پریویل کریگا ۔ کیونکہ ایکریج میں یہ قطعی طور پر کہا گیا ہے کہ ۱۶ سے ۲۴ یکر بلاک کاٹن سائیل ہو ۔ آنریبل چیف منسٹر نے کہا کہ بعض آنریبل ممبرس کی یہ رائے تھی کہ ایکریج کو بیس بنایا جائے ۔ چنانچہ ہمنے انہی کے سجیشن کے لحاظ سے بنایا ہے ۔ مگر وہ شائد اس چیز کو بھول گئے کہ ایوان کے آنریبل ممبرس اس قابل تو ہیں کہ انکی چالاکی کو سمجھ سکتے ہیں ۔ فسٹ کلاس سائیل ۱۶ سے ۲۴ یکر رکھی گئی ہے ۔ لیکن کہیں ۱۶ یکر سے کم رقبہ میں ۸۰۰ آمدنی ہوجاتی ہے ۔ ایسی صورت میں کون کس پر پریویل کریگا یہ میں سمجھ نہ سکا ۔ مالگزاری کے اسٹیاٹسٹکس کے جو اسٹیٹمنٹس ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ فسٹ کلاس اور تھرڈ یا فورتھ کلاس میں ڈبل ایریا کا فرق ہوتا ہے ۔ سکنڈ کلاس میں ۲۵ سے ۵۰ فیصد تک ہوسکتا ہے ۔ آخر فیملی ہولڈنگ کا کیا مطلب ہے ۔ آیا وہ پلویونٹ ہے یا ورک یونٹ ہے ۔ جس سے ایک کسان کی فیملی اچھی طرح کام کر کے اتنی آمدنی پیدا کرسکتی ہے ۔ جس سے وہ خوش حال زندگی گزار سکے ۔ یا یہ کہ اتنی سائیز ہوجائے کہ ایک ٹریکٹر کی ضرورت ہو ۔ ۳۲ تا ۴۸ یکر جو چلکا سائیل ہے اگر اسکو تبدیل کرنا چاہیں تو ۹۶ یکر تھرڈ کلاس سائیل ہوتے ہیں ۔ کیا یہ ورک یونٹ کا کنسپشن ہوسکتا ہے ۔ میں یہ نہیں سمجھا کہ سلکٹ کمیٹی نے یہ کیسے بتایا ہے ۔ اور پھر اس میں چوری چھپے سے کام لیا جاتا ہے ۔ تحصیلدار اس گز کو رکھکر ناپنے کے بعد کسان کو ایک انچ زمین بھی نہیں بچتی ۔ ضرورت اس امرکی تھی کہ ریاست میں کسان اور لینڈ لارڈ کے حالات کو دھیان میں رکھکر تبدیلی کی کوشش کیجاتی ۔ اور اسکے لحاظ سے راستہ نکالا جاتا ۔ جسکے لئے کسان برس ہا برس سے جد و جہد کررہا ہے اور حیدرآباد میں پاپولر گورنمنٹ آئی ہے ۔ اسکو نظر انداز نہ کیا جانا چاہئے تھا ۔ مگر مجھے رنج ہوا ہے کہ اسکو قطعی طور پر نظر انداز کیا گیا ۔ بجائے اسکے کہ یہ بل لایا جاتا اور اسطرح اس ایوان کے آنریبل ممبرس کی انرجی اور ٹائم

اور ساری چیزیں ضائع کیجاتی یہ کام بھودان یگنہ کے طریقہ پر کیا جاتا اور اسکے لئے سارے ایوان کے ممبرس کام کرتے تو مجھے آشا تھی کہ جہاں اس بل کے ذریعہ ایک ایکر زمین بھی ملنے والی نہیں ہے اسکے مقابلہ میں ۲-۳ لاکھ یکر زمین تو حاصل ہوجاتی۔ کیونکہ ہمارے سامنے یہ واقعہ ہے کہ کچھ دنوں کے اندر ہی ۶۰-۷۰ ہزار یکر زمین اسطرح حاصل ہوگئی - یہاں قانون بنایا جارہا ہے - مگر گورنمنٹ کے لوگ اور آنریبل منسٹر انچارج یہ نہیں چاہتے کہ زمین کسان کے ہاتھ میں آئے - یا زمین ایسے طبقے کے ہاتھوں سے چھن جائے جس سے ان کی پارٹی کا سمبندھ ہے۔ مجھے ادباً یہ عرض کرنا ہے کہ جو بل سلکٹ کمیٹی سے نکلکر ایوان کے سامنے آیا ہے اسمیں کچھ لفظی تبدیلیاں کیگئی ہیں - میں نے مینارٹی رپورٹ میں صاف طور پر اس پر روشنی ڈالی ہے کہ کس طرح ہونا چاہئے - مجھے بڑی خوشی ہوتی اگر آنریبل ممبرس آف دی ٹریژری بنچس اس بل کی اہمیت کو جانتے اور اس امر کی کوشش کرتے کہ اس ایوان کے زیادہ سے زیادہ ارکان کی خواہش کے مطابق بل پاس ہو - تا کہ اس کے امپلیمنٹیشن میں سہولت ہو - کیونکہ ایک بڑے جزو کی رائے کو نظر انداز کرے اس بل کو امپلیمنٹ کرنے کی کوشش کیگئی تو بل کا مقصد قطعاً پورا نہیں ہوسکتا - اسلئے میں آنریبل چیف منسٹر سے ادباً عرض کرونگا کہ وہ اس پر ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ کسان کو کسطرح زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچایا جاسکتا ہے اور اسکی حالت کس طرح بہتر سے بہتر بنائی جاسکتی ہے - ہماری طرف سے جو سجیشنس پیش ہوئے ہیں انہیں بھی سامنے رکھتے ہوئے ایک یونانی مس بل پاس کرنے کی کوشش کریں تو ایسی صورت میں ہی بل کا مقصد پورا ہوسکتا ہے ورنہ اگر ۵-۱۰ کی میجارٹی سے اس کو منظور کرالیا جائے تو یہ ایسا تو نہیں کہ کوئی اڈمنسٹریٹیو لا ہو جسکو جیسا چاہے بناکر امپلیمنٹ کیا جائے - یہ ملک کے ۷۰ فیصد طبقہ پر اثر انداز ہونے والا قانون ہے - وہ کسانوں کی موجودہ حالات کو سنوارنے کیلئے زیادہ سے زیادہ کوشش کیجانی چاہئے ورنہ ایسا نہو کہ اسکے برے اثرات کا سامنا کرنا پڑے -

شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) - مسٹر اسپیکر سر - یہ بل سلکٹ کمیٹی میں امنڈ ہوکر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ ہمارے سامنے جس طرح پیش ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ غلطی سے اس میں ایک امنڈمنٹ رہگیا وہ یہ کہ یہاں اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس میں یہ لکھا گیا ہے کہ

It has been considered necessary to make further amendments in the Act in order to afford better protection to tenants to save them from evictions and to give them a good return for their toil.

اس میں پروٹیکشن ٹو ٹیننٹ کی جگہ پروٹکٹڈ ٹولینڈ لارڈ اور

To give them a good return for their toil.

کی بجائے (for their ownership) رکھے جاتے تو اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس بھی ٹھیک ہوجاتا ۔ ہاؤس نے جس اپیکشا کے ساتھ یہ بل سلکٹ کمیٹی میں بھیجا تھا وہ تو پوری نہ ہوئی ۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کے بنانے والوں کو لینڈ لارڈ کے مفادات کے تحفظ کا گڑبڑ میں جو زیادہ موقع نہ ملا تھا وہ سلکٹ کمیٹی میں بل پر غور کرتے وقت ہاتھ آگیا ۔ چنانچہ ایسا کیا گیا ۔

مجھے اس بل کے سلسلے میں کلاز بائی کلاز کہنا تو نہیں ہے لیکن میں سلسلہ سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں ۔

فسٹ ریڈنگ کے موقع پر کہا گیا تھا کہ پرسنل یا سلف کلٹیویشن کی کیا ڈفینیشن ہونی چاہئے ۔ کیونکہ یہی اس بل کی اصل بنیاد ہے ۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ابسنٹی لینڈ لارڈز جو خود کاشت نہیں کرتے دوسرے کسان کھیت میں محنت کر کے پیداوار پیدا کرتے ہیں مگر فائدہ ان ابسنٹی لینڈ لارڈز کو پہنچتا ہے کیا یہ پرسنل کاٹیویشن کی تعریف میں آتا ہے ۔ پرسنل کاٹیویشن کی جو تعریف بمبئی میں کیگئی ہے وہ بھی یہاں نہیں آئی ہے ۔ لینڈ کمیشن کی لینڈ پالیسی میں یہ صاف طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ رزمپشن (Resumption) کیلئے اگر کوئی خاص چیز ہے تو وہ یہ ہوسکتی ہے کہ لینڈ لارڈ صرف اسی صورت میں ٹیننٹ سے زمین حاصل کرسکتا ہے جبکہ اسکی زندگی کا ذریعہ معاش اسی زمین پر کلٹویشن ہو ۔ وہی اسکا پیشہ ہو یا کچھ لیبر اسکے ساتھ مدد کیلئے ہو ۔ لیکن جو ڈفنیشن اس بل میں کیگئی ہے اور تین مہینے سلکٹ کمیٹی میں اس پر غور ہونے کے بعد جو ڈفینیشن ہمارے سامنے آئی ہے وہ '' لینڈ ٹو دی ٹلر '' کے نعرہ کو پورا کرنے والی نہیں ۔ کلٹیویٹر کو پروپرائیٹری رائیٹس دینے والی نہیں ۔ اس تعریف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے ۔ '' پرسنل سپرویژن آف اینی ممبر آف دی فیاملی '' چاہے وہ بچہ ہو ۔ مائینز ہو ۔ وڈو ہو ڈس ایبل پرسن ہو پرسنل سپرویژن کرسکیگا ۔ یہ ڈفینیشن ہے ۔

دوسری چیز جو سکشن (۳) کے تحت ہے وہ فیملی ہولڈنگ کے بارے میں ہے ۔ فیملی ہولڈنگ کے بارے میں پہلے کے مقابلہ میں پورا کلاز تبدیل کیا گیا ہے ۔ آٹھ سو روپیہ انکم ہوسکے اتنی زمین رکھنا چاہئے ۔ یہ الفاظ تھے ایسے مبہم الفاظ تھے ۔ ممکن ہے فرسٹ ریڈنگ کے وقت اوس جانب یا اس جانب کے آنریبل ممبرس نے کہا کہ ایسی تعریف صحیح نہیں ہوسکتی بلکہ اسکو ایکریج کی بیسس پر رکھنا چاہئے ۔ اسکا خیال رکھتے ہوئے سلکٹ کمیٹی کی میجارٹی نے ایکریج کی بیسس پر فیملی ہولڈنگ کو طے کرنے کی کوشش کی لیکن کس طرح یہ کوشش کیگئی یہ سوال الگ ہے ۔ فیملی ہولڈنگ کی تعریف پلاننگ کمیشن نے کیا کی ہے ۔ انہوں نے پلویونٹ (Plough unit) یا ورک یونٹ (Wrok unit) قرار دیا ہے ۔ جتنی رپورٹیں آج تک آئی ہیں ان میں

فیملی ہولڈنگ کی تعریف نہیں ملیگی ۔ اکنامک ہولڈنگ کی تعریف البتہ آپکو ملیگی ۔ اکنامک ہولڈنگ کی تعریف انہوں نے کی ہے اسمیں کتنی زمین ہوسکتی ہے اسکا ریفرنس البتہ مل سکتا ہے ۔ پہلی مرتبہ اکنامک ہولڈنگ کی جو تعریف کی گئی ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ انڈین کانگریس کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کیگئی تھی اوس نے اسکی تعریف کی ہے ۔ انہوں نے جو تعریف کی ہے وہ یہ ہے ۔

'It must afford a reasonable standard of living to a cultivator and it must provide full employment to a family of normal size and at least to a pair of bullocks'.

اکنامک ہولڈنگ کس کو کہا جاتا ہے اس میں دو چیزیں دیکھنی چاہئیں

'It must afford a reasonable standard ot living' This is of of course very difficult.

یہ تعریف انہوں نے کی ہے ۔ انہوں نے جو تعریف کی ہے اگر اسکو ہم بھی یہاں مانتے تو ممکن ہے کہ الفاظ یہ ہوتے ۔

'It must provide full employment to a family of normal size and at least to a pair of bullocks.'

اب یہ مسئلہ کہ ریزنیبل اسٹینڈرڈ کس کو کہا جائے ذرا مشکل مسئلہ ہے ۔ اسکا تعین کرنا مشکل ہے ۔ پلاننگ کمیشن نے اسکے جو معنی بتائے ہیں وہ یہ ہیں کہ پانچ چھ آدمیوں کی ایک فیملی ہو اور دو بیل کے ساتھ وہ کام کرے اتنے لوگوں کو کام کرنے کیلئے پندرہ ایکڑ خشکی اور پانچ ایکڑ تری زمین ہونی چاہئے تاکہ کسان پیٹ بھر کھاسکے اور اسکو ضروریات زندگی مہیا ہوسکیں ۔ اوسکو اچھی لائیف بسر کرنے کیلئے آٹھ سو روپیہ کی انکم سالانہ ہونی چاہئے ۔ جو اسٹینڈرڈ بتایا گیا ہے اسکو لیکر چلیں تو پھر ہمکو غور کرنا پڑیگا کہ اچھی زندگی بسر کرنے کیلئے یعنی ضروریات زندگی کو پورا کرتے ہوئے گزارنے کیلئے کتنی زمین دیجانی چاہئے ۔ میں عرض کرونگا کہ ہمارے پاس حیدر آباد میں بھی ایک کمیشن مقرر ہوا تھا ۔ اوس نے حیدرآباد اکنامک انوسٹی گیشن رپورٹ کے نام سے ایک رپورٹ لکھی اسمیں انہوں نے یہ بتایا تھا کہ زمین کے اقسام کے لحاظ سے اکنامک ہولڈنگ یا فیملی ہولڈنگ طے نہیں کرسکتے انہوں نے تحقیقات کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ زیادہ سے زیادہ ۰۱ ایکڑ ڈرائی لینڈ اور ۰ ایکڑ وٹ لینڈ ہوسکتی ہے ۔ اس لحاظ سے سلکٹ کمیٹی میں اپوزیشن کے ممبرس تھے انہوں نے اور یو ۔ پی ۔ پی کے ممبرس نے یہ کہا تھا کہ اسکو ریوینیو بیسس پر رکھا جائے ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اسطرح سے بھی سنٹ پرسنٹ (cent percent) فیملی ہولڈنگ (Family Holding) کورکٹ (Correct) نہیں ہوسکتا ۔ لیکن میں کہونگا کہ ریوینیو بیسس پر اتنی غلطیاں

نہیں ہونگی جتنی کہ اب امکان ہے زمین کے پیداوار کے لحاظ سے طے پایا ہے ۔ ہر تیس سال کے بعد اس میں تبدیلیاں کیجاتی ہیں ۔ پیداوار کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ پیداوار میں کمی ہوئی ہے یا زیادتی ہوئی ہے ا ن تمام باتوں کے لحاظ سے ہر تیس سال کے بعد اسسمنٹ میں تبدیلی کیجاتی ہے اور سائل (Soil) کے لحاظ سے دیکھتے ہیں کہ فرٹائل سائل (Fertile Soil) ہے یا معمولی سائل ہے ۔ اس لحاظ سے اسسمنٹ کیا جاتا ہے ۔ اس طرح قانون میں لچک رکھکر زیادہ سے زیادہ فائدہ لینڈ لارڈ کو پہنچانا میجاریٹی پارٹی کو مقصود ہے تو اور بات ہے ۔ صاف صاف طے کردیجئے کہ اتنا سائل لینڈ لارڈ کے پاس رھنا چاہئے اور اتنا بیچنا چاہئے۔میں کہونگا کہ اگر آپ ریوینیو بیسس پر رکھیں تو کوئی لینڈ لارڈ ہو اسکی مقررہ بیسس رھیگی لیکن اگر آپ یہ لاٹیٹیوڈ (Latitude) رکھنا چاہتے ہیں کہ ۱۶-۳۲ تک اور اسمیں یہ پراویژو رکھتے ہوئے گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اسمیں اور زیادہ کرسکیں تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کا منشاء فیملی ہولڈنگ کے ریزمپشن کا جو اختیار ہے پرچیز کا جو اختیار ہے اسکو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی گنجائش اس دفعہ۴ میں لائی گئی ہے ۔ جو فیگرس ہمارے سامنے آئے ہیں ا ن سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کتنے ایسے لینڈ لارڈ ہیں پا نچ سو سے اوپر کے ۔ انکے پاس کتنی زمین ہے ۔ ڈھائی سو روپئہ سے اوپر ۱۰ ہزار پٹہ داروں کے پاس ۶۸ لاکھ ایکڑ زمین ہے محض انکو فائدہ پہنچانے کی غرض سے یہ لایا گیا ہے ۔ پٹہ داروں میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ لینڈ ریفارمس آنے والے ہیں گورنمنٹ زمین لے لینے والی ہے اسلئے وہ اپنے بیوی بچوں میں والدین اور رشتے داروں میں زمین تقسیم کردئے ہیں اسلئے امید نہیں ہے کہ اب زمین تقسیم کرنے کیلئے مل سکے۔ شاید تلنگانے میں کچھ زمین مل جائے تو ملجائے لیکن میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مرھٹواڑہ میں ایک ایکڑ زمین بھی آپکو نہیں ملسکتی۔ اگر یہ قانون اس میگزیمم ہولڈنگ اور اس سیلنگ پر نافذ ہوتو مجھے یقین ہے کہ مقصد حاصل نہیں ہوسکیگا۔ جسکے نتیجہ میں یہ خیال کہ ٹیننٹ کو زمین ملجائے تو پروڈکشن بڑھیگا وہ مقصد بھی حاصل نہوگا کیونکہ جب ٹیننٹ کو زمین ہی نہ ملے تو پروڈکشن کیسے بڑھیگا ۔ نہ پروڈکشن بڑھیگا اور نہ انکم میں اضافہ ہوگا ۔ اگر آپکا یہی مقصد ہے تو اور بات ہے ۔ نہ صرف یہ بلکہ گورنمنٹ کی طرف سے فیملی ہولڈنگ کی جودفعہ ۴ ہے وہ اسطرح سے آئی ہے کہ لینڈ لارڈ حفاظت کی اور اسکے تحفظ کی پوری پوری کوشش کیگئی ہے ۔ اسکے بعد لینڈ پالیسی کے خلاف سکشن ۷ رکھا گیا ہے ۔ لینڈ پالیسی کے تحت فائیو ایر پلان میں " تھری ٹائیمس دی فیملی ہولڈنگ آرمور " (Three times the family holding or more) یہ الفاظ ہیں۔ " مور " (More) کے الفاظ وہاں نہیں آئےہیں۔ فائیو ایر پلان میں یہ چیز طے کیگئی ہے کہ فیملی ہولڈنگ کیا ہوسکتی ہے سیلنگ کیا ہوسکتی ہے۔تھری ٹائیمس دی فیملی ہولڈنگ (Three times the family holding)

اسکے باوجود ہمارے سامنے جو سیلنگ رکھی گئی ہے وہ ساڑھے چار رکھی گئی ہے۔ فائیو ایر پلان میں یہ چیز صاف طور پر طئے کیگئی ہے۔ جو ٹیننٹ ہیں انکو پورا اختیار دیا گیا ہے لیکن اوریجنل ایکٹ کے دفعہ ۷ میں لکھا ہے کہ دس سال تک قابض رہسکتا ہے اور یہاں پانچ سال کی مدت رکھی گئی ہے اور اس سے کہا جارہا ہے کہ پانچ سال کے بعد نوٹس دے۔ یہ اختیار بالکل خلاف قانون ہے۔ میں کہونگا کہ یہ سکشن فائیو ایر پلان کے خلاف ہے۔ بجائے اسکے پانچ سال ختم ہوتے ہی پروٹکٹیڈ ٹیننٹ بنایا جائے جیسا کہ اسمیں بنایا گیا ہے۔

"The appropriate limit has to be determined by each state in the light of its own circumstances but, broadly speaking, about three times a family holding would appear to be a fair limit."

انکی حیثیت ایک معمولی لگان دار کی نہوگی بلکہ محفوظ لگاندار کی ہوگی۔ اسمیں پانچ سال کی مدت رکھی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ پانچ سال کے بعد مالک کو اختیار ہوگا کہ ایک سال کی نوٹس دیکر زمین سے بیدخل کردے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسپر ہاؤز غور کریگا۔ میرا خیال یہ ہے کہ کم ازکم آپکا اپروچ (Approach) سنٹر کی پالسی کے مطابق تو ہونا چاھئے۔ آخر آپ کس پالسی کے تحت کام چلانے کی کوشش کررہے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کم ازکم فائیو ایر پلان میں جس طرح رکھا گیا ہے اور جسکو آپ تسلیم کرتے ہیں اوسکے مطابق لیجسلیشن ہونا چاھئے۔ کم ازکم کانگریس پارٹی کو تو یہ ماننا چاھئے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں اس کے برخلاف چیزیں آرہی ہیں۔

اس کے بعد رنٹ کا سکشن آتا ہے۔ رنٹ کے سلسلہ میں جو الفاظ پہلے تھے وہی ہیں اسمیں تبدیلی نہیں کیگئی۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ رنٹ کے سلسلہ میں کچھ تبدیلیاں ضرور ہمارے سامنے آئینگی۔ لیکن رنٹ سے متعلق پورا دفعہ جوں کا توں رکھا گیا ہے۔ اور پراویژو بھی ویسا ہی رکھا گیا ہے۔ اس پراویژو کے ذریعہ یہ رکھا گیا ہے کہ اگر لینڈلارڈ نے کوئی امپروسنٹ کیا ہو اپنی اراضی میں یا کنواں کھودا ہوتو زیادہ رنٹ لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس کے لئے بھی لمٹ نہیں رکھی گئی ہے۔ وہاں بھی یہ نہیں طے کیا گیا کہ کم ازکم اس سے بڑھکر رنٹ نہیں دلایا جاسکیگا۔ گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں جو پراویژو ایڈ کیا ہے وہ میں پڑھکر سنانا ٹھیک نہیں سمجھتا لیکن اوسکے ذریعہ یہ اختیارات دئے گئے ہیں کہ اس سے بڑھکر رنٹ دلایا جاسکتا ہے۔ اسکے بعد کا جو سکشن آتا ہے وہ (Who can be protected tenant) ہے (۳۴) پرانے قانون میں جو سکشن (۳۴) ہے۔ اسکی تعریف اس میں کیگئی ہے۔ گویا ہمارے سامنے ایک لچک دار چیز پیش کیگئی ہے۔ میں داد دیتا ہوں اون لوگوں کی جنہوں نے اس قانون کو سامنے لاکر پروٹکٹیڈ ٹسنتی کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے لینڈ لارڈ ازم کو برقرار رکھنے کا جو ٹھیکہ لیا

ہے اوسکا نمونہ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ پرانے سکشن میں " مائنر " کے الفاظ نہیں تھے اوسکو اب جوں کا توں رکھا جاکر " مائنر " کا لفظ بڑھایا گیا ۔ جسکے معنی یہ ہونگے کہ پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کی جو زمینات " مائنر " کے نام پر ہونگی یا وہ جب مائنر کے نام منتقل ہونگی تو اسکو اختیار ہوگا کہ کبھی بھی اس پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو ختم کرے ۔ قانون داں ایک طرف تو کسانوں کو یہ بتارہے ہیں کہ ہم نے جو قانون پیش کیا ہے اوس سے آپ کو فائدہ ہوگا اور دوسری طرف ایک آدھ کلاز اس میں ایسا لگادیا جاتا ہے کہ جسکی وجہ سے اوپر کے سکشنس میں جو سہولتیں دیجاتی ہیں وہ سب ختم ہوجاتی ہیں ۔ سکشن (۳۷) کے پراویژو میں یہ الفاظ ہیں ۔

If the Landlord is a minor or is serving.

" سرونگ ان دی نیول " وغیرہ پر تو اعتراض نہیں ہے لیکن مائنر کے جو الفاظ رکھے گئے ہیں اوس سے فائدہ اٹھا کر بہت سے لوگوں نے اپنی زمینات جو پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کے قبضہ میں تھیں اون کو زیادہ سے زیادہ " مائنرس " کے نام پر تقسیم کردیا ۔ آگے چل کر بھی وہ ایسا ہی کرسکتے ہیں ۔ اور ہندو لا کے تحت پوری زمینات جو پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کو دیگئی ہیں یا اون کے قبضہ میں ہیں تقسیم کے بعد مائنرس اون کے مالک قرار پاسکتے ہیں ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مائنر کی آراضی پر پروٹکٹیڈ ٹیننٹ دعوی نہیں کرسکتا ۔ سکشن (۳۴) میں بھی جو امنڈمنٹ لائی گئی ہے اوسکا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ زمین پروٹکٹیڈ ٹیننٹس سے واپس حاصل کیجاسکتی ہے ۔ کم ازکم پہلے جو قانون ہمارے سامنے تھا اوسکے تحت یہ تھا کہ تین فیملی ہولڈنگ تک ریزمپشن کا اختیار دیا گیا تھا ۔ اس سے بڑھکر جتنی زمین ہوگی وہ پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو مل سکیگی ۔ لیکن اب ایسا نہیں رکھا گیا ہے ۔ اسی طرح (۳۷) میں بھی مائنر کے الفاظ رکھے گئے ہیں ۔ تاکہ جس طرح سکشن (۳۴) کا فائدہ کوئی شخص حاصل کرسکتا ہے اسی طرح مائنر بھی اس کا فائدہ حاصل کریگا ۔ ہمارے سامنے جو بل آیا تھا اسمیں کلاز (۱۹) اور (۲۰) میں کچھ امنڈمنٹ ہوا تھا اون میں یہ امنڈمنٹ ہوا تھا کہ اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد بھی اگر کوئی ٹیننٹ چاہے تو اپنی ٹیننسی کے متعلق دعوی کرسکتا ہے ۔ یا اگر کوئی ٹیننٹ بے دخل ہوجائے تو اس کے متعلق چھ مہینے کے اندر وہ دعوی پیش کرسکتا ہے ۔ بعد میں تحصیلدار کا جو فیصلہ ہوگا وہ ہوگا لیکن یہ اختیار تو دیا گیا تھا کہ یہ قانون نافذ ہونے کے بعد بھی چھ مہینے یا سال بھر کی مدت اس کے لئے رکھی گئی تھی ۔ لیکن یہ چیز بھی باقی نہیں رکھی گئی ۔ آپ سب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ کسطرح بیدخلیاں عمل میں آرہی ہیں ۔ آنریبل منسٹر انچارج نے بھی متعدد مرتبہ سوالات کے جوابات کے سلسلہ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ سیکڑوں ٹیننٹ بے دخل کئے گئے ہیں ۔ اون سے جب یہ پوچھا گیا کہ ٹیننٹس کی بیدخلیوں کو روکنے کے متعلق کیا کیا گیا تو جواب دیتے ہیں کہ کاروائیاں ہورہی ہیں ۔ جب اون سے یہ

کہا گیا کہ جن لوگوں نے ٹیننٹس کو زبردستی بیدخل کیا ہے اون کو سکشن (۹۶) کے تحت کوئی تعزیری سزا کیوں نہیں تجویز کرتے تو آنریبل منسٹر انچارج کہتے ہیں بیدخل کرنا کوئی ظلم نہیں ہے - اگر ظلم و ستم ہو تو ہم (۹۶) کے تحت جرمانہ کرنے کی کوشش کرینگے - یہ چیز معلوم رکھتے ہوئے بھی کہ ہزاروں کی تعداد میں پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو بیدخل کیا گیا سکشن (۹۱-۲۰) میں جو امنڈمنٹ لائی گئی تھی کہ اگر پروٹکٹیڈ ٹیننٹ بیدخل ہو گیا ہو یا سرٹیفکیٹ نہیں دیا گیا ہو تو اسکو چارہ کار اختیار کرنے کا حق حاصل رہیگا - اس چیز کو بھی سلکٹ کمیٹی نے نکال دیا - اس طرح سلکٹ کمیٹی نے کوئی پروٹیکشن اس کلاز میں نہیں رکھا بلکہ اوسکو نکالنے کی کوشش کی ہے - یہ ہے کلاز (۹۱-۲۰) کا نمونہ - اسکے بعد سکشن (۳۸) ہے - جسکے تحت پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ کو زمین خریدنے کا اختیار دیا گیا ہے - اسمیں بھی ایک پراویزو سلکٹ کمیٹی نے اضافہ کیا ہے جو امنڈنگ بل میں نہیں تھا - ممکن ہے یہ کہا جائے کہ ہم نے پرائز کم کردی ہے اس لئے یہ پراویژو لائے ہیں - لیکن میں یہ دریافت کرونگا کہ ایسی کونسی کمی کیگئی - ایک طرف پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ کے لئے یہ رکھا گیا ہے کہ اوسکے پاس جو زمین ہے اور جو وہ لینا چاھتا ہے ان دونوں کو ملا کر وہ ایک فیملی ہولڈنگ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا - اور دوسری طرف کم ازکم دو فیملی ہولڈنگ لینڈ لارڈ کے لئے رہنا چاھئے یہ آپ نے قرار دیا - کسی ٹیننٹ کو ایک فیملی ہولڈنگ سے زیادہ لینے کا اختیار نہیں ہے- لیکن مالک کےلئے دو فیملی ہولڈنگ لینے کا اختیار دیا گیا ہے - قیمتیں جو لگائی گئی ہیں وہ خشکی کے لئے رنٹ کا پندرہ گنا اور اسی طرح باغات اور ویٹ لینڈس کے لئے بھی رکھی گئی ہیں لیکن اوسمیں بھی یہ پراویژو ایڈ کیا گیا ہے کہ کسی مالک نے کسی زمین میں باؤلی کھودی ہے یا اور کوئی مصارف کئے ہیں جسکی وجہ سے انکم بڑھنے والی ہے تو ایسی صورت میں اس پر ائزسے بڑھکر قیمت دلانے کا اختیار دیا گیا ہے - یہ پراویژو پہلے نہیں تھا لیکن اب ایڈ کیا گیا ہے - ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ اپوزیشن کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ جو پرائز فکس کی جارہی ہے وہ زیادہ ہے اس لئے کہ اسکو کم کیا جانا چاھئے لیکن دوسری طرف یہ پراویژو ایڈ کیا جاتا ہے اور یہ سمجھکر ایڈ کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ تو ہماری ہے - قانون کو امپلیمنٹ کرنے والے ہمارے ہیں - کتنی زمین کس زمیندار کو دینا چاھئے وہ خود طے کرینگے - اسکے علاوہ سب سکشن (۴) میں پراویزو ایڈ کر کے ٹریبیونل کو یہ اختیار دیاجارہا ہے کہ اگر اوس اراضی میں کوئی باؤلی کھودی جائے یا کوئی اور مصارف کئے جائیں تو وہ من مانے طور پر اوسکی پرائز فکس کرسکتا ہے - اسکے بعد سکشن (۳۸) میں جو سکشن ایڈ کیا گیا ہے (۳۸) سی اوسکے پڑھنے کے لئے دفعہ (۴۴) کی طرف جانا پڑتا ہے - اور وہ ہے کلاز (۲۲) - سکشن (۷) کے تحت کم ازکم پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ کیلئے یہ رکھا گیا ہے مالک کی حد تک دو فیملی ہولڈنگ کی زمین چھوڑ کر اوپر کی زمین وہ خریدسکتا ہے - لیکن کلاز

(۲۷) میں ایک سب سکشن (٦) بڑھایا گیا ہے - اسکے ساتھ سکشن (۳۸) سی کے تحت اگر کوئی پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ زمین خریدنے کی کوشش کرے تو اوسکو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ تین فیملی ہولڈنگ کی حد تک ریزمپشن کے لئے لینڈ لارڈ کے واسطے زمین چھوڑ کر حاصل کرسکتا ہے اور اسکے لئے نوٹس دے سکتا ہے - لیکن جیسا کہ ابھی میرے ایک دوست نے کہا لینڈ لارڈ کو اس کے پورے اختیارات دئے گئے ہیں کہ کونسی زمین رکھنا چاہئے یا کونسی زمین دینا چاہئے - وہاں "گوڈ فیتھ" (Good Faith) کے الفاظ لائے گئے ہیں - مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پہلے بحث کے وقت یہ کہا گیا تھا کہ اگر اسطرح تین فیملی ہولڈنگ کی حد تک ریزمپشن کا اختیار دیا جائے تو بہت سے پروٹیکٹیڈ ٹیننس ایوکٹ (Evict) ہوجائینگے -

زیادہ سے زیادہ ایک فیملی ہولڈنگ کی حد تک یہ اختیار دینا چاہئے اس سے زیادہ نہ دینا چاہئے تھا - ایک طرف تو پرچیز کا اختیار دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف سکشن ۴۴ میں ریزمپشن کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہے - ایسی ان کنسسٹنسی اس بل میں موجود ہے - جو سکشن ۳۸ میں دیگئی ہے اسکو سکشن ۴۴ کے ذریعہ واپس لیا جارہا ہے - اس لئے مجھے عرض کرنا ہے کہ سلکٹ کمیٹی نے اسبارے میں کوئی چیز ہمارے سامنے نہیں رکھی - اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس میں تو یہ رکھا گیا ہے

To protect the tenants and stop eviction.

لیکن یہ مقصد کہاں پورا ہورہا ہے - کونسی چیز اس بل میں ایسی رکھی گئی ہے جس کے ذریعہ یہ مقصد پورا ہو یا انکے لیبر کا معاوضہ ملے - یہ اس بل کا حال ہے جو سلکٹ کمیٹی کے پاس سے واپس آیا ہے - چیف منسٹر صاحب نے پہلے ہی کہا تھا کہ ایسنٹی لینڈ لارڈ ایزم ، میں چاہتا ہوں کہ وکالت بھی کروں اور بوڑھا ہونے کے بعد زراعت بھی کروں - ایساھی اس قانون میں بھی رکھا ہے - اگر آپ مادھو راؤ اگریرین رپورٹ دیکھیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ کتنے پروٹکٹڈ ٹیننٹس ہیں - کتنے لینڈلس ہیں - انکا کیا پوزیشن ہے - اور ان سے لینڈ لارڈس کو کتنا فائدہ مل رہا ہے - ان تمام چیزوں کے باوجود یہ کہا جارہا ہے کہ ٹیننٹس کو ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں - لیکن آپ نے اسکے لئے کونسی چیز رکھی ہے - اسکے بجائے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس میں یہ رکھئے کہ

"We want to protect the landlords" تین فیملی ہولڈنگ کی صورت میں اگر چلکہ یا بلاک سوائل ہو تو دونوں کو ملا کر لیا جائے تو ڈیڑھ دو سو ایکر تک ریزمپشن ہوتا ہے - اس سے کونسا پروٹکٹڈ ٹیننٹ قائم رہ سکتا ہے - اسکے ساتھ ساتھ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سکشن ۳۸ سی - سکشن ۴۴ اور خریدی زمین سے متعلقہ سکشن ان سب کو ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اس بل کا اصل مقصد پورا کرنے کی کوشش نہیں کیگئی

بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ سابقہ قانون کے تحت جو لوگ زمین پر قابض تھے انکو وہاں سے ہٹانے کا ایک ذریعہ دھونڈ کر نکالا گیا ہے ۔

The Bell was rung

آخر میں میں کلاز ۳۰ کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں ۔ جیسا کہ ابھی ایک آنریبل ممبر نے کہا فراگمنٹیشن اورکنسالڈیشن کے ساتھ ساتھ میگزیمم ہولڈنگ پر بھی کافی بحث کئے گئے تھے کہ انہیں استحقاقاً اور لازماً لیا جائیگا ۔لیکن وہاں ''may'' کے بجائے ''shall'' کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا ۔ وہاں پیسہ کا سوال بھی نہ تھا ۔ اگر پیسہ کا سوال ہوتا تو ممکن ہے یہ کہا جاتا کہ ہم زمین لیں تو پیسہ دینا پڑیگا اور ہمارے پاس کمپنسیشن دینے کیلئے پیسہ نہیں ہے ۔ فائیو ایر پلان کی تجویز آپکے سامنے رکھی گئی تھی ۔ ایک راستہ آپکو بتلایا گیا تھا ۔ ایک آلہ آپکے ہاتھ میں دیا گیا تھا لیکن اس آلہ کو بھی آپ استعمال نہیں کرنا چاہتے ۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ میگزیمم سیلنگ مقرر کرنے کے بعد بھی بڑے بڑے زمینداروں سے زمین نہ لیجائے ۔ آپ انہیں کچھ اور دن زندہ رکھنا چاہتے ہیں ۔ اسطرح قانون سلکٹ کمیٹی کے پاس سے واپس تو آیا ہے لیکن ہاؤز کے دونوں جانب سے جو خواہش کیگئی تھی اور جو اصل مقصد تھا وہ پورا نہیں ہورہا ہے ۔ اسلئے میں اسکی کلیتاً مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کئی آنریبل ممبرس تقریر کرنے والے ہیں ان کے لئے کافی موقع ملنا چاہئے اس وجہ سے میں ۱۰ منٹ کی قید لگاتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ممبر کیلئے ۱۰ منٹ کافی ہونگے ۔

*

شری پی ۔ پا پی ریڈی (ابراہیم پٹن ۔ عام) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آج ہاؤز کے سامنے ,, حیدرآباد ٹیننسی اینڈ لینڈ ریفارمس بل ایز امنڈڈ بائی دی سلکٹ کمیٹی ،، پیش ہے ۔ میں اب تک یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس بل کا مقصد کیا ہے اور اس بل کو موو کرنے والوں کی نیت کیا ہے ۔ ہم اسکی تاریخ پرغور کریں تو معلوم ہوگا کہ حیدرآباد میں ٹیننسی بل کب ناقذ ہوا تو مختصراً یہ کہنا پڑیگا کہ ,,ننچپا کا ڈنڈا نہیں چلیگا،، کی جب چیخ و پکار ہوئی تو انہوں نے ماس سائکالوجی کو پڑھا اور اس ٹنشن کی اصل وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی ۔ انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ چیخ و پکار ۔ یہ مینس ۔ یہ ٹرابل ۔ صرف زرعی مسئلہ کی وجہ سے ہے ۔ آج ہمارے پاس ذمہ داری کا احساس رکھنے والے پاپولر منسٹرس ہیں لیکن میں ان نامینیٹڈ منسٹرس ہی کو ترجیح دیتا ہوں ۔ اسکی وجوہات میرے پاس ہیں ۔ انہوں نے کم ازکم یہ محسوس توکیا کہ عوام پرکیا ظلم ہورہا ہے انکی کیا تکالیف ہیں ۔ اسکے لئے انہوں نے تھیوریٹکلی ہی سہی خواہ اس سے فائدہ ہو یا نہو ایک

حیز تو پیدا کردی - اسکو آج ہر ایک سنسیر ممبر جو یہاں بیٹھا ہے سمجھ سکتا ہے - لیکن آج کے ذمہ دار منسٹرس اسکو کہاں تک امپلیمنٹ کررہے ہیں اسبارے میں میں کچھ نہیں کہنا چاہتا -

اسکے بعد ہمارے پاس ایک آرڈیننس نافذ کیا گیا جب کہ لوگوں نے احتجاج کیا اور چیخ و پکار کی - خود کانگریس کے ایک سکشن کی طرف سے یہ فیل (Feel) کیا گیا کہ آرڈیننس نافذ ہونا چاہئے - ڈٹرنٹ ایکشن لینے کیلئے یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا کیونکہ اسمبلی اسوقت کام نہیں کررہی تھی - اسکے لانے کی بھی ایک وجہ تھی - مگر اوریجنل بل اور اس آرڈیننس کے بعد اس پارسائی کی ضرورت پڑی اور یہ بل لایا گیا - ضرورت اسلئے ہوئی کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ کا ڈفینیشن آئے اور لیجسلیچرمیں جسطرح ایک ٹیننسی سکشن ہے اسی طرح کا ایک آٹوکراٹک سکشن بھی آجائے - مگر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس مقصد کیلئے یہ بل نافذ کیا گیا تھا کیا وہ پورا ہورہا ہے - جب ہم اس بل کے پورے سکشنس کو ایک امپارشل آدمی کی طرح دیکھتے ہیں تو ہمیں یہی نظر آتا ہے -

Everywhere the word 'Landlord' is there

اسمیں ٹیننٹ کے تحفظ کی کہاں کوشش کیگئی ہے - اسکو ایوکٹ کرنے سے روکنے کیلئے کونسا کلاز ہے - جس سے آپ اپنی پارسائی جتاسکتے ہیں - میں ایک کامن میان کی طرح کانگریس بنچس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ میجاریٹی پر یقین رکھتے ہیں اور اسی بناء پر آپ نے گدیاں سنبھالی ہیں تو آپ میجاریٹی کی بھلائی کیلئے کیا سوچ رہے ہیں - ہزاروں لاکھوں ایسے کسان ہیں جنکو ابھی تک پروٹکٹڈ ٹیننٹ نہیں بنایا گیا ہے - آپکا اعلان نکلکر ایک سال ہوگیا لیکن کچھ نہ ہوا چاہے وہ آپکے اڈمنسٹریشن میں کرپشن کی وجہ سے ہو یا ان ایفیشنسی کی وجہ سے - میرے پاس کئی ایسے کیسس ہیں جنہیں اس ایک سال کی مدت میں پروٹکٹڈ ٹیننٹ نہیں بنایا گیا -

کہا گیا ہے کہ قانون امپارشل ہے - لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی اپنی زمین تین - چار سال کے بچوں کے نام پر منتقل کردئے ہیں - میں ان کے نام ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے نہیں لینا چاہتا - لیکن مجبوراً مجھے یہ کہنا پڑرہا ہے کہ وہی بل لاتے ہیں اور وہی لوگ خود اس قانون کی زد سے بچنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں - وہ اس قانون کے موڑ توڑ کو سمجھتے ہیں اور اپنے مفاد کیلئے پہلے ہی سے انتظام کرلیتے ہیں -

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آج لینڈ کا ٹنشن ہے اور یہی ہمارا میجر پرابلم ہے - ہمیں اسکو حل کرنا ہے - جب آپ ان کے مسائل کو حل نہیں کرنا چاہتے اور انکے تعلقات کو خوشگوار نہیں بنانا چاہتے تھے تو اس بل کو کیوں موو کیا گیا - آپکو معلوم ہے کہ ٹیننٹ

سال ها سال کے ٹیننسی کی وجہ سے تنگ آگیا ہے ۔ آج وہ اپنا حق مانگ رہا ہے ۔ اسنے بنجر زمین کو زرخیز بنایا ہے ۔ اسلئے زمین پر اپنا خون پسینہ ایک کیا ہے ۔ لیکن اسکے ہٹانے کے لئے آج کی گورنمنٹ یہ پراویژن رکھتی ہے ۔ اسلئے مجھے مجبور ہوکر یہ کہنا پڑرہا ہے کہ یہ قانون میننگ لس ہے ۔ اسکی بنیاد ہی غلط ہے ۔ اسکے تمام فیکٹرس غلط ہیں ۔ اگر حکومت کی یہ نیت ہوتی کہ ٹیننٹ کو اس کی زندگی بسر کرنے کا موقع دیں اور اسے زمین کا مالک بنایا جائے تو یہ پراویژن نہ رکھا جاتا ۔ لیکن آپ تو لینڈ لارڈ کی بھلائی چاہتے ہیں اور اسی کے متعلق سوچتے ہیں آپ نے یہ نہیں سوچا کہ

Tenants first and landlords next

ہر طریقہ سے ویکٹم ٹیننٹ ہی بنتا ہے ۔ پچھلے زمانے سے میں بھی ، جنکے آپ گدی نشین ہیں ، اور اسوقت بھی ۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہر قانون لینڈ لارڈ ہی کی بھلائی کیلئے بنایا جائے ۔ آپکی ڈکشنری میں "Landlords come first and then tenants" آتا ہے ۔ میجاریٹی سکشن نے اپنی آواز اٹھائی اور آپکی نوازشوں سے وہ جیل تک گئے لیکن اسکا کوئی نتیجہ نہیں نکلا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ فیملی ہولڈنگ فکس کرنے سے پہلے حکومت یہ کیوں نہیں سوچتی کہ ٹیننٹ کو مالک بنایا جائے ۔ میں نے جنرل ڈسکشن کے وقت بھی یہ کہا تھا کہ یہ فادر اور اڈاپٹڈ سن کا معاملہ ہے ۔ فادر بدنیتی سے اڈاپٹڈ سن کے حقوق ختم کردینا چاہتا ہے ۔ اسیطرح لینڈ لارڈ ایزم کا بھی معاملہ ہے جسکو ختم کرنا چاہئے ۔ لیکن نہ سلکٹ کمیٹی نے اسپر غور کیا اور نہ حکومت نے ۔ جب تک آپ ٹیننٹ کو مالک بنانے کا طریقہ نہیں اختیار کرتے اسوقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ۔ اگر آپ پروٹکٹڈ ٹیننٹ اور لینڈ لارڈ کے رلیشنس کو درست کرنا چاہتے تو ہوسکتے تھے ۔ لیکن ان کو حل کرنے کی بجائے آپ نے اور کامپلکیشنس پیدا کردئے ۔ آپ کہتے ہیں کہ اگر کوئی لینڈ لارڈ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو ہٹانا چاہے تو اس کے لئے ون ایر نوٹس کی ضرورت ہے لیکن اگر کوئی پروٹکٹڈ ٹیننٹ کے قبضہ میں زمین آنا ہوتو اس کیلئے لینڈ ۱۰ سال تک پڑاؤ پڑی رہنے کی صورت میں ٹیننٹ کے پوزیشن میں لینڈ آنے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے ۔ یہ کوئی امپارشیل سیلوشن نہیں ہے ۔ ٹیننٹ سے زمین لینے کیلئے تو ایک سال اور لینڈ لارڈ سے زمین واپس لینے کیلئے ۱۰ سال ۔ اگر پروٹکٹڈ ٹیننٹ زمین خریدنا چاہتا ہوتو اسکے لئے لینڈ لارڈ کے مقابلہ میں کافی رسٹرکشنس رکھے گئے ہیں ۔ اس لحاظ سے میں عرض کرونگا کہ یہ بل بالکل بے معنی ہے ۔ کسانوں کے ڈیمانڈ کے لحاظ سے اس کی کوئی ویالیو نہیں ہے ۔ یہ بل اگر ۱۰ سال پہلے یا آصفجاہی دور میں پیش ہوتا تو شائد اتنا برا نہ معلوم ہوتا لیکن آپ پاپولر گورنمنٹ کا نام لیکر یہ بل پیش کرنا بالکل بے معنی ہے ۔ اسکا کوئی محل نہیں ہے ۔ آپ اگر چاہتے تو رنٹس اور پرائیس کے

جھگڑے کو ختم کرسکتے تھے ۔ اس سلسلے میں جو فیگرس دئے گئے ھیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کرکٹ ھیں ۔ کیونکہ یہ پہانی پتر کوں سے لئے گئے ھیں اور وہ کوئی صحیح نہیں ہوتے لینڈ لارڈ اپنی بیوی بچے بہو نواسوں پوتروں کے ناموں پر منتقل کردئے ھیں ۔ اسکے لحاظ سے جو لسٹ بنی ھے وہ سنسلس آڈٹنگ ھے ۔ ٹیننٹ کو اکسپلائیٹ کرنے کا جو سلسلہ عرصہ دروازسے چلا آرھا ھے اسکو ختم کرنے کا فرضی دعوی کرکے یہ میوے کا ٹوکرا کہکر ھمارے سامنے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کیجارھی ھے ۔ اس میں نہیں معلوم کچرا ھے یا لڈو ھیں ۔ اس سنسلس آڈٹنگ سے کوئی فائدہ نہوگا ۔ آپ کہتے ھیں کہ ھم پروٹکٹڈ ٹیننٹس کو رائیٹس دے رھے ھیں ۔ ھر آدمی روز بروز اپنے پوزیشن کی حفاظت چاھتا ھے ۔ میں پوچھتا ھوں کہ اس قانون میں ٹیننٹ کے پوزیشن کی سیکیورٹی کیلئے کونسی پراویزن ھیں ۔آپ کمپنزیشن کمپنزیشن کہتے ھیں اور کہتے ھیں کہ ھم تو اھمسا کے سدھانت کے حامی ھیں ۔کمپنزیشن کے بغیر کیسے لے سکتے ھیں ۔ فائیو ایر پلان میں پرآئیم منسٹر آف انڈیا نے بتایا ھے کہ کیپیاسٹی آف دی کنٹری اور کیپیاسٹی آف دی پیپل کے لحاظ سے ضرور دیا جائے ۔ مگر آپ نے یہ کیا کہ لینڈ لارڈ اور ٹیننٹ کے درمیان رلیشن کو بہتر بنانے کی بجائے یہ کہا کہ انکے درمیان کوئی جھگڑا ھی نہ رھے اور رلیشن ھی ختم ھوجائے ۔ آپ یہ کرسکتے تھے کہ انکو لینڈ کا مالک بنائیں ۔ پرزنٹ سسٹم جو بل میں رکھا گیا ھے اس سے کئی کمپلی کیشن پیدا ھونگے اور بیچینی بڑھیگی ۔ اور آفیسس کا کیا حال ھے معلوم ھے وھاں رشوت چلتی ھے ۔ بے معنی لیگل کمپلی کیشنس پیدا ھونگے ۔ اس بل کے بارے میں اگر میں یہ کہوں تو مجھے معاف کیا جائے کہ Just like a female deer in the season standing before two males.

لینڈ لارڈ اودھر ۔ ٹیننٹ ادھر ۔ حکومت مزے میں کھڑے ھوکر دیکھ رھی ھے ۔ ٹیننٹ کے فائدہ کا کوئی سوال ھوتو کئی حیلے بہانے ۔ میجارٹی ، مائینارٹی ۔ اور اگر لینڈ لارڈ مائینر یا معذور یا وڈو یا ڈس ایبل ھو تو بھی وہ ٹیننٹ کو اوکٹ کرسکتا ھے ۔ کیا وہ رنٹ نہیں لے سکتے ۔ اسلئے میں نے کہا کہ جو بل پیش کیا گیا ھے وہ بے موقع ۔ ناموزوں ھے ۔ اسکا اپروچ بالکل غلط ھے۔ پرابلم کو سالو (Solve) کرنے کا صحیح طریقہ نہیں ھے۔ ٹوپلس ٹو فور ھوتے ھیں ۔ لیکن یہاں الٹا ھی معاملہ ھے ۔ آپ کے سامنے تو یہ ھے کہ لینڈ لارڈ کے رائیٹس کو کس طرح پرزور کریں ۔ Priority comes first for the tenant ٹیننٹس جو ایک زمانے سے اکسپلائیٹیشنس اور ظلم کا شکار ھوئے ھیں کافی کشمکش کے بعد بھی یاپولر ٹریزری بنچز انکے پرابلم کو سمجھنے سے قاصر ھیں ۔ لینڈ لارڈ یہ کہتا ھے کہ ھمارے دادا پردادا نے افضل الدولہ کو شکار کے وقت خوش کیا تھا اور ھمکو یہ زمین

ملگئی ۔ یہ ذہنیت اب بھی باقی رکھی جارہی ہے ۔ ٹیننٹس کو لینڈ کا مالک بنانے کی درشٹی سامنے نہیں رکھی جاتی ۔ اور پھر آپ ٹیننٹ سے یہ کہتے ہیں کہ اگر اسکو کوئی دعوی ہے تو وہ عدالت اور دفاتر کے چکریں کاٹے ۔ پہلی حکومت نے جب ٹیننسی فارس ایشیو کئے تھے تو اس وقت کم ازکم ٹیننٹس کی غربت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ کیا تھا کہ اگر ٹیننٹ اور لینڈ لارڈ کے درمیان کوئی ڈسپیوٹ ہو لینڈ لارڈ سرکار کے پاس رجوع ہو ۔ لیکن یہاں تو وہ بھی نہیں ۔ آج کوئی اوکشن کرتا ہے تو آپ کے پراویژنس میں یہ ہے کہ آپ اسکو کچھ جرمانہ کردیں ۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آج کے لینڈ لارڈ اتنے سید ھے سادھے ہیں کہ اس جرمانے کا کوئی اثر لیں ۔کیا ان میں اتنی شرافت ہے ۔ وہ تو کہینگے کہ ۵۰ کی بجائے ۱۰۰ جرمانہ لیلو اور ۴ - ۵ اور ٹیننٹس کو اوکٹ کرنے کا موقع دیدو ۔ آپ کی حکومت سوائے اسکے کہ مرا فعے سنتی رہے اورکیا کریگی ۔ دو سالوں میں کئی منتقلیاں ہوگئیں ۔کئی لینڈ لارڈز نے زمینات بیچ لئے منتقل کرلیا ۔ یہ آپ کے بیوروکراسی کی وجہ سے ہے ۔ اس سے آئندہ ٹیننٹ کی کیا سیکیورٹی ہوسکتی ہے ۔کوئی ڈفنیٹ ایکشن (Definite Action) اس بل میں ہے ۔ ٹیننٹ کو دفتری الجھنوں میں مبتلا کیا جائے وہ وکیل ڈھونڈے ۔ تحصیل اور مالگزاری کی چکریں لگاتا رہے۔ اگر آپ کو اس سے ہمدردی ہے تو شارٹسٹ پروسیجر آف لیگیالیٹیز رکھئیے ۔ ایک اتھارٹی کو مجاز بنادیجئے ۔ ایک بورڈ ہو حکومت اور نان آفیشیل ممبرس کا ۔ اسکے ممبرس اگر یہ محسوس کریں کہ لینڈ لارڈ نے زبردستی کی ہے تو وہ اسکو سپرد فوجداری کردیں ۔ کچھ دن آپ اسکو اپنے " مہمان خانے " میں بھجوائیے ۔ مگر حکومت ایسا کرنا نہیں چاہتی ۔کیونکہ انہی کے بل بوتے پر تو اسکی شان باقی ہے ۔ وہ چاہتی ہے کہ لینڈ لارڈ بیٹر پوزیشن میں ہو ۔ اسکی مدد کیلئے آپ اپنی پولس لیجاکر ٹیننٹ کو بیدخل کرتے ہیں ۔

میں امنڈمنٹس کے موقع پراس سکشن پرتفصیل سے بحث کرونگا ۔اب تو یہ کہونگا کہ اپروچ غلط ہے ۔ ٹیننٹ اور لینڈ لارڈ کے ریلیشنس کو اور بگاڑ دیا گیا ہے ۔ فیملی ہولڈنگ کا جو کنسپشن ہے وہ بالکل ویک اور بے معنی ہے ۔ لینڈ کمیشن پوری طرح انوسٹیگیٹ کرنے کے بعد کیسے فیگرس آئینگے یہ تو مجھے معلوم نہیں ۔ لیکن غور کرنا یہ ہے کہ اس کا امپلی منٹیشن کس طرح ہوگا ۔ میں حکومت کے سامنے یہ صاف صاف کہونگا کہ یہ بل آؤٹ آف ڈیٹ ۔ اؤٹ آف ٹائیم ہے۔ آپ صرف کسان کو یہ بھروسہ دلانا چاہتے ہیں کہ اس کا فائدہ ہے ۔ آپ صرف گدیاں لئے بیٹھے ہیں۔ اگر مسائل کے حل کا بھی شیپ رہے تو اگر یہی

"It is just like a female deer in the season standing between two male deers"

پوزیشن ہے اور یہی آپ کی نیت ہے تو ایسے ۱۰۰ بلز لائیے تب بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔

श्री. वीरेंद्र पाटील (आळंद) :—अध्यक्ष महोदय, अभी सिलेक्ट कमिटी की तरफ से जो रिपोर्ट हाऊस के सामने पेश की गयी है उसपर काफी तकरीरें हुवी। और बहुत से अपोजिशन के ऑनरेबल

मेंबर्स की तकरीरें सुनने का मौका मिला। और मै समझता हूं कि अभी जो तकरीरें रिपोर्ट के सिलसिले में और टेनन्सी अॅक्ट के सिलसिले में ऑनरेबल मेंबर्स की हुओं और अुसमें जो ख्यालात का अिजहार किया गया यह कोअी नअी बात नहीं थी। बल्कि अिस टेनन्सी अॅक्ट के बिल का फर्स्ट रिडिंग जब चल रहा था तब भी अिसी तरह के ख्यालात का अिजहार किया गया था। और शिद्दतसे अिसकी मुखालिफत की गअी थी। जब अिस बिल का फर्स्ट रीडिंग चल रहा था तो ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब ने फरमाया था कि अिस बिल का असर काफी लोगों पर होनेवाला है अिस लिये अिसको यदि सिलेक्ट कमिटी के पास भेजा जाय तो अिस पर काफी सोंचा जा सकता है और अिसके बाद फिर अख्तलाफात कम होंगे। अिसी ख्याल से अिस बिल को सिलेक्ट कमिटी के सुपुर्द किया गया। और सिलेक्ट कमिटी में जो काम हुआ अुसके बारे में यहां पर यह कहा गया कि सिलेक्ट कमिटी ने कुछ काम नहीं हुआ। सिर्फ लफ्जी अमेंडमेंट्स किये गये हैं। अिससे कोअी खास चीज कायम नहीं हुअी। यह बात आप आपके दिल से पूछिये की सिलेक्ट कमिटी मे जो काम किया गया है वह सिर्फ लॅंग्वेज बदलने की हद तक किया गया है या और कअी अहम बातों पर भी गौर किया गया है या नहीं ? मै यह कहना चाहता हूं कि सिलेक्ट कमिटी मे जो अमेंडमेंट्स अपोजिशन पार्टी की तरफ से लाये गये थे और जो ठीक समझे गये वे मंजूर किये गये थे। जो अमेंडमेंट्स ठीक मालूम हुअे फिर वह अपोजिशन की तरफ से हो या किसी भी पार्टी की तरफ से हो अुनको मान लिया गया था।

यह जो सिलेक्ट कमिटी की रिपोर्ट है अुसके सिलसिले मे बहुत मुखालिफत की जा रही हैं। यह कहा गया है कि यह जो बिल लाया गया है वह लॅंड लॉर्ड्स की हिफाजत के लिये लाया गया हैं। अिससे ज्यादातर लॅंड लॉर्डस का ही फायदा होनेवाला है। लेकिन यह आपका कहना गलत है। मैंने अिस बिल के फर्स्ट रीडिंग के वक्त यह कहा था कि यह अेक अैसा मसला है जिसका असर ७५ फीसद लोगों पर होनेवाला हैं और अिस टेनंन्सी बिल से करीब ७५ फीसद लोग मुतासिर होने वाले है। अिस लिये अिस बिल की तरफ सियासी नुकते नजर से देखना ठीक न होगा। अिसको हमें सही मानों मे सोंचना चाहिये। लेकिन अिस वक्त बहुत जोशीली तकरीरें कर के यह कहा गया कि यह जो सिलेक्ट कमिटि से अमेंड हो कर बिल आया है अिससे अेक अिंच भी जमीन किसानों को नहीं मिलनेवाली है। कहा गया कि ११ लाख अेकड जमीन आयेगी, फिर कहा गया कि ८ लाख अेकड जमीन आयेगी लेकिन कुछ जमीन नहीं आनेवाली है अिस तरह का भी अेतराज किया गया।

लेकिन जमीन कितनी आयेगी यह तो अेक अलहदा बात है। मै अिस बात की अहमियत नहीं समझता कि अिस कानून से हमे कितनी जमीन मिलेगी। जैसा ऑनरेबल लीडर ऑफ दी अपोजिशन ने फरमाया कि ३ करोड अेकड जमीन है मै समझता हूं कि हमारे यहां की आबादी पावने दो करोड की है। अिस तरह यही सोंचा जाय कि सिर्फ जमीन ही तकसीम करनी है तो अैसा कानून तो दो घंटे मे बनाया जा सकता है। लेकिन हमारा मकसद तो सब लोगों को जमीन तकसीम करने का नहीं है बल्कि आज जमीन पर जो लॅंड प्रेशर (Land Pressure) बढा है अुसे कम करना है। लॅंड हंगर तो है लेकिन सिर्फ लॅंड हंगर के बारे में सोंचने से हमारा काम नहीं होनेवाला है। आज हम अिसी बात को मान कर यदि जमीन तकसीम करें तो अुस जमीन पर लगाने के लिये

पैमा भी कास्तकार के पास नहीं रहता है । आज तो देहात मे अंडर-अेंप्लॉयमेंट ज्यादा है । आज वहां अंडर अेंप्लायमेंट (Underemployment) है और अिस तरह यदि हम सब जमीन तकसीम करने की बात करते हैं तो लॅंड प्रेशर ज्यादा बढता है । अिस लिये पूरी जमीन तकसीम करने का नजरिया नहीं रखा गया है । हम तो आज जो लॅंड प्रेशर बढा हुआ है अुसे किसी तरह कम करना चाहते हैं । जो लोग आज देहात मे है अुनके पास अिंडस्ट्रीज खोलने के लिये पैसे नहीं है । वे अिंडस्ट्रीज की तरक्की नहीं कर सकते है । आज देहात मे जितने लोग रहते हैं अुनमें से ज्यादा तर लोगो पर कर्जा है । अिसका नतीजा यह होता है कि वे जमीन को लागत नहीं लगा सकते है । अेक बाप है और अुसके पास चार अेकड जमीन है अुसके चार लडके हैं तो बाप के मरने के बाद ये चारों लडके अुस जमीन को अेक अेक अेकड मे तकसीम कर लेते है । अुनके पास दूसरा कोअी जरिया आमदनी का नहीं रहता है अिस लिये वे जमीन तकसीम कर लेते है । अुनको यदि दूसरा काम मिले तो वे अिस तरह तकसीम नही करलेंगे । हमे आज जो यह लॅंड पर ज्यादा प्रेशर है अुसके कम करने के बारे में सोंचना चाहिये अिस तरह यदि छोटे छोटे टुकडे किये जाते हैं तो फिर मुल्क में अनाज की पैदावार कैसे बढेगी ? अिस तरह यदि १०, १५ अेकड के छोटे छोटे टुकडे किये जाते हैं तो फिर अनाज की पैदावार नहीं बढनेवाली है । पैदावार बढाने के लिये तो अेफिशियंट कल्टिवेशन किया जाना चाहिये । लेकिन अिसतरह छोटे छोटे टुकडे कर के किस तरह अेफिशियंट कल्टीवेशन किया जा सकता है ? अेफिशियंट कल्टीव्हिट वेशन के लिये तो मेकानाअिज्ड फार्मिग करने की जरूरत होती है । अुसके सिवाय पैदावार नहीं बढ सकती है । अिसके लिये तो सोंचना यह है कि देहातों मे जो आज लॅंड का प्रेशर ज्यादा हो रहा है अुसके कम करने का क्या तरीका हो सकता है । महज लॅंड हंगर को देखने से मसला नहीं हल होनेवाला है यदि सिर्फ लॅंड तकसीम करने को ही बात है तो अैसा कानून तो दो तीन घंटे मे पेश किया जा सकता है ।

फॅमिली होल्डिग के बारे में भी बहुत कुछ बातें कहीं गअीं । सिलेक्ट कमिटी में हमारे अुस तरफ के मेंबर्स भी मौजूद थे । अिसमे गवाह देने के लिये लॅन्ड लॉर्डस् अॅग्रिकल्चरिस्ट और लॅंड लेस लेबरर्स आये थे अुसमे जब फॅमिली होल्डिग का सवाल आया था तो अपोजिशनवालों ने भी८०० रुपये के बजाय १२०० रुपये फॉमिली होल्डिग करने की बात कहीं थी । और यह कहा था कि ८०० रुपये फॉमिली होल्डिग काफी नहीं हैं ।

شری وی۔ڈی۔ دیشپانڈے۔ کل یہ طے کیا گیا تھا کہ سلکٹ کمیٹی کے اندرونی معاملات سے متعلق هاؤس میں کچھ نہ کہا جائے۔ لیکن یہاں ان باتوں کا تذکرہ کیا جارھا ہے۔ اگر ایسے طریقے اختیار کئے جائینگے تو ہم بھی پورا بھانڈا پھوڑ سکتے ہیں۔

श्री. वीरेंद्र पाटील :—अेकरेज के मुताल्लुक फॅमिली होल्डिग का बेसिस क्या होना चाहिये अिसके मुताल्लुक ऑनरेबल मेंबरों ने यह ख्याल फरमाया कि अेकरेज पर जो बेसिस रखा जा रहा है वह मुनासिब नहीं है, बल्कि अिसका बेसिस लॅन्ड रेवीन्यू होना चाहिये । सिलेक्ट कमेटी में अिसके

मुताल्लुक काफी सोच विचार किया गया और बाद में ही अिसका तायुन किया गया है। लेकिन आज हम देखते हैं कि अगर लॅंड रेवेन्यू को हम फॅमिली होल्डिंग का बेसिस बनायें तो अुससे काश्तकारों के साथ अिन्साफी नहीं होगी वह अिसलिये कि लॅंड रेवेन्यू को बेसिस रखना या नहीं अिसके मुताल्लुक हमने सिलेक्ट कमेटी में बहुत से अेक्सपर्टस के ख्यालात सुने और अुसी के बाद हम अिस नतीजे पर पहुंचे कि अिसके लिये लॅंड रेवेन्यू का बेसिस ठीक नहीं हो सकता। जो आदाद हमारे सामने अिस सिलसिले में आये अुनसे हम यह तय नहीं कर सकते थे कि लॅंड रेवेन्यू को बेसिस करार देने से यह मामला तय हो सकता है। मसलन क्लास वन साअील का जो असेसमेंट है वह मुख्तलिफ जगहों पर मुख्तलिफ है यानी करीब अेक रुपये से साढे तीन रुपये तक है। अेक तालुके में अेक क्लास की जमीन को धारा अेक है तो दूसरे तालुके में अुसी क्लास जमीन की धारा दूसरी है। अिस तरह से धारे में भी मुनासिबत नहीं है और अिसलिये आम तौर पर जो ख्याल किया जा रहा है कि जमीन की फरटिलिटी (Fertility) पर असेसमेंट किया गया है वह सही नहीं है। अगर यह असेसमेंट का बेसिस लॅंड रेकार्डस और सेटलमेंटस में होता तो वह हमारे लिये आसान होता लेकिन अैसा नही है वहां असेसमेंट के वक्त देखा जाता था फलां जमीन स्टेशन के नजदीक है या नहीं-मार्केट प्लेस से दूर है या नजदीक, अुसकी डेप्त (Depth) कितनी है, किसी मौजे से वह दूर है या करीब है या वह पहाडों के पास है। अिसलिये अिसमें महज अेक फर्टीलिटी का कन्सीडरेशन होता तो हम आपकी बहस से मुत्तफिक होते। लेकिन अैसा नहीं हुआ है। अिसलिये हमने अिसको अेकरेज के बेसिस पर रखना मुनासिब समझा है। हम और आप अुस अुसूल के हद तक मुत्तफिक हैं कि फॅमिली होल्डिंग के लिये ८ सौ रुपये अिनकम होना चाहिये। लेकिन अिसके लिये भी यह अेतराज किया गया कि आठ सौ रुपये अिनकम के लिये कितने अेकड जमीन का तायुन करेंगे, लॅंड कमीशन के अख्तियार पर अगर अिस बात को छोड देंगे तो अिसका गलत अिस्तेमाल होगा और वह मनमाने फॅमिली होल्डिंग का साअीज बढायेंगे अिस तरह का खौफ कुछ ऑनरेबल मेंबरों के दिल में था। अिसको दूर करने के लिये हमने यह अेकरेज के लिमिटेशन्स यहां डाल दिये हैं। मसलन ब्लेक काटन साअील के लिये १६ से २४ अेकड तय किया है लेकिन अिसके माने यह नहीं है कि लॅंड कमीशन से यही मुकर्रर किया जायगा, अैसा नहीं है लेकिन हमारा अिसमें यही अिरादा था कि लॅंड कमीशन को गैरमहदूद अख्तियार नहीं दिये जाने चाहिये। अिसीलिये मिनिमम और मैक्जिमम फिक्स किया गया।

यहां पर ५० परसेंट कास्ट ऑफ कल्टीवेशन के मुताल्लुक भी अेतराज किया जा रहा है लेकिन अिसमें हमारा अिरादा यही है कि किसी सूरत में ५० परसेंट से जियादा कास्ट आफ प्रोडक्सन नहीं होना चाहिये। मगर लॅंड कमीशन यह ख्याल करें की किसी लोकल अेरिया में ७० या ८० फीसदी कास्ट आफ प्रोडक्सन बढेगा और अुस तरह से अगर वह कास्ट आफ प्रोडक्सन फिक्स करें तो........

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ فیملی ہولڈنگ کے ڈفنیشن (Definition) میں ناٹ اکسیڈنگ ففٹی پرسنٹ (Not exceeding 50 per cent) کے الفاظ نہیں ہیں ۔ شائد یہ آپ اپنے طور پر کہہ رہے ہیں ۔

श्री. वीरेंद्र पाटील :–मैं अपनी जाति राय जाहीर कर रहा हूं। ५० परसेंट से ज्यादा कास्ट आफ प्रोडक्शन नहीं होना चाहिये और यह अिसीलिये रखा गया है कि आज हम देखते हैं कि जो कुछ प्रोडक्शन होता है वह अगर पांच साल की पैदावार हम निकालें तो तीन साल तक तो प्रोडक्शन ठीक होता है लेकिन दो साल तो कुछ नहीं होता। अिसके बाद फसल में तरह तरह की बीमारी आती है, वक्त पर बारिश नहीं होती, भगेलों को तनख्वाह देनी पडती है, और बहुत सारी चीजें होती हैं अिन सबका ख्याल करते हुअे मुमकिन है कि ५० परसेंट से कास्ट आफ प्रोडक्शन कुछ कम हो लेकिन वह २५ या १५ परसेंट होगा यह ख्याल गलत है। हम किसी सूरत में पचास परसेंट से ज्यादा नहीं रखना चाहते। यही हमारा अिसमें अेक मकसद था।

बाज ऑनरेबल मेंबरोंने यह ख्याल जाहीर किया कि आज हमको लैंड लेस टेनन्टस में तकसीम करने के लिये जमीन की जरूरत है। लेकिन मैं समझता हूं कि अिस बिल के अंदर हमारे अपोजीशन के ऑनरेबल मेंबरों ने गौर नहीं फरमाया है। अिस बिल के अंदर अैसा अेक प्रोवीजन है कि सेक्शन ४४ के तहत वह प्रोटेक्टेड टेनन्ट की हैसीयत से सीलिंग की हद तक जमीन रख सकता है अुसको मुमानियत नहीं है। अुसको अेक फैमिली होल्डिंग के हद तक खरीदने का अख्तियार है। प्रोटेक्टेड टेनेंट के ताल्लुक से जो जमीन रहेगी वह तमाम छीनी जायगी अैसी बात नहीं है। मगर वाकअी आपको लैंड लेस टेनन्ट से दिलचस्पी या हमदर्दी है तो मैं पूछना चाहता हूं कि क्या आप प्रोटेक्टेड टेनन्टस को लैंड लार्ड बनाना चाहते हैं। क्या लैंड लेस टेनन्ट से आपको हमदर्दी नहीं है? अुनके बारे में तो आप कोअी आवाज नहीं अुठाते। अगर किसी के पास साढे चार अेकड फैमिली होल्डिंग के हद तक टेनन्सी के ताल्लुक से जमीन है और लैंड होल्डर अुसको रिज्यूम नहीं कर सकता है तो बराबर वह शख्स जमीन रख सकता है। अिसके लिये आपके पास कोअी जवाब नहीं है। क्या अुनके पास अेक ही फैमिली होल्डिंग रख कर बाकी सब जमीन लैंड लेस लोगों में तकसीम करने के लिये तयार हैं ? लेकिन लैंड लेस लोगों के लिये आपके पास हमदर्दी नहीं है। आपका ख्याल है कि जो टेनन्टस हैं वे ही सिर्फ दुनिया में हमदर्दी के काबिल या अुसके मुस्तहक हैं लेकिन अगर कोअी लैंड लार्ड, चाहे वह अेक फैमिली होल्डिंग का हो लैंड लार्ड क्यों न हो, वह आपके लिये बडा भारी लैंड लार्ड है और अुसके लिये कोअी रिआयत नहीं होनी चाहिये। आप चाहते हैं कि अगर मुल्क में कोअी गरीब है तो आखिर तक वह गरीब रहे। किसी के पास तनभर कपडा है तो वह भी अुसके पास न रहे, वह भी दूसरों की तरह लंगोटी लगाकर जिंदगी बसर करे यह आपकी ख्वाहिश और मंशा है। जो लोग पस्त हालत में हैं और जो अूपर बैठे हैं अुनको खींचकर नीचे लाने का अेकदरमियानी रास्ता निकालने के बारे में आप नहीं सोंचते। आप चाहते हैं कि जितनी भी जमीन है वह तमाम लोगों में तकसीम की जाय फिर चाहे अेक अेक आदमी को अेक या डेढ अेकड भी क्यों न मिले। लेकिन अिसके हम लोग खिलाफ हैं। अिस तरह से गैरमुनासिब अुसूल के तहत जमीन की तकसीम करें यह हमारा अुसूल नहीं है। अगर आप लैंड लेस लोगों से हमदर्दी रखते हैं तो जो सात लाख प्रोटेक्टेड टेनन्टस हैं और मैं दावे से कह सकता हूं कि अुनमें बहुत से अैसे हैं कि जिनके पास जमीन है और जो दूसरों की भी जमीन खुद काश्त करते हैं लेकिन जो सीलिंग अेक लैंडलार्ड रखता है वही कौल्दार अपने पास भी रख सकते

हैं। अिसमें अैसा कोअी प्रोवीजन नहीं है कि वह जमीन अुसके पास से छीन कर दूसरों को तकसीम की जा सकती है। अिसके बारे में आपने कभी नहीं सोंचा।

प्राअिसेस के मुताल्लुक भी यह कहा गया कि सिर्फ बिल में लंबी फेरफार हुअी हैं। मैं पूछना चाहता हूं कि वेट लॅंड के लगान के मुताल्लुक जो अिसमें कमी की गअी है वह आपके मुताल्बे पर ही की गअी है। प्राअिसेस के मल्टीपल्स में भी कमी की गअी है। लेकिन अिसके बावजूद आप कहते हैं कि सिर्फ लॅंग्वेज में फेरफार किया गया है अिसके अलावा यह बिल सिलेक्ट कमेटी में जाने से वहां और कोअी काम नहीं किया गया। यह सुन कर मुझे बडा ताज्जुब मालूम होता है। अेक अेकड जमीन के लिये औसत धारा अेक रुपया है। तो अुस आराजी के मालिक को सिर्फ चार रुपये मिलते हैं। अिस तरह से अगर चार सौ या पांच सौ अेकड जमीन रखनेवाले को ज्यादा से ज्यादा मावजा या रेंट २ हजार रुपया मिलेगा। आप समझते हैं कि यह बहुत ज्यादा होता है। प्रोटेक्टेड टेनन्ट अिसको देने की काबिलियत नहीं रख सकता तो क्या अेक अेकड के लिये मालिके आराजी को ४ रुपये देना भी ज्यादा होता है ? अिसी हिसाब से अगर आप सोंचेंगे तो ब्लैक काटन सॉअील के लिये ६० या ७० रुपये अेक अेकड के लिये देने पडेंगे। यह मैक्जीमम लिमिट है। अिसमें अैसा नहीं लिखा गया है कि अिससे कम नहीं दिया जा सकता। यह तो ट्रिब्यूनल का अख्तियार होगा। हमने सिर्फ (३५) परसेंट से ज्यादा मल्टीपल नहीं होना चाहिये अितना लिखा है। अगर जमीन नाकीस है तो अुसके अंदर यह कम हो सकता है। अगर जमीन नाकीस है तो दो या चार गुना हो सकता है लेकिन किसी सूरत में १५ परसेंट से ज्यादा नहीं हो सकता यही अिसका मतलब है। जब हम ट्रिब्यूनल को कोअी अख्तियारात देते हैं तो अुसमें भी अेक तरह की लचक होनी चाहिये। ज्यादा से ज्यादा रखें तो जितनी अुस जमीन की किमत हो सकती है अुसका ६० फीसदी निकाल कर अुस जमीन का तायुन हो सकता है। लेकिन आपका ट्रिब्यूनल और लॅंड कमीशन पर भरोसा नहीं है। आप समझते हैं कि हम अपने ही हाथों से अिन लिमिटेशन्स को कानून के अंदर लगावें लेकिन अिन्साफ या कानून का कभी यह मतलब नहीं हो सकता। जब हम अेक कमेटी या ट्रिब्यूनल की तरफ अेक चीज सुपूर्द करते हैं तो अुनको कुछ न कुछ अधिकार देने चाहिये। लेकिन अिसका मतलब यह नहीं है कि रेंट जो तायुन किया गया है वह बहुत मनमाना है, वह देने की किसी सूरत में देने की काबिलियत प्रोटेक्टेड टेनंट में नहीं है अिस तरह की बहस नहीं हो सकती।

प्राअिसेस के मुताल्लुक ऑनरेबल मेंबर ने जो अेतराज किया, अुसमें अेक प्राविजन अैसा भी रखा गया है कि अगर वहां कूंवा खोदा है तो अुसकी जो कीमत मालिके आराजी को देते हैं वह क्यों देनी चाहिये। अिसके सिलसिले में मैं यही अर्ज करना चाहता हूं कि यह समझना गलत है कि जो भी ७ लाख प्रोटेक्टेड टेनन्टस हैं वे अपना खून पसीना बहाकर अपने बाप-दादाओं के जमाने से जमीन काश्त करते आ रहे हैं अिसलिये अुनको ही अुस जमीन का मालिक करार दिया जाय यह तो कभी नहीं हो सकता अिसमें ५० या ६० फीसदी से ज्यादा प्रोटेक्टेट टेनन्टस अैसे हैं जिनका जमीन पर सेक्शन ३७ के तहत अेक साल कब्जा था और मालिके आराजी ने अुस पर क्लेम नहीं किया अिसलिये वे प्रोटेक्टेड टेनंट बने हैं। चार अेकड की जमीन है अुसमें अगर दस हजार रुपये खर्च करके मालिके आराजी ने कूंवा

चांदा है और अुस जमीन पर अेक साल तक काश्त करनेवाला प्रोटेक्टेड टेनन्ट अगर यह कहे कि दस हजार रुपये खर्च किये तो क्या हुआ, ४ अेकड के हिसाब से ही अुसको मुआवजा देना चाहिये तो मैं समझता हूं कि यह अिन्साफ का तकाजा नहीं है। जब कि वह अपनी पूंजी खर्च करके १०, १५, या २० हजार रुपया खर्च करके कूंआ खुदवाता है तो अुसके लिये अुसको मुआवजा मिलना चाहिये। सेक्शन ३४ के तहत बहुत से प्रोटेक्टेड टेनन्टस के हक्क खतम होगये हैं, अुनको वे फिर से हासिल हो सके अिसलिये और अेक साल की मुहल्लत अुनको दी जाय अैसा कहा जाता है। आप टेनन्टस की सिक्युरिटी चाहते हैं और अुसके साथ साथ यह भी चाहते है कि जो १३४२ से काश्त करते आये हैं अुनके लिये प्रोवीजन कर दिया जाय, जिससे बहुत से लोग आयेंगे और मौजूदा टेनन्टस डिसप्लेस होंगे. अिससे तो यह होगा कि जो आज काश्त करते हैं वे भी काश्त नहीं कर सकेंगे, अुनको भी अपनी सेक्युरिटी का अितमीनान नहीं रहेगा और जो पहले के आयेंगे अुनको भी नहीं रहेगा। अिस लिये आज जिन लोगों को लैंड टेनन्सी के तहत सर्टिफिकेटस मिले हैं अुनकी हालत को डिसटर्ब नहीं करना चाहिये। अैसे सब लोग खडे हो जायेंगे और कहेंगे कि फलाने साल में मैंने काश्त किया था और अिस तरह से मुकदमेबाजी शुरू होगी। जिससे बहुत कन्फयूजन पैदा होगा, वह हम नहीं करना चाहते। अिसलिये अिस सेक्शन को डीलिट (Delete) किया गया है।

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ہماری مانگ یہ تھی کہ جن پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کو سرٹیفیکیٹ نہیں ملے ھیں اون کو چیانس دیا جانا چاھئے -

श्री. वीरेंद्र पाटील :–अपोजीशन के मेंबरों ने यह डिमांड रखी कि सेक्शन ३५ के तहत जिनको चान्स नहीं हैं अुनको अेक साल की मुद्दत मिलनी चाहिये। मेरा जवाब अुस मेंबर के अेतराज की हद तक ही है अिसी तरह से बहुत सी चीजों पर सिलेक्ट कमेटी के अंदर रोशनी डाली गअी है जहां तक हो सके डिफेक्टस (Defects) को दूर करने की कोशिश की गअी हैं। अगर कोअी मजीद डिफेक्टस अिसमें अभी भी हैं अैसा मालूम होता है तो अुनके अूपर हाअूस में गौर किया जा सकता है। लेकिन यह कहना कि हम लैंड लार्डज की हिफाजत करना चाहते हैं। अगर हम अुनकी हिफाजत सचमुच नहीं करना चाहते तो सेक्शन ४४ ससपेन्शन में नहीं रहता और जिस सर्क्यूलर के जरिये यह किया गया वह सर्क्यूलर हाअीकोर्ट में चेलेन्ज नहीं किया जाता। यही हमारी नेकनीयती का सुबूत है। यह होने पर भी आप कहते हैं कि हम लैंड लार्डज के पिठ्ठू हैं, लैंड लार्डज की हिमायत करते हैं। मैं देखता हूं कि अिधर से ज्यादा अपोजिशन में जैसे लोग हैं जो ज्यादा जमीन रखते हो ज्यादा पैसेवाले हों लेकिन महज नारे बुलंद करके कहते हैं कि अिधर के लोग लैंड लार्डज के अेजंटस हैं। हम को लैंड लार्डज के बारे में रत्तिभर भी हमदर्दी नहीं है. हो सकता है आपको हो। लेकिन अिस तरह के वेग अेलीगेशन्स (Vague allegations) से आपका सियासी मकसद पूरा नहीं हो सकता। हमें अिस पर गहराअीसे सोंचना चाहिये और अेक दूसरे के नजदीक आकर सोंचने की जरूरत है। कुछ हद तक हम आपके नजदीक आने के लिये तैयार हैं बशर्ते कि आप भी अपना कदम आगे बढायें। अितना ही मैं कहना चाहता हूं।

श्री. भगवंतराव गाढे (अंबड) :–मिस्टर स्पीकर सर, सिलेक्ट कमेटी से यह बिल जो हाअुस के सामने आया है अुसके सिलसिले में मैं कुछ बहस सुन रहा हूं। अपोजिशन की जानिब से आज जो बहस हुअी और जनरल डिसकशन के वक्त जो तकारीर हुअीं अुसमें मैं किसी किस्म का फर्क नहीं देखता और वैसे तो कोअी फर्क हो भी नहीं सकता। अिस मसले के मुताल्लुक अपोजिशन की जो पालिसी है अुससे हम मुखतलीफ हैं। अिसके बाद वे अिस बिल की खास बातों पर प्रकाश डालेंगे या अिस कानून में क्या तबदिलियां या अिसलाहत की गअी है अुसको वे मानेंगे अिसकी तवक्को हरगिज नहीं की जा सकती। मैं अिस कानून के ताल्लुक से यह चीज अर्ज कर देना चाहता हूं कि आप अिसकी तरफ किसी सियासी नुक्तेनजर से न देखें अिसलिये कि यह अेक माआशी तबदीली लाने-वाला कानून है। सिलेक्ट कमेटी की जानिब से अिसमें जो तरमीमात हुअी हैं और जिस तरह से रिपोर्ट हमारे सामने आअी है अुसके ताल्लुक से मैं चंद चीजें अर्ज करूंगा। आम तौर पर मेरे ख्यालात जाहीर करते हुअे मैं यह चीज आपके सामने लाना चाहता हूं कि हम अभी यह तय नहीं कर सकते कि अिसमें मुल्क के तमाम तबकात के अिंटरेस्ट का पूरा पूरा तहफ्फूज हो रहा है। अिसमें अभी काफी नकायस होंगे। लेकिन मौजूदा हालत में हमारा जो सोशल स्ट्रक्चर है अुसके लिहाज हमको गौर करना चाहिये कि हम किस हद तक अुन तमाम तबकों को अेक जगह लाने में या अेक बीच का रास्ता निकालने में कहां तक कामयाब हुअे हैं। अिसके साथ साथ दूसरी चीज यह है कि जनरल डिसकशन के वक्त जो अेतराज किया गया था और बिल में जो चीजें रखी गअी हैं अुनमें जो नकायस मालूम होते थे और जिनपर काफी क्रिटीसीजम हुआ था अुनको कहां तक सिलेक्ट कमेटीने दुरूस्त करने की कोशिश की है। अिसके सिलसिले में दो तीन चीजें मैं अर्ज करना चाहता हूं। पहली चीज यह है कि जहां तक हो सके सिलेक्ट कमेटी में गौर किया गया कि जो जो पावर्स लैंड कमीशन को अिस कानून मे दिये गये हैं अुनमें गैरमहदूद अख्तियारात न दिये जायं और जहां तक हो सके अुसमें किसी किस्म का डेफीनेटनेस (Definiteness) लाया जा सकता हैं वह लाया जाय अिसकी कोशिश की गअी। सब से अहम बात जो अिस कानून की बुनियाद है और जिसके बारे में काफी अिख्तिलाफ अिस हाअुस में है वह है फैमिली होल्डिंग (Family holding) जो दफा चार में रखा गया है। अिसके बारे में मुख्तलिफ ढंग से सोचा जा रहा है लेकिन अेक चीज जिस पर तमाम मेंबरान मुत्तफिक है वह है कि ८ सौ रुपये का अिनकम बेसिस (Income Basis)। अिसके बारे में अित्तफाक है तो फिर आठ सौ रुपये हासिल करने के लिये किस कदर आराजी होनी चाहिये यही चीज बाकी रह जाती है। अिसके बारे में मुख्तलिफ ख्यालात है। हम सिलेक्ट कमेटी में अेक अैसा तरीका अिसके अंदर लाना चाहते थे जिसकी वजह से लैंड कमीशन को अिसका तायुन करने में सहुलियत हो। अिसी लिहाज से हमने पहले कास्ट आफ कल्टीवेशन (Cost of Cultivation) के बारे में विचार किया। अुसका तायुन करना था क्योंकि पहला ड्राफ्ट बिल (Draft Bill) का प्रोवीजन (Provision) वेग (Vague) था। जमीन के जो मुख्तलिफ हिस्से हैं अुनके बारे में लैंड कमीशन को डीटेल में जाकर तय करना जरूरी हो गया था। लेकिन ५० परसेंट कास्ट आफ कल्टीवेशन मुकर

कर के हमने अिस चीज को लैंड कमीशन के सामने रख दिया है कि ज्यादा से ज्यादा वह कास्ट आॅफ कल्टिवेशन या ग्रास (Gross) अिन्कम को ५० परसेंट तक ही तय करे। दूसरा जो अिमका जुज है वह अेकरेज के बेसिम पर रखा गया है। अेकरेज के बेसिस के ताल्लुक से अपोजिशन के आॅनरेबल मेंबरों ने यह अेतराज किया कि अिसमें कौन किस पर प्रीवेल (Prevail) करता है। अिन्कम बेसिस अेकरेज पर प्रीवेल करता है या अेकरेज अिन्कम बेसिस पर। मैं यह अर्ज करूंगा कि यह बात सिलेक्ट कमेटी रिपोर्ट में बिल्कुल साफ है। आठ सौ रुपये की आमदनी अिसमें अिसीलिये रखी गअी है और वह हासिल होने के लिये जितनी जमीन की जरूरत है वह मुअैयन है मिसाल के तौर पर अिस अेकरेज में ब्लेक काटन साअील के लिये अलग अेकरेज रखा गया है। क्लास वन १६ से २४ अेकड तक रखी गअी है। अिसलिये लैंड कमीशन को यह अख्तियार दिये गये हैं कि वह मनमाने नहीं लेकिन वहां के हालात के लिहाज से, आराजी की किस्म के लिहाजसे रकबा तय करें। अगर अैसा नहीं हुआ तो मैं समझता हूं यह नामुमकिन है कि अेक फ्लैट रेट (Flat rate) मुकर्रर कर दे। सब से ज्यादा जोर अिस सिलसिले मेंअिस पर दिया जाता है कि यह बहुत अिंडेफीनेट (Indefinite) हो गया है और अिस की बजाय असेसमेंट बेसिस मुकर्रर किया जाय। अिसके बारे में मैं यह कहूंगा कि अिसके बारे में सिलेक्ट कमेटी में काफी सोचा गया माहिरीन के ख्यालात मालूम करने की कोशिश की गअी। लेकिन अिस बेसिस से बजाय अिसके कि किसी खास नतीजे पर पहुंचे गलत नतीजे पर पहुंचने के ज्यादा अिमकानात थे। अिस लिये हमने अिन दो तीन तरीकों पर गौर किया। पहले ड्राफ्ट बिल में जैसी डेफिनेशन थी अुसके अूपर यह छोडा जाय या, क्या अिसपर भी सोंचा गया या अेकरेज के बेसेस पर या लैंड असेसमेंट के बेसेस पर अिसे तय किया जाय। सिलेक्ट कमिटी ने अिस बात पर काफी गौर किया और फिर यह आखरी प्रोव्हाअिजो और लगाया गया और अुस समय अिस जानिब के सब सभासदोंने अिसे तसलीम किया था। मैं कहना चाहता हूं कि सिलेक्ट कमिटी ने यहां जो चीज रखी है अुससे काश्तकारों का ही भला होनेवाला है। लैंड लॉर्डस का अिससे ज्यादा भला होनेवाला है यह कहना गलत है।

दूसरी चीज मैं रेंट के ताल्लुक से अर्ज करना चाहता हूं। यह जो रेंट का मसला है अिसपर सिलेक्ट कमिटी में काफी गौर किया गया है। यह कहा गया कि रेंट जो रखा गया है अुसे लैंड लॉर्ड का ज्यादा फायदा होनेवाला है। लेकिन अिस तरह कहना गलत है। हमारा अैसा कोअी ख्याल नहीं था कि लैंड लॉर्ड का ज्यादा फायदा किया जाय।

प्राअिस और रेंट के सिलसिले में यह चीज अर्ज करना चाहता हूं कि मल्टिपल्स को कम किया गया है। गवाहों के बयानात से दूसरे जो माहरीन आये थे अुनसे सिलेक्ट कमिटि को यह मालूम हुआ कि यह जो मल्टिपल्स रखे गये है वह बहुत ज्यादा है। यह महसूस किया गया की बहुतसे मुकामात पर असेसमेंट रेट्स (Assesment Rates) ज्यादा हैं। अुसको कम करना चाहिये। तो अिस बात को ध्यान में रखकर अुसमें रेंट्स के मल्टिपल्स कम कर दिये गये हैं। अिस कानून के बारे में यह भी अेक अेतराज किया गया कि जो प्रोटेक्टेड टेनन्टस थे अुनका अिव्हिक्शन किया जा रहा है अुसमें रेंटस के मल्टिपल्स अिस अिव्हिक्शन का ताल्लुक रिझमशन से है। और अिस के साथ रिझमशन का सवाल

पैदा होता है अिस रिज़रवशन के सिलसिले में मैं अेक बात जरूर अर्ज करना चाहता हूं, और मैं समझता हूं कि सारे लोग अिस बात को कबूल करेंगे। अिस बात पर भी सिलेक्ट कमिटि में पूरा गौर किया गया है। लेकिन फिर से अिस बात पर गौर किया जाना चाहिये। बात यह है कि अेक फॅमिली होल्डिंग के बारे मे रिज़रवशन हो तो अुस हद तक कोअी खास अुजर नहीं होना चाहिये। लेकिन अेक फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा याने दो या तीन फॅमिली होल्डिंग के रिज़रवशन का जो सवाल है अुस रिज़रवशन के मुतालिक अलबत्ता अुसपर गौर किया जा सकता है। और मेरी जाती राय भी यह है कि अिस पर फिर से गौर किया जाना चाहिये। जो असल जरये माश जिराअत नहीं रखते हैं अुनको हक्क रिज़रवशन नहीं देना चाहिये। अिससे लॅंड लॉर्ड को ज्यादा सहुलियत होगी यह तो बात समझमें आ सकती है। यह अेक चीज जरूर काबिले गौर है लेकिन यह कहना कि जो बेदखलियां की जा रहा है या की जानेवाली है और यह जो रिज़रवशन का हक्क तीन या चार फॅमिली होल्डिंग का रखा गया है अुसमे गव्हर्नमेंट का मनशा यह है कि टेनंट को बेदखल किया जाय, और लॅंड लॉर्डस को कब्जे दिये जाय, सही नहीं है। यह गलत ची है।

شری اناجی راؤ گوانے - اسکا کیا اثر ہونے والا ہے یہ بتلادیجئے - نیت پر کیوں جاتے ہیں ؟

श्री. भगवंतराव गाढे :—उसकी वजह यह है कि आप गलत तरीके से सोचते है। अब मैं दूसरी एक चीज आपके सामने रखना चाहता हूं वह किस्त के सिलसिले में है। वह मल्टिपल्स के लिहाज से है। याने अकसात के बारे में है। पहले कानून में यह था कि यह किस्त ८ अकसात में दी जा सकती है लेकिन सिलेक्ट कमिटिने इसे ८ अकसात के बजाय १६ अकसात कर दिया है। मुझे यहां पर यह बात कहनी है कि सूद का दर जो ४ परसेंट किया गया है उसे यदि तीन परसेंट रखा जाय तो ज्यादा अच्छा होगा। और ३ परसेंट रेट ज्यादा मुनासिब होगा। असल ड्राफ्ट बिल में यहीं रेट आफ इंटरेस्ट (Rate of Interest) रखा गया है।

क्लाज १९ और २० के बारे में बहुत कुछ कहा गया है। यह कहा गया है कि प्रोटेक्टेड टेनंट को हक्क दिये गये थे उन्हे कम किया जा रहा है इस लिये इस दफे को ही हजफ कर दिया जाय। इसको डिलिट करने के बारे में कहा गया है। मैं समझता हूं कि इसके बारे में ऑनरेबल मेंबर्स को कुछ गलतफहमी हो रही है. उनका कहना यह है कि इसमें लॅन्ड लॉर्ड्स को ज्यादा जमीन रहने के इमकानात है और प्रोटेक्टेड टेनंट को कुछ जमीन नहीं मिलनेवाली है। आप यदि इस असल कानून के देखेंगे तो आपको मालूम होगा कि प्रोटेक्टेड टेनंट को जमीन लेने के लिये भी इस कानून में प्रोविजन रखा गया है। अगर वह प्रोटेक्टेड टेनंट नहीं है यह बात सिद्ध करने जिम्मेदारी तो लॅंड लॉर्ड पर रखी गई है। दूसरी यह बात है कि एक बार यदि उसे प्रोटेक्टेड टेनंट सर्टिफिकेट मिल गया तो फिर वह प्रोटेक्टेड टेनंट हो जाता है। आप यदि देखेंगे तो आपको मालूम होगा कि जिनको एक बार प्रोटेक्टेड टेनंट सर्टीफिकेट मिला है उनको हम बेदखल करना नहीं चाहते है। यदि आप ऐसा करना चाहे तो फिर वह बात तो आपको ही मुबारक हो। हम तो उससे कम करने लिये तैयार नहीं है।

شری اناجی اڈگوانے- کلاز ۲۰ کو دیکھئے -

श्री. भगवंतराव गाडे :—अब मैं क्लाज २० के बारे में कुछ अर्ज करना चाहता हूं इसके उपर जब अमेंडमेंट्स आयेंगे तब तपसील से गौर कया जा सकता है। इस क्लॉज के जरिये प्रोमिजर के बारे में बताया है। इसमें अदालत दिवानी को यह अख्त्यार दिया गया है कि यदि कुछ शिकायतें इस बारे में ट्रायब्युनल से (Tribunal) हो तो उनका फसला किया जाय। इसका इम्लिमेंटेशन तो दूसरे लोग करेंगे लेकिन वह बराबर होता है या नहीं यह देखने का काम अदालतों का है। इनके काम पर यदि चेक रखना है तो वह चेक रखने का काम अदालत के जरिये से हो हो सकता है। जो झगडे पैदा होंगे उनका फैसला जिप्तदाओ होने के बाद अपील का अख्त्यार को या कलेक्टर को दिया गया है। ये फैसले डिस्ट्रिक्ट जज्ज या कलेक्टर के सामने होंगे। और डिस्ट्रीक्ट जज्जइ समें हाईकोर्ट को भी रिव्हिजन का अधिकार दिया गया है। आपका तो आज तक हाईकोर्ट या जुडिशियरी पर ही ज्यादा भरोसा रहा है ना? ज्युडिशियरी तो आखीरकी अथॉरिटी समझी जाती है। इस लिये ज्युडिशियरी को इसमें लाया गया है। यह जो अमेंडमेंट किया गया है वह बहुतही जरूरी है।

The House then adjourned in lunch till Three of the clock.

(Mr. Speaker in the Chair)

Questions and Answers

(*See Part I*)

Business of the House

Mr. Speaker: Let us proceed to the next item.

میں نے هاؤس کے سامنے جو کام ھے اس پر غور کیا - اس میں

First reading of L.A. Bill No. XV of 1953, the Agricultural Debtors Relief Bill

ابھی باقی ھے - یہ ایک بل ھمارے پاس ھے - اسکے علاوہ ایک دو چھوٹے بلس اور پیش ہونے والے ھیں - کام کا لحاظ کرتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ فرسٹ اکٹوبر کو تعطیل دیجائیگی - اب یہ کام ھوگا اور کل نان آفیشیل (Non-Official) کام ھوگا - جیسا کہ میں نے کہا ھے اگریکلچرل ڈیٹرس ریلیف بل (Agricultural Debtors Relief Bill) کا ترجمہ ابھی نہیں ملا ھے - اسلئے اس پر غور کرنے کیلئے کافی موقع نہیں ھے -

There are two more bills which have to be introduced, by the Finance Minister. (Pause)

(The Finance Minister was not present in the House.)

اب ھم نکسٹ آئیٹم (Next Item) لیتے ھیں -

شری جی- ھنمنت راؤ (ملک) - ھاؤس کیلئے فرسٹ کو کوئی کام نہیں ھے - آندھرا اسٹیٹ قارم ھورھا ھے کیا اسلئے ھی کام نہیں کرتے جیسا کہ میسور وغیرہ میں ھورھا ھے ؟

Mr. Speaker: We shall take up general discussion.

Consideration of the report of the Select Committee on L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953.

* شری گوپال راؤ اکبوٹے (چادر گھاٹ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ لینڈ ٹیننسی بل ھاؤز کے سامنے آیا ھے ۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے بھی اس پر مختلف آنریبل ممبرس نے اپنے وچار ھاؤز کے سامنے رکھے تھے اور سلک کمیٹی سے بل واپس آنے کے بعد بھی رکھے ھیں ۔ اب تک جو تقاریر اپوزیشن کے آنریبل ممبرس کی جانب سے کیگئیں وہ مختلف کلازس سے تعلق رکھتی ھیں ۔ اسلئے جنرل ڈسکشن کے موقع پر کلاز بائی کلاز اسکا جواب دینے کے بجائے زیادہ اچھا ھوگا اگر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو اوریجنل بل کے ساتھ ملا کر اسکی روشنی میں جواب دیا جائے ۔ چند چیزیں جو سلکٹ کمیٹی نے ھاؤز کے سامنے رکھی ھیں یا وہ چیزیں جو اوریجنل بل میں نہیں اسکے بارے میں جو اعتراضات پہلے کئے گئے تھے تقریباً پورے نہیں تو ستر اسی فیصد اعتراضات سلکٹ کمیٹی سے بل واپس آنے کے بعد بھی کئے جارھے ھیں ۔ انکا جواب کلاز بائی کلاز ریڈنگ کے وقت دیا جائیگا اور یہ بتلایا جائیگا کہ یہ اعتراضات کہاں تک صحیح ھیں ۔ لیکن اب میں بنیادی طور پر اس بل کے چوکھٹے کو سمجھنے میں جو غلط فہمی ھورھی ھے اسکو دور کرنے کی کوشش کرونگا ۔

اس بل کے تعلق سے دو چیزیں پیش نظر رکھنا ھے ۔ ایک تو یہ ھے کہ اس بل پر غور کرتے وقت ھم دوسرے ممالک کا جو حوالہ دیتے یا ھندوستان ھی کے مختلف صوبہ جات کا حوالہ دیتے وہ میں سمجھتا ھوں کہ زیادہ مفید ثابت نہوگا ۔ میں تمثیل کے طور پر ایک چیز ایوان کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں ۔ ابھی اس ھاؤز میں آنے سے پہلے ایک صاحب جو کافی تعلیم یافتہ ھیں اور حال ھی میں امریکہ سے آئے ھیں اور جو لینڈ ریفارمس سے بھی دلچسپی رکھتے ھیں ان سے ملاقات ھوئی تو انہوں نے کہا کہ ماڈرن میکنائزیشن کی وجہ سے امریکہ میں پروڈکشن کافی بڑھ گیا ھے ۔ اگر اسکی ھوبہو حیدر آباد میں بھی نقل کریں تو کیا بگڑتا ھے میں نے ان سے صرف یہی کہا کہ آپ نے امریکہ کی صرف ظاھری صورت دیکھی ھے اگر فارمنگ وغیرہ کے سلسلہ میں ھندوستان کے حالات کا لحاظ کرتے تو جو ریمارک (Remark) انہوں نے کیا وہ نہ کرتے ۔ آج دنیا میں جتنی قابل کاشت زمین ھے اسکا ۲۰ فیصد امریکہ میں ھے ۔ اور ورلڈ پاپولیشن کے لحاظ سے پرورش کرنے یا کھلانے پلانے کا تناسب نکالا جائے تو صرف ۶ فیصد ھے ۔ اس ملک میں جہاں دنیا کی ۲۰ فیصد قابل کاشت زمین ھو اور صرف ۶ فیصد کھانے والے ھوں تو ظاھر ھے کہ انکی کیا حالت ھوگی خصوصاً جبکہ انکے پاس کافی مقدار میں پٹرول اور کروڈ آئیل وغیرہ بھی موجود ھو تو وہ سائنٹیفک انسٹرومنٹس سے مدد لیکر وہ اپنی اگریکلچر میں کافی ریفارمس

کرسکتے ہیں ۔ نہ صرف یہ بلکہ جو اصحاب اکنامکس کے بنیادی اصولوں سے پرچیت ہیں وہ مجھ سے متفق ہونگے کہ پروڈکشن کے پوائنٹ آف ویو سے ایک زمین کی رٹرن (Return) کم ہوجاتی ہے تو اسکو چھوڑ کر نئی زمین کی طرف توجہ کیجاتی ہے ۔ امریکہ میں بھی یہی تجربہ کیا جارہا ہے کہ نئی زمینات کو کافی روپیہ لگا کر قابل کاشت بنایا جائے ۔ اس سلسلہ میں میں دوسری مثال چین ۔ کوریا اور جاپان کی دے سکتا ہوں جو ہندوستان کے حالات سے قریب تر ممالک ہیں ۔ امریکہ اور ہندوستان کے حالات میں تو زمین آسمان کا فرق ہے ۔ لیکن چین ۔ جاپان اور کوریا ایسے ممالک ہیں جہاں ہندوستان کی طرح چھوٹے چھوٹے فارمس رکھنے والے کاشتکار ہیں ۔ ہمارے پاس پنجاب ہی ایک ایسا صوبہ ہے جہاں اوسطاً کاشت کی زمین ۱۰ ایکر ہے ۔ بقایا دوسرے صوبہ جات میں کاشت کی زمین ۵ء۲ یا ۳ء۰ ایکر کا تناسب ہے ۔ حیدرآباد کا اوسط بھی اس سے کچھ زیادہ نہیں ۔ یہاں پانچ ایکر سے اوپر اور ۱۰ ایکر سے کم زمین عموماً کاشتکار کے پاس ہوتی ہے ۔ یہ بتلانے کا منشاء یہ ہے کہ چاہے ہندوستان کی مثال لیں یا ہندوستان کے باہر کے ممالک کی جو ہندوستان سے بالکل مختلف صورت حال رکھتے ہیں ایسی مثال لیجانی چاہئے جہاں کے حالات ہمارے اسٹیٹ جیسے ہوں ۔ ہندوستان کی حد تک چین ۔ جاپان یا کوریا کی مثال لی جاسکتی ہے لیکن اسمیں بھی زمین آسمان کا فرق پایا جائیگا ۔ مسٹر پکنگ جو اگریکلچرل اکسپرٹ سمجھے جاتے ہیں انہوں نے ان تینوں ممالک سے متعلق یہ کہا ہے کہ چین ایک بڑا ملک ہے جسکے پاس کافی بڑی زمین ہے لیکن اسپر کافی پاپولیشن کا کانسنٹریشن ہوگیا اور لگ بھگ یہی حال کوریا کا بھی ہے ۔ ان تینوں ممالک کا ریفرنس دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ

"Every foot of land is made to yield food, fuel and fibre"

یہ حال آج ان تینوں ممالک میں ہے ۔ ہر ایک فٹ زمین چاہے وہ کوریا میں ہو ۔ جاپان میں ہو یا چین میں ہو اس سے فوڈ ۔ فیول اور فائبر نکالنے کی کوشش کیجاتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ اس اصول کے لحاظ سے اسکی تقلید ہندوستان میں بھی کرنی چاہئے یہاں جتنا بھی کلٹیویبل ویسٹ لینڈ ہے اسکو ری کلیم (Reclaim) کیاجانا چاہئے اور جو لینڈ ویسٹ پڑا ہوا ہے اسکو قابل کاشت بنانا چاہئے ۔ اس حد تک مجھے کوئی سندیش دینا نہیں ہے ۔

اس ضمن میں دوسری چیز جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ آج ہندوستان میں کاشتکاروں کا ایوریج انکم (Average Income) کیا ہے ۔ انکی پوزیشن کیا ہے ۔ تو تقریباً وہی لگ بھگ آتا ہے جو ان ممالک میں ہے ۔ لیکن مجھے ایک چیز خاص طور پر ایوان کے سامنے رکھنا ہے کہ جاپان اور چین کی مثال یہاں کسی طرح بھی عائد نہیں ہوتی ۔ آج میں انکا دھیان ہندوستان کی حالت کی طرف آکرشت کرانا چاہتا ہوں ۔ ہمارے پاس ۷۰۰ ملین ایسے ہیں جس پر کاشت کیجاتی ہے اور یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ کئی ملین ایکر ایسے

ہیں جو ویسٹ ہیں جنہیں ری کلیم کیا جاکر قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے - اسکے متعلق کچھ سفارشات پنچ سالہ منصوبہ میں کیگئی ہیں - لیکن اس ۳۰۷ ملین ایکر کے منجملہ پیداوار کی نوعیت کا لحاظ کرتے ہوئے دیکھیں کہ ٹوٹل کلٹیویٹڈ ایریا کتنا ہے تو معلوم ہوگا کہ اس میں ۸۷ پرسنٹ پرفڈ کرابس کلٹویٹ کیجاتی ہے - ۱۷ پرسنٹ پر کمرشیل کراپ اور باقی پر صرف پلانٹیشن ہے - یہ بیک گراؤنڈ (Background) ہے - اسکو پیش نظر رکھکر یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے ملک کے حالات کیلئے اس سے کس حد تک مدد لے سکتے ہیں - آج ہندوستان کے کاشتکار کی نسیسیٹیز انکا رھن سہن اور ماحول بھی معزز ایوان کے ممبرس کو اچھی طرح معلوم ہے - ایک کاشتکار جو دیہات میں رہتا ہے یہی کہتا ہے کہ اس کی ہمہ جہتی ترقی ہو - آج حیدرآباد کے کاشتکار کی حالت دوسرے اسٹیٹیز کے کاشتکار سے مختلف نہیں - ایجوکیشن میں ہو یا سوشیلی ہو یا اکنامکلی وہ اتنا پست ہے کہ اپنے بل بوتے پر ترقی نہیں کرسکتا اسمیں جو اگریکلچرل اسکل (Agricultural Skill) ہونا چاہئے وہ نہیں ہے - یہ چیزیں ہیں جنکو ہم نہیں بھول سکتے جبکہ ہم انکے ریفارمس پر غور کرتے ہیں - انہیں نظر انداز کرکے دوسرے ممالک کی رٹ لگانا کہ دوسرے کنٹریز میں اسطرح فیملی ہولڈنگ ہے اکنامک ہولڈنگ یہ ہے اکسٹنیسیو کلٹویشن - انٹنسیو کلٹویشن یہ ہے - ایسا امپلی منٹیشن ہوتا ہے ایک خاص اکنامک آئیڈیا جو انہوں نے اختیار کیا ہے اسکے امپلی کیشن پر غور کئے بغیر محض دوسرے ممالک کے نظائر پر غور کرکے اگر اکتفا کیا جائے تو مجھے یہ بھیہ (भय) ہے کہ اس کوشش میں کہیں ہندوستان میں بھی ایسی صورت نہ پیدا ہوجائے ایک طرف تو کاشتکار چاہتا ہے کہ اسکو لینڈ حاصل ہو دوسری طرف وہ لوگ ہیں جنکے پوزیشن سے لینڈ نکل رہی ہو اور تیسری طرف وہ ویسٹ لینڈ ہو جسکو ہم قابل کاشت بنانا چاہتے ہیں یہ صورت ہم نہ پیدا کردیں - اور جس مقصد کے تحت یہ ساری سدھار کی جاتی ہے وہ مقصد حاصل نہو - تو میں نہایت ادب سے معزز ایوان سے پوچھتا ہوں کہ آخر اسکا مطلب کیا ہو - زمین سدھار کا جو آدرش فائیو ایر پلان میں رکھا گیا ہے اور اس سے ان امپلائیمنٹ کے پرابلم کو بھی شارٹ ٹرم اور لانگ ٹرم بیسس پر حل کرنا ہے ہم اسکو نظر انداز نہیں کرسکتے - فائیو ایر پلان پر کافی نکتہ چینی کیگئی کافی ٹیکائیں کیجاتی ہیں - ایک ٹیکا یہ بھی کی جاتی ہے کہ اسکا جو اگریکلچرل بیاس ہے اور جو کمیونٹی پراجکٹ چلایا جارہا ہے وہ امریکن ایڈ پر ہے - انڈیا میں اس خیال کے بعض لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ہندوستان کو جو انڈسٹریالائیز کرنا چاہتے ہیں اسکی بجائے کہیں ہندوستان زمین کے پرابلم میں نہ پھنس جائے - باہر کے بھی بعض لوگوں نے سنسیرلی یہ خیال ظاہر کیا ہے - یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ۷۰ فیصد لوگ اگریکلچر پر گزر بسر کرتے ہیں در اصل وہ گزر بسر نہیں کرتے بلکہ چونکہ وہ مر نہیں رہے ہیں اسلئے انہیں اگریکلچر

پر زندگی گزارنی پڑتی ہے - میں سمجھتا ہوں کوئی آنریبل ممبر بھی یہ کہنے کے موقف میں نہیں ہے کہ ۷۰ فیصد آبادی زمین پر رہتی ہے - ہمارا یہ مقصد ہے کہ ایک طرف پروڈکشن بڑھے اور دوسری طرف الٹی میٹلی لینڈ رفارمس کا اوالو ہو - اور جو ڈسپیارٹیز سوسائیٹی میں نظر آتی ہیں انکم کے سمبندھ میں انکو درست کیا جائے - اور جہاں تک ممکن ہوسکے پیارٹی اس میں لائی جائے - یہ دو مقاصد سامنے رکھنا ہے - کانسٹی ٹیوشن میں ہم نے جس کنسپٹ آف پراپرٹی کو اکسپٹ کرلیا ہے اسکو نگلکٹ نہیں کرسکتے - ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ایسا کوئی سوال نہیں آتا کہ کسی جگہ بیٹھکر غیر ذمہ دارانہ طور پر جو چاہے کہہ سکیں - فائیو ایر پلان میں لینڈ رفارمس کے تعلق سے جو ایٹی ٹیوڈ رکھا گیا ہے اگریکلچرل یا رورل اکانمی کے تعلق سے جو اپروچ پلاننگ کمیشن نے لیا ہے اور جو پلان بنایا گیا ہے اور جو ایک نیشنل پلان بن گیا ہے کم ازکم ہم تو اسکو نیشنل پلان سمجھتے ہیں - اس پلان میں جو لینڈ ریفارمس بتائے گئے ہیں اسکے لحاظ سے اس پرابلم کو صرف حیدرآباد کی حد تک محدود رکھکر تو کنسیڈر نہیں کیا جاسکتا - مجھے معاف فرمائیں اگر میں یہ کہوں کہ ایسا کہنا کہ ہمیں یہاں کے حالات تلنگانہ کے حالات کے پیش نظر لینڈ ریفارمس لانا ہے تو یہ ایک اکسٹریم ویو ہے - اڈجوائیننگ پراونسس میں اس سلسلے میں جو کچھ بھی ہو ہمیں اس پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے - میں فائیو ایر پلان کے بارے میں دھیان آکرشت کرنا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے کہا ہے کہ فیملی ہولڈنگ کس طرح مقرر ہوگا - میکزیمم ہولڈنگ کس طرح مقرر ہوگا - اور یہ کہ پروڈکشن نہ گرنے کیلئے کیا کرنا چاہئے - اس بل پر غور کرتے ہوئے ہم یہ دیکھینگے کہ آیا یہ نیشنل پلان کے اس چوکھٹے میں بیٹھتا ہے یا نہیں - اگر میں یہ کہوں کہ اس میں کوئی سندیہ کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہم اتنے پراگریسیو نہیں بن گئے ہیں جتنا کہ چینا یا رشیا یا رشین آکوپائیڈ جرمنی ہے - اس بل کے ہر کلاز پر جب ڈسکشن ہوگا تو میں تفصیلی طور پر بتلانے کی کوشش کرونگا - جن کلازس کے بارے میں سندیہ ظاہر کیا جارہا ہے میں بتلاؤنگا کہ فنڈامنٹلی وہ کسطرح کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکلس ۱۹ یا ۳۱ کے خلاف ہے - کمپنزیشن کے بارے میں یہ جو دھارنا رکھی جارہی ہے کہ وہ ایک عرصہ سے کاشتکاروں کا رکت شوشن کرتے آرہے ہیں اسلئے ان سے پوری زمین لیکر کاشتکاروں کو دیدی جائے جب ہم یہاں کانسٹی ٹیوشن سے وفاداری کا حلف لیکر آئے ہیں اور کانسٹی ٹیوشن کو ایک سیکرڈ ڈاکومنٹ سمجھکر اوتھ لئے ہیں اور فائیو ایر پلان کو ایک نیشنل پلان سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ پلاننگ کمیشن نے ہمارے پرابلمس کے ہر کلاس کو اس میں لایا ہے اور ہم کو اس پلان پر چلنا ہے اور صرف حیدرآباد ہی میں نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں اس پر عمل ہوگا تو اسکو دھیان میں رکھیں - اور یہ جو کیاچ فریزز ہیں کہ یہ لینڈ لارڈ کو سیف کرنے والا ہے - ٹیننٹ کو ختم کردینے والا ہے

میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اسکا کوئی اثر نہوگا کہ وہ ہمیں کنونس کرسکیں - اسکی مخالفت میں جو ڈسکشن ہوا اور صرف یہ کہنا کہ ایک پھڑتوس پلان ہے جب آپ کانسٹی ٹیوشن کو منظور کئے ہیں تو ایسی صورت میں ان خیالات کو میں اینٹی نیشنل کہونگا - جو نیشنل پلان یا کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ظاہر کئے جائیں - وہ پراگیسیو نہیں ہیں میں اس کو ری اکشنری سمجھتا ہوں - اگر پراگریسیو اور ری اکشنری کی ڈفنیشن کرنا ہوتو یہی ہوگی اس میں صرف اڈمنسٹریشن کا فرق ہوگا - اگر خدانخواستہ اپوزیشن کے لوگ ادھر آجائیں اور ہم ادھر چلے جائیں تو ہم یہاں خود پراگریسیو ہوجائینگے اور جو اڈمنسٹریشن میں جاکر بیٹھینگے وہ ری اکشنری ہوجائینگے - اسلئے یہ تو صرف فریزز ہیں - تو یہ صرف ڈفنیشن کا فرق ہے - جو پارٹی پاور میں رہتی ہے اسکو مخالف پارٹی ری اکشنری کہتی ہے جو پاور میں آنا چاہتی ہے - یہ سمپل ڈفنیشن ہے - یہ اسٹاک فریزز ہے کہاں تک کام چلنے والا ہے غور طلب ہے - کیا اس سے بل کو اسطرح جانچا جاسکتا ہے جیسا کہ جانچا جانا چاہئے - یہ Bedrock منزل مقصود کے تعین میں کہاں تک مدد دیسکتی ہے - پنچ ورشی یوجنا میں اسٹیٹ کے کاشتکاروں کی انتی کو ملحوظ رکھا گیا ہے - اس پنچ ورشی یوجنا میں دو مقاصد انہوں نے رکھے ہیں - ہمارا پلان خود ایک ایوولیوشنری ٹائیپ کا ہے - جنکو اس پر وشواش نہیں ہے ان سے مجھے بحث کرنا نہیں ہے - کیونکہ نہ میں انہیں مطمئن کرسکتا ہوں اور نہ وہ مجھے مطمئن کرسکتے ہیں - کیونکہ ایسے ریولیوشن چاہنے والے لوگوں میں اور ہم میں بنیادی فرق ہے - میں ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوں جو فنڈامنٹلی (Fundamentally) اس پر وشواس رکھنے والے ہیں - جو ایوولیوشنری ٹائیپ آف لینڈ ریفارمس (Evolutionery Type of Land reforms) لانا چاہتے ہیں - اسکو اس پوائنٹ آف ویو (Point of View) سے دیکھیں کہ یہ ایک نیشنل پلان (National Plan) ہے اور فائیو ایر پلان کے مطابق ہے اور یہ اتنا ہی فنکشنل ہے جتنا کہ اسٹرکچرل - وہ فنکشنل ایزویل ایز اسٹرکچرل (Functional as well as structural) اسطرح پر بنے تو ڈسپیریٹی (Disparity) باقی نہیں رہ سکتی - اسکے اسٹرکچر میں جس تیز رفتاری سے چینج ہوگا ویسے ویسے تبدیلی آئیگی - اسمیں فنکشنل ایسپکٹس آف دی فائیو ایر پلان (Five Year Plan) کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور اسکو بھی دھیان میں رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے خون خرابا نہو - یہ کہا جاتا ہے کہ فوڈ پروڈکشن کم ہے - ملینس آف ٹن اناج باہر سے لایا جاتا ہے - کیا کریں - ہمارا بیسک پرائیمری ڈیمانڈ (Basic Primary Demand) غذا اور اناج ہے - یہاں کا فوڈ کنڈیشن خراب ہوا فیمین (Famine) آئے - اسکیرسٹی کے حالات رونما ہوئے ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں فوڈ پرابلمس (Food Problems) کو دور کرنے کیلئے ہمیں باہر سے اناج منگانا پڑا - ان فنکشنل ایسپکٹس

کا خیال رکھنا ضروری ہے - ہمیں فائیو ایر پلان کے تعلق سے اسٹرکچرل سائیڈ آف دی پلان (Structural side of the Plan) پر غور کرنا چاہئیے - جب کوئی شخص لینڈ ریفارمس بل پر غور کرتا ہے تو اوسے اسٹرکچرل ایسپکٹس آف دی فائیو ایر پلان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئیے - ہمارے جو پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ہیں انہیں ہم بالآخر مالک بنانا چاہتے ہیں - ایک طرف تو ایوریج ہولڈنگ رکھی گئی ہے اور دوسری طرف ڈسپاریٹی اور فراگمنٹیشن کو دور کرنے کی کوشش کیجارہی ہے - یہ چیز مناسب پروسس (Process) اختیار کر کے کیجارہی ہے - لینڈ کے پروڈکشن کو بڑھانے کیلئے جو فنکشنل ایسپکٹس (Functional aspects) ہوسکتے ہیں اختیار کئے جارہے ہیں ان تمام چیزوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا - یہ چیزیں بنیادی طور پر پیش نظر رکھنا چاہئیے - اس مسودہ قانون کو اگر آپ سیٹسفائی (Satisfy) ہونے کے ارادے سے پڑھیں گے تو مجھے یقین ہے کہ یہ آپکو کنوینس (Convince) کرانے کیلئے کافی ہے بشرطیکہ آپ پری اکوپائیڈ نوشن (Pre-occupied notion) رکھکر نہ پڑھیں - تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس سے اتفاق کرینگے کہ یہ فائیو ایر پلان کے اندر بیٹھتا ہے - میں ایک اور پوائینٹ پر تقریر کر کے اپنے بھاشن کو ختم کرونگا - مجھے امید ہے کہ اس پر آنریبل ممبرس آف دی ھاؤس غور کرینگے - اس بارےمیں چند ان ریلسٹک ویوز (Unrealistic Views) کا اظہار کیا گیا ہے - وہ یہ کہ کاسٹ آف کلٹیویشن (Cost of Cultivation) کیا ہوتا ہے - ہم نے فیملی ہولڈنگ کا جو ڈیفینیشن کیا ہے اس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ فائیو پرسنس (Five persons) کی ایک فیملی ہوگی - اور وہ ایک پلوہ یونٹ (Plough Unit) یا ایک ورک یونٹ (Work unit) تصور کیجائیگی - کاسٹ آف پروڈکشن کو نکالنے کے بعد اسکو (۸۰۰) روپیہ نٹ انکم (Net Income) ہونی چاہئیے - سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے کافی ڈسکشن کرنے اور کافی ایویڈنس (Evidence) لینے کے بعد کاسٹ آف کلٹیویشن (۵۰) فیصد قرار دیا ہے - اس پر کافی اعتراضات تنقید و تبصرہ کیا گیا ہے - لیکن شہادت اور بحث و مباحثہ کے بعد انہوں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ

Cost of cultivation in a given set of circumstances fifty per cent.

ہوسکتا ہے اور یہ مناسب بھی ہے - سلکٹ کمیٹی نے ڈاکومنٹری ایویڈنس (Documentary evidence) بھی لئے تھے اور اس سے بھی انہوں نے یہی نتیجہ نکالا کہ ففٹی پرسنٹ کاسٹ آف کلٹیویشن صحیح ہے - اس سلسلہ میں میں تین چار ڈاکومینٹس کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جسکے منجملہ بمبئی اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کے "جے - مولائنس" نے ایک رپورٹ لکھی ہے اس میں انہوں نے کاسٹ آف کلٹیویشن کے بارے میں ایک مخصوص چاپٹر (Chapter) لکھا ہے - اور انہوں نے اگریکلچرل ایکسپرٹس رائے کے

حوالہ سے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ کاسٹ آف کلٹیویشن کے معلوم کرنے کا کوئی اتنا معیاری طریقہ نہیں ہے کہ ہر ایک کراپ (Crop) کے تعلق سے یہ معلوم کیا جائے کہ اسکا نٹ کاسٹ آف کلٹیویشن (Net cost of cultivation) کتنا ہوتا ہے ۔ صحیح اندازہ کاسٹ آف کلٹیویشن کا نہیں کیا جاسکتا کیونکہ

Cost of cultivation varies from group to group and varies from farmer to farmer.

وہ چینج ہوسکتا ہے ۔ بعض صورتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ زائد کاشت ہوتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سپروائیزری لینڈ لارڈ پرسنل کلٹیویٹر اور مینیجریل فارم آف لینڈ لارڈ کو پہلے سمجھ لینا چاہئے ۔ اسکا صحیح طور پر سمجھنا ضروری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن معنوں میں یہاں لینڈ لارڈ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے دوسرے صوبوں میں مینیجریل فارم آف لینڈ کا مینیجر کہلاتا ہے کیونکہ وہ مینیجری فنکشنس کو ادا کرتا ہے ۔ اسلئے وہ مینیجر کہلایا جاسکتا ہے ۔ لیکن یہاں لینڈ لارڈ کا لفظ اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ اوس سے جذبات کو ابھارنے میں آسانی ہوتی ہے ۔ اس لفظ میں کچھ کشش ہے لوگوں کے جذبات فوراً بھڑک اٹھتے ہیں اسلئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ خیر تو اسکا ڈیفینیشن یہ ہے کہ اسکو مینیجریل فارم کہا جاتا ہے اور اونر آف دی فارم کو یا جو اس طرح کے فارم کے کام کو یا اوسکی مینیجنگ کو قبول کرتا ہے مینیجر آف دی فارم کہا جاتا ہے ۔ فارمس کی یہ قسمیں ہوسکتی ہیں ۔ مینیجریل فارم ۔ اونر فارم ۔ ٹیننٹ فارم ۔ ان میں کاسٹ آف کلٹیویشن جو ہوتا ہے وہ مختلف ہوتا ہے ۔ جن لوگوں نے مختلف پراونس کے کاسٹ آف کلٹیویشن میں کیا فرق ہوتا ہے اسکی پرٹیکیولر اسٹڈی کی ہے انکو معلوم ہوگا کہ بمبئی کا پراونس ایسا ہے جہاں کاسٹ آف کلٹیویشن کا سسٹمیٹک یا سائینٹیفک ریسرچ کیا گیا ہے ۔ بمبئی میں جے ۔ سولائنس نے کاسٹ آف کلٹیویشن سے متعلق ایک چاپٹر لکھا ہے ۔ حیدرآباد گورنمنٹ کی طرف سے اسبارے میں کیا کیا گیا معلوم نہیں لیکن مجھے اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک صاحب نے اورنگ آباد ضلع میں کاسٹ آف کلٹیویشن کا ایک چارٹ تیار کیا ہے ۔ لیکن جب اون سے ملنے کا اتفاق ہوا تو وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ انکو اسکا افسوس ہے کہ جس طریقے پر یہ چارٹ تیار ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا ۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ وہ اطمینان سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ سب کچھ جو انہوں نے لکھا ہے ٹھیک ہے ۔ مختلف قسم کے کراپس ہوتے ہیں شوگر کین ہے ۔ جوار ہے ۔ باجرا ہے ۔ کمرشیل کراپس ہیں ۔ کیاش کراپس ہیں ۔ چاہے کوئی کراپ ہو انہوں نے جو پرسنٹیج نکالا ہے وہ ایوریج (۵۰ تا ۶۰) پڑتا ہے اب ہر ایک کراپ کے لحاظ سے اسکے ایوریج ریٹ کے لحاظ سے اس میں تھوڑا سا مارجن رکھکر قبول کرنا چاہئے ۔ خود بمبئی کے اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ نے اسکی تین مرتبہ کوشش کی ہے کہ سائینٹیفک بیسس پر کوئی کاسٹ آف کلٹیویشن کا تعین ہوجائے چنانچہ ہمارے اسٹیٹ کے ضلع ناندیڑ کا بھی سروے کیا اور کاسٹ آف کلٹیویشن کے معلوم کرنے کی کوشش کی ۔

چنانچہ گیہوں باجرا اور شوگرکین کا انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ کونسے ایٹم سے متعلق کونسا طریقہ رائج ہے ۔ بہر حال میں اسکی تفصیلات پر روشنی ڈالے بغیر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر جگہ تقریباً اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کاسٹ آف کلٹیویشن ففٹی پرسنٹ کے قریب قریب ہوتا ہے ۔ ہمارے ہاں کی سلکٹ کمیٹی نے بھی ایویڈنس اور مباحث کے بعد اگر یہی نتیجہ اخذ کیا ہے تو کیسے غیرصحیح قرار دیا جاسکتا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ یہ قانون لینڈ لارڈ کے فائدہ کیلئے ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو اسپلیکیشنس کئے جارہے ہیں وہ مسائل کو نہ سمجھکر کئے جارہے ہیں ۔ ہمارا اونر فارمر (Owner Farmer) جو کلٹیویشن کرتا ہے ایک ہزار سے گیارہ سو کے درمیان آمدنی ہوگی ۔ نٹ انکم معلوم کرنے کیلئے ہمیں بیسیکلی پرسنل کلٹیویشن کے ڈیفینیشن کو سمجھنا ضروری ہے ۔ ٹانڈیڑ کا سروے کرنے کے بعد انہوں نے جو بلوٹین نمبر (۱۳۹) بابتہ سنہ ۱۹۲۷ نکالا ہے اس میں انہوں نے جو فیگرس پیش کئے ہیں وہ بتانا چاہتا ہوں شوگرکین کے متعلق اس میں بتایا گیا ہے کہ آمدنی (۹۷۷-۱۴-۸) روپیہ ہوتی ہے اور خرچہ (۹۴۰-۸-۰) روپیہ ہوتا ہے گویا ۳۷ روپیہ پر ایکڑ آمدنی ہوتی ہے ۔ گیہوں اور باجرے کے متعلق انہوں نے بتایا ہے کہ کاسٹ آف کلٹیویشن ففٹی پرسنٹ ہوتا ہے یہ میں بمبئی سے متعلق عرض کررہا ہوں ۔ انکا آخری بلوٹین نمبر (۱۶۴) سنہ ۱۹۳۰ ٹرمرک کراپ کا کاسٹ آف کلٹیویشن ففٹی پرسنٹ ہے ۔ ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ بالعموم کاسٹ آف کلٹیویشن ففٹی پرسنٹ کے قریب ہوتا ہے اور اسی چیز کو بنیاد بنا کر ساری عمارت کی بنیاد کھڑی کیگئی ہے ۔ ایک ورک یونٹ یا پلوہ یونٹ کے الفاظ نکالنے سے مینیجریل فارمر کو زیادہ فائدہ حاصل ہورہا ہے جو کہا جاتا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک کھوکھلا خیال ہے ۔ اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ لینڈ کمیشن کا کام بچ گیا ہے بلکہ جو مختلف گروپس ہونے کا خطرہ تھا وہ بھی کم ہوگیا ہے اسلئے میں نہایت ادب سے معزز ممبرس سے یہ عرض کرونگا کہ اس بل کی طرف دیکھنے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے اوس درشتی سے نہ دیکھیں بلکہ اس پر حقیقت پسندی کے نقطہ نظر سے غور کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ضرور سہمت ہونگے ۔

The House then adjourned for recess till Five of the Clock.

The House re-assembled after Recess at Five of the Clock.

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*]

L.A. Bill No. XXVII of 1953, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Deputy Speaker: Dr. G. S. Melkote.

Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote): Sir, I beg to introduce L.A. Bill No. XXVII of 1953., a Bill to amend the Hyderabad Allowances of Ministers Act, 1952.

Mr. Deputy Speaker : The Bill is introduced.

L.A. Bill No. XXVII of 1953, the Hyderabad Legislative Assembly (Speaker and Deputy Speaker, Salaries (Amendment) Bill, 1953.

Dr. G. S. Melkote : Sir, I beg to introduce L. A. Bill No. VIII of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad Legislative Assembly (Speaker and Deputy Speaker) Salaries Act, 1952.

Mr. Deputy Speaker : The Bill is introduced.

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. 1 of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - قبل اسکے کہ ڈسکشن شروع کیا جائے میں ایک چیز کی طرف توجہ دلانا چاھتا ھوں - ٹائم بالکل کم ھے اور اب صرف ایک گھنٹہ باقی ھے - بولنے والے زیادہ ھیں - اس لئے میں ممبرس سے ریکوسٹ (Request) کرونگا کہ جتنے کم ٹائم میں ھوسکے مختصر طور پر اپنا بھاشن دیں -

* شری اُدھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) - مسٹر اسپیکر سر - یہ ایک بہت بڑا اور اھم بل ھے - معاشی یا اکنامک بنیادیں اس پر رکھی جانے والی ھیں - رام راج کی بنیادیں اس پر رکھی جانے والی ھیں - بولنے سے پہلے سوچ رھا تھا کہ اس بل کو کونسے نقطہ نظر سے دیکھا جائے - چائنا یا رشیا کی طرف اگر اشارہ کروں تو پھر وہ جو کاٹن پر چارجز ھیں مجھ پر آجائینگے - اس لئے میں فائیو ایر پلان کے جو ڈائرکٹیوز ھیں اس چوکھٹے میں اس بل کو دیکھنا چاھتا ھوں - لیکن فائیو ایر پلان کوئی بائبل نہیں وید نہیں یا قرآن نہیں جس پر وشواس نہ کیا جائے تو انسان دھریہ ھوجاتا ھے - فائیو ایر پلان کے جن کہ سی - ڈی - دیشمکھ نے پارلیمنٹ میں ان اسپلائیمنٹ کے نان آفیشیل بل پر بولتے ھوئے کہا ھم اسکو ریوائز کرنے والے ھیں - پنچ سالہ منصوبہ ابھی فینالائز نہیں ھوا اور نہ فینالائز ھونے کے بعد یہ بائبل بن سکتا ھے - سماج کے جو ڈائرکٹیوز ھوتے ھیں اون کے لحاظ سے ھر وقت چینجز آتے ھیں - کیا فائیو ایر پلان کے مقاصد کو اس بل میں عمل میں لایا جاسکتا یہ دیکھنا ھے - اس میں تین چیزیں زیادہ اھم ھیں - ایک تو پراڈکشن بڑھانے کا نقطہ نظر انہوں نے رکھا ھے - ساتھ ھی ساتھ وہ یہ بھی چاھتے ھیں کہ سماج میں جو ڈسپاریٹی ھے اسکو بھی ھوسکے تو دور کیا جائے - سی - ڈی - دیشمکھ (آنریبل منسٹر فار فینانس) نے یہ بھی کہا تھا کہ ان اسپلائیمنٹ کو دور کرنے کے نقطہ نظر سے اسکو ترتیب دینا چاھئے اور اسکی گنجائش بھی رکھنی چاھئے - لیکن آج ۵۳ء کا نواں مہینہ ختم ھورھا ھے اور یہ بچہ ابھی مکمل نہیں ھوا - اس لئے جس کو اس پلان پر وشواس نہ ھو اوسکو اتنی

نیشنل کہنا میں سمجھتا ہوں وہ ایک بھاؤناتک اکسپریشن ہے ۔ میں فائیو ایر پلان کے جو ڈائرکٹیوز ہیں اون کو ھاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ہوں ۔ انہوں نے اس میں صاف لکھا ہے کہ فائیو ایر پلان کا کیا مقصد ہوسکتا ہے ۔

In other words from the aspect of the national economy, as a whole, the conclusions to be emphasised are :

(*i*) increase of agricultural production represents the highest priority in planning over the next few years ;

and

(*ii*) the agricultural economy has to be diversified and brought to a much higher level of efficiency.

اس میں اگریکلچرل افیشنسی کو زیادہ اھمیت دیگئی ہے ۔ کیونکہ پراڈکشن بڑھانے کیلئے افیشنسی نہایت ضروری ہے ۔ اس نقطہ نظر سے میں کہونگا کہ ہمارے پاس جو بھی کاٹیویبل لینڈ اس وقت ہے اورجو ھند سے فائیو ایر پلان میں بتلائے گئے ہیں وہ (۲۶۶) ملین ایکرس ہیں یعنی پورے ایریا کا (۴۳) پرسنٹ ہے ۔

Cultivable waste land 98 million acres

اور (۱۶) ایکر اگریکیٹ پرسنٹ کاٹیویبل لینڈ ہے وہ ویسٹ ہے ۔ ہماری کوشش یہ رہنی چاھئے کہ پراڈکشن ضرور بڑھایا جائے ۔ لیکن کس وقت پراڈکشن بڑھیگا ۔ کیا اس بل میں پراڈکشن بڑھانے کے لئے کوئی پروویژن رکھا گیا ہے ۔ کیا آپ نے یہ سوچا ہے کہ ایک کسان کی فیملی زیادہ سے زیادہ کتنے ایکر کا سوپرویژن کرسکتی ہے ۔ جن لوگوں کے پاس زمینات ہیں میں اون سے پوچھنا چاھتا ہوں کہ اگر (۱۰) گاؤں میں زمینات واقع ہوں تو کیا ان کا سوپرویژن ہوسکتا ہے ۔ اگر نہیں ہوسکتا ہے تو پھر وہ ویسٹ آف پراڈکشن ہے ۔ کیا اس بل میں آپ نے کوئی پروویژن رکھا ہے کہ ۱۰ گاؤں میں زمینات نہیں رہنی چاھئے ۔ کوئی آنریبل ممبر مجھے اپنے تجربہ کی بناء پر یہ بتائیں کہ کیا ایک شخص سوپرویژن کرسکتا ہے ۔ ہاں اگر وہ جیپ گاڑی رکھے اورھرگاؤں میں ھر کھیت پھرا کرے تو شائد سوپرویژن ہوسکیگا ۔ اگر کسی کھیت میں ۵۰ آدمیوں کو لگایا جائے یا کسی کھیت میں ۱۰۰ مزدوروں کو رکھا جائے تو جب تک پرسنل سوپرویژن نہ ہو کام نہیں ہوسکتا ۔ اس لئے ظاھرھوتا ہے کہ یہ ویسٹ ہے ۔ اکنامک ہولڈنگ اور فیملی ہولڈنگ مقرر کرنے کے ڈائرکشن فائیو ایر پلان میں ضرور ہیں ۔ لیکن انہوں نے ڈیفینیٹلی یہ نہیں کہا کہ انکم کی بیسس پر فیملی ہولڈنگ کا میژرمنٹ کیا جائے انہوں نے صرف اتنا لکھا کہ چار پانچ بیسس ہوسکتے ہیں ۔ لینڈ ریوینیو بیسس ہوسکتا ہے ۔ پراڈکشن ہوسکتا ہے ۔ ویالیو

هوسکتا ھے - پروڈیوس کا ویالیو هوسکتا ھے - لیکن پروڈیوس ویالیو کے سلسله میں انہوں نے کہا که جو پیداوار هوتی اسکا اکریج نکالنے اور اوسکی قیمت مقرر کرنے کیلئے کاسٹ آف کلٹیویشن کا کوئی ڈاٹا نہیں اور نه اسٹاٹسٹکس هیں اسلئے ڈیفینیٹلی یه نہیں کہا جاسکتا که اتنا پروڈکشن کے لئے یه خرچه هوسکتا ھے - بدقسمتی سے اگریکلچر کے پروفیشن میں جو لوگ هیں وہ لکھے پڑھے نہیں هیں که اکاؤنٹ رکھ سکیں - اکاؤنٹس رکھتے بھی هیں تو گماشته رکھنا پڑتا ھے -اس لئے پروڈیوس نکالنے کے طریقه کو ری کمنڈ کرنے میں وہ هچکچاتے هیں - اون کے جو الفاظ هیں وہ میں هاؤز کے سامنے رکھتا هوں -

The only satisfactory way of calculating the value of gross produce would be to prepare fresh estimates on the basis of a standard series of prices for commodities which go into the produce estimates prepared for different areas during settlement operations. This would be........

ساتھ هی ساتھ اون کا رجحان اس طرف ھے که پروڈیوس نکالنے کا طریقه پیچیده ھے - کامپلیکیٹیڈ ھے - اس میں نه جاتے هوئے انهوں لینڈ ریوینیو کا معیار رکھا ھے جو هر زمین کے لئے استعمال کرسکتے هیں - سلکٹ کمیٹی میں جو (۱۷) معمار بیٹھے هوئے هیں اون سے یه توقع تھی که وہ هم کو هنومان بتائینگے - لیکن بندر کی صورت میں انهوں نے پیش کیا - فیملی هولڈنگ کمیونسٹوں کا ری کمنڈ کیا هوا نہیں ھے - چاننا کے اکسپرٹس کا ری کمنڈ کیا هوا نہیں ھے - اس کا ری کمنڈیشن کانگریس کی اگریرین ریفارمس کمیٹی نے کیا تھا - جسکا پلاننگ کمیشن نے ریفرنس دیا ھے که

The limit which may be appropriate has to be determined by each State in the light of its own circumstances but, broadly speaking, following the recommendations of the Congress Agrarian Reforms Committee, about three times the family holding would appear to be a fair limit for an individual holding.

کانگریس کی اگریرین کمیٹی نے تحقیقات کر کے یه مقرر کیا تھا که تین فیملی هولڈنگ سے زیادہ کی سیلنگ نه هو لیکن همارے پاس اسی کانگریس کے ڈائرکشنس کو نظر انداز کرتے هوئے اوسکو چار فیملی هولڈنگ تک بڑھایا گیا ھے - دوسری چیز یه ھے که فیملی هولڈنگ کے سلسله میں اسطرح اکسپلائنٹ کیا جاتا ھے که اگر (۸) سو روپیه کی انکم رکھی جائیگی تو آج جو لوگ لنگوٹی لگاتے هیں وہ کل ننگے پھرینگے - نه بچوں کو تعلیم دےسکینگے - نه اپنی زندگی بسر کرسکینگے - ایجوکیشن فسیلیٹیز وغیرہ کی جو چیزیں هیں میں پوچھتا هوں کتنے دولتمند کسان هیں جن کے پاس دو سو ایکر زمین ھے - ایوریج کا جو طریقه

زرعی زمین کو لیکر کیالکولیٹ کیا جارھا ھے یا پاپولیشن پر کیا جارھا ھے وہ صحیح نہیں ھوسکتا ـ کسی ضلع میں پانچ ایکر بھی ھوسکتے ھیں کسی ضلع میں آٹھ ایکر بھی ھوسکتے ھیں ـ بعض اضلاع میں آدھے سے زیادہ زمین ایک ھی کے پاس رھتی ھے ـ اسلئے ایسا ایوریج غلط ھوگا سنہ ۵۲ء میں کانگریس نے لینڈ ٹو دی ٹلر (Land to the tiller) کا ریزولیوشن پاس کیا تھا لیکن اب حکومت ھاتھ میں آتے ھی یہ بھلا دیا گیا ھے ـ اوس وقت تو نوجوان کسانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے یہ کہا جاتا رھا کہ یہ سب کچھ آپ کے لئے کیا جارھا ھے ـ لیکن جب کسانوں کی دقتیں دور کرنے کا وقت آتا ھے تو وہ سب کچھ بھلا دیا جاتا ھے ـ یہ ھم تجربہ میں دیکھ رھے ھیں ـ

فائیو ایر پلان کے تحت صرف اتنی ھی ھدایت تھی کہ اس اسٹیٹ کے جو سرکس ھونگے اس لحاظ سے کیا جائے ـ جیسے سیتا مائی نے ھنومان سے کہا تھا کہ درخت سے پھل نہ توڑنا تو اس نے ھاتھ سے نہیں توڑا بلکہ دم سے درخت کو ھلاتا رھا اور پھل کھاتا رھا ـ اسطرح یہاں بھی کیا جارھا ھے ـ آیا ۸۰۰ روپیہ رکھے جائیں یا فیملی ھولڈنگ کو بڑھایا جائے ـ لینڈ لارڈ کسے کہتے ھیں اسکے متعلق اپنا اپنا کنسپشن ھے ـ پلاننگ کمیشن نے تو سبسیٹنا ٹیو اونر کہا ھے ـ پروڈکشن بڑھانے اور ایفیشنسی کو تیزتر کرنے کیلئے اتنی ھی ھولڈنگ ھونا چاھئے جتنی کہ اکسپرٹس کہتے ھیں ـ اگر آپ سمجھتے ھیں کہ ایک آدمی اسکی بیوی بچے اور اسکی ماں وغیرہ ملکر صحیح معنوں میں کتنی زمین سپروائز کرسکتے ھیں ـ لیکن ھمارے پاس سپروائزنگ کے معنے موٹر میں بیٹھکر چکر لگانے کیلئے لئے جارھے ھیں ـ سپروائز کرنے کے در اصل معنے یہ ھونا چاھئیں کہ وہ ذاتی طور پر کرے ـ زراعت میں سپروائز کرنے کیلئے پاؤں کو کیچڑ میں دھنسانا پڑتا ھے ـ بیلوں سے دوستی کرنی پڑتی ھے اور اپنے کو مٹی سے مانوس کرنا پڑتا ھے ـ جو لوگ وکالت یا تجارت کرنے کیلئے رھتے ھیں وہ ایبسنٹی لینڈ لارڈ ھیں ـ پلاننگ کمیشن نے جو ڈائرکشنس دئے ھیں وہ اسمال اور مڈل اونرس کے بارے میں ھیں وہ اپنے ڈائرکشن کے ذریعہ ٹیننٹ اٹ ول چاھتے ھیں ـ وہ ٹیننسی کی شوریٹی چاھتے ھیں اور اسکو قائم کرنا چاھتے ھیں ـ اگر اسکی شوریٹی نہ رھے تو وہ اپنی زمین نہیں سمجھتے ـ اسلئے انھوں نے یہ ڈائرکشن دیا ھے ـ

"A period may be prescribed, five years, for instance, during which a owner may assume for personal cultivation. If he fails to do so during this period, the tenant should have the right to buy the land, in a way similar to those suggested earlier for large landholders."

یہاں بھی لینڈ ھولڈرس کا لفظ استعمال کیا گیا ھے ـ ٹیننٹ ایٹ ول کو بھی وھی پانچ سال کا حق رھیگا جو سبسٹانشل اونر کو ھوگا انکے لحاظ کو اگر ھم نے بائبل کا لفظ یا قرآن شریف

کی آپ سمجھی نہے تو میں یہ کہونگا کہ پلاننگ کمیشن کا ڈیفینیٹلی پوائنٹ آف ویو یہ ھے کہ ٹیننسی کو قائم کرے - انٹنسیو کلٹیویشن پر ٹیننٹ رکھا جائے - سلکٹ کمیٹی رپورٹ میں نے ساری دیکھ ڈالی لیکن کہیں بھی یہ چیز نہیں ھے - " ٹیننٹ اٹ ول " اسکے بجائے ھر پانچ سال کے بعد نام بدلکر خود کاشتکار بن سکتا ھے - تین فیملی ھولڈنگس کی حد تک کلاز ہے لیکن ساڑھے چار فیملی ھولڈنگس کی زمین کے جو ٹیننٹس ھیں ان کے لئے کوئی کلاز نہیں ھے - انکے رنٹ سے متعلق بھی کہیں کوئی تذکرہ نہیں ھے - اس سے کیا ھم یہ شک و شبہ کریں کہ آپ ایک خاص کلاس کیلئے ایسا کرنا چاھتے ھیں - یہ تو آپ ھی کے کرتوت ھیں اسکے لئے ھمیں نہ لینن کے پاس جانے کی ضرورت ھے اور نہ مارکس کے پاس - نہ چین جانا پڑتا ھے اور نہ رشیا - خود ونوبھاوے نے اسپر عمل کیا ھے - انہوں نے کہا ھے کہ کمیونٹی پراجکٹس سے لوگوں کو نقصان نہیں ھے - کسان زمین چاھتے ھیں انہیں زمین ملنا چاھئے یہ ونوباجی نے کہا ھے - کیا یہ فائیو ایر پلان کے خلاف ھے اور کیا وہ انٹی نیشنلسٹ ھیں - خود پنڈت جی نے بھی یہ کہا تھا کہ ایک خاص طبقہ کو جو برسوں سے اکسپلائٹ ھوتا آیا ھے اسکے لئے یہ ھونا چاھئے - لیکن نہرو جی کا نام جپنے والوں کی جانب سے اسکی تائید نہیں کیجاتی - اسلئے ھمارا یہ مطالبہ ھے کہ پلاننگ کو بھی بدلتے ھوئے حالات اور وقت کی ضرورت کے ساتھ تبدیل کرنا چاھئے - اس لئے ھم نے ھاؤز کے سامنے یہ رکھا ھے کہ حقیقت میں ھولڈنگ کا معیار ھمارے پاس کیا ھونا چاھئے اسکے لئے اسٹاٹسٹکس کی بھی ضرورت نہیں - کاشتکار سے پوچھئے تو وہ بتلاتا ھے کہ سو ایکڑ سے زمین بڑھ جائے تو اسپر انتظام کرنا دشوار ھوتا ھے اور اگر وہ ایک ھزار ایکڑ ھوجائے تو وہ ایسے شخص کے مانند ھوجاتی ھے جسکے ھاتھ پاؤں لمبس (Limbs) سوجھ جاتے ھیں جنکے اٹھانے بٹھانے کیلئے ایک نوکر رکھنا پڑتا ھے - جسطرح انسان کا شریر بڑھنے کی وجہ سے مشکلات پیدا ھوتی ھیں اسیطرح زمین کا بھی حال ھوجاتا ھے -

رھا یہ سوال کہ کسان دھوتی پہن سکتا ھے - کون کہتا ھے کہ وہ دھوتی پہنتا ھے - اس میں سے دو تین پرسنٹ ایسے ھونگے جو دوسروں کی زمینات پر کام نہیں کرتے انکی مجبوریٹی کا تو یہ حال ھے کہ وہ اناج کیلئے محتاج ھیں - انکے لئے اناج ھی کی زیادہ ضرورت ھے - وہ انڈر اسپلائڈ ھیں - آپ انڈسٹریز میں ریفارمس کیوں نہیں کرتے - انڈسٹریز کا یہ حال ھے کہ وہ دن بدن بند ھورھی ھیں - اسبارے میں فائیو ایر پلان میں کیا ھے - اس بائیبل میں کیا ھے - آج ھزاروں مزدور بیکار ھورھے ھیں - انہیں بھیک مانگنے کی نوبت آرھی ھے - ان تمام چیزوں میں بنیادی فرق کرنے کی ضرورت ھے چاھے اسکا تعلق زمین سے ھو یا کارخانہ سے - ملک کی ساری دولت مزدوروں کے پسینے سے پیدا ھوتی ھے اسکے علاوہ قدرتی وسائل اس میں ممد و معاون ھوتے ھیں - لینڈ لارڈس اور سرمایہ دار اسکا ایک فیکٹر ھوتے ھیں - میں پوچھنا چاھتا ھوں کہ کیوں صاحب آج کارگاہ کیوں بند ھورھے ھیں

مشنری ہے ۔ کپاس موجود ہے ۔ لیکن اسکو کیا کیا جائے کہ ٹاٹا اور برلا کو نفع نہیں ملا اسلئے کارخانہ بند کردیا جاتا ہے ۔ اسی طرح کاشتکار ہیں لیکن انکے لئے زمین نہیں ہے ۔ مالکوں کے پاس زمین ہے ۔ بڑے بڑے سرمایہ داروں کے پاس زمین ہے ۔ اسکے بعد ہمیں پروڈکشن کے نقطہ نظر سے بھی دیکھنا پڑتا ہے ۔ اسکے لئے بھی پلاننگ کمیشن کا ڈائرکشن ہے ۔ میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں فائیو ایر پلان کو سامنے رکھکر ہی امنڈمنٹ پیش کرونگا ۔ لیکن اوس طرف کے آنریبل ممبر پارٹی ڈسپلن ۔ وھپ اور پارٹی لائن کو نہ چھوڑتے ہوئے امنڈمنٹ کو اسکی مرٹس (Merits) پر جج کریں اگر وہ صحیح معنوں میں پیزنٹری کا مفاد چاہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب پیزنٹری کا مفاد چاہتے ہیں ۔ یہ پارٹی اشیو نہیں ہے ۔ لینڈ ریفارمس ۔ انڈسٹریلائزیشن یا ڈولپمنٹ اسکیم کسی ایک پارٹی کی گتہ داری نہیں ہے ۔ لیکن اسکے باوجود انٹی نیشنل ہونے کے جو غلط فتوے لگائے جاتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے ۔ اسی طرح پرائس کا معاملہ بھی قریب قریب ایسا ہی ہے ۔ (اس موقع پر بل دیگئی) ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو پرائس آپ نے رکھی ہے کیا وہ کسان دے کرسکتے ہیں ۔ نہیں ہرگز نہیں ۔ اسکے لئے ایک طرف کانسٹیٹیوشن ہے جسکے لحاظ سے اڈوکیٹ پرائس دینا لازمی ہے ورنہ کیس ہائیکورٹ میں جائیگا اور مجھے تو ڈر ہے کہ اس قانون کو ہائیکورٹ کہیں الٹراوائرس قرار نہ دے ۔ جب تک کانسٹیٹیوشن ہے کوئی مس اپروپریشن نہیں ہوسکتا ۔ اس میں جوڈیشری کا کوئی کانسیسی باقی نہیں رکھا گیا ہے ۔ اوریجنل بل میں دو ایک سکشن ایسے تھے لیکن اب انکو بھی ڈراپ کردیا گیا ہے ۔ اس لحاظ سے پرائس آربٹریشن کا ڈسیشن ہی نہیں ہے ۔

آخر میں میں یہ کہونگا کہ کمیٹی میں جو پراکٹسنگ لائرس تھے انہیں اسکا کافی موقع ملا ہے کہ قانون کو کیسے کیسے لوز رکھا جاسکتا ہے ۔ وہ جانتے ہیں کہ کیا کیا لیگل لوپ ہولس ہوسکتے ہیں ۔ انہیں اسکا کافی موقع ملا ہے کہ قانون میں کیا رکھنا چاہئے اور کیا نہیں ۔ میں کسی کی طرف پرسنلی اشارہ نہیں کررہا ہوں ۔ لیکن لٹیگیشنس ہونگے اور کافی لٹیگیشنس ہونگے وہ تحصیلدار سے لیکر اونچے درجہ تک جائینگے ۔ اسکے لئے ایک اسپیشل اڈمنسٹریشن رہیگا ۔ اسپیشلی ٹرینڈ کلرکس رہینگے ۔ لیکن یہ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ اسٹاف کسانوں سے ہمدردی رکھنے والا ہوگا ۔ آپ شیر اور بکری کو ایک پنجرہ میں پالنا چاہتے ہیں ۔ انہیں ایک گھاٹ پر پانی پلانا چاہتے ہیں ۔ تو یہ جادو آپ ہی کو آتا ہے ۔ جس شیر کی غذا بکری ہے آپ اسکو اسی کے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں ۔ اگر آج گاندھی جی ہوتے تو وہ بھی یہی کہتے کہ میرے اھمسا کا ہرگز یہ پرنسپل نہ تھا میں ایک مثال ھاؤز کے سامنے رکھتا ہوں ۔ ایک ماں کے چار بچے ہیں ۔ اس میں سے ایک شادی شدہ ہے ۔ ایک مدرسہ کو جاتا ہے ۔ ایک چھوٹا ہے اور ایک رینگتا ہے ۔ جو بچہ شادی شدہ ہے وہ بڑا ہے ماں اسکی طرف دھیان نہیں دیتی ۔ جو مدرسہ کو جاتا ہے

اسکی طرف کچھ دھیان دیتی ہے - جو چھوٹے بچے ھیں انکے کھانے پینے کا وہ خیال رکھتی ہے - لیکن جو بچہ رینگتا ہے ماں اسکی زیادہ دیکھ بھال کرتی ہے اسکی زیادہ تر ہمدردی اسی کے ساتھ ہوتی ہے - آج مزدوروں کا طبقہ ، کسانوں کا طبقہ اسی رینگتے بچے کے مانند ہے - اسلئے اسکے پریولیجس اور اسکے ساتھ ہمدردی رکھنے کا خیال حکومت کو زیادہ سے زیادہ ہونا چاہئے خاص طور پر اس صورت میں جبکہ ہمارا کنسپشن ولفیر اسٹیٹ کا ہے - گورنمنٹ کی پور(Power) اور اسکا دماغ ان ہی کیلئے زیادہ صرف ہونا چاہئے - اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو میں کہونگا کہ یہ بل بالکل ناکارہ ہے - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

* شری ایم - نرسنگ راؤ (کاوا کرتی - عام) - مسٹر اسپیکر سر - میرے دوست نے میرے لئے یہ کام بہت آسان کردیا کیونکہ فائیو ایر پلان کا بہت سا خلاصہ بھی انہوں نے پڑھ دیا ہے - لا لینڈ پالیسی کے سلسلے میں کئی ایسپکٹس ہوتے ہیں - ایک ہی ایسپکٹ سے اگر غور کیا جائے تو یہ غلطی ہوگی - لینڈ ہنگر - لینڈ ڈسٹریبیوشن اور سرپلس لینڈ یہ تمام باتیں زیر بحث آئینگی - فائیو ایر پلان میں جو پالیسی رکھی گئی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ پلان بائبل ہے - ابدی ہے - ازلی ہے - یا اس میں چینج نہیں ہوسکتا - لیکن بھارت سرکار کی پارلیمنٹ نے جو پالیسی بنائی ہے جسکو ہمارے الکٹڈ ریپرزنٹیٹیوز نے بنایا ہے اسکے لحاظ سے لینڈ پالیسی کے جو ایسپکٹس ہیں وہ نیشنل اکانمی جس میں یہ ہے کہ پروڈکشن میں فال نہو - پیداوار میں اضافہ ہو کوئی ان افیشنسی نہ پیدا ہونے پائے - دوسرے سماجی اونچ نیچ ہے - جسکو جہاں تک ممکن ہو گھٹایا جاتا ہے - یہ سوشیل ایسپکٹ ہے - اس سلسلے میں یہ چیز آئی ہے کہ اپر لمٹ قائم کیجائے - اس جانب آپ نے بھی اشارہ فرمایا ہے - میں بھی اس پر روشنی ڈالونگا - اپر لمٹ تین اغراض کیلئے ہوسکتی ہے - ایک فیوچر اکویزیشن کیلئے دوسرے پرسنل کلٹیویشن کے واسطے رزرویشن کے لئے اور تیسرے یہ کہ جو رقبہ زیر کاشت ہے جہاں ٹیننٹس نہیں ہے وہاں سیلنگ کیا قائم کیجائے - میں نیشنل اکانمی کے ہر ایسپکٹ پر نہیں جاتا - یہ جو لینڈ امپروومنٹ بل سلکٹ کمیٹی میں غور ہوکر آیا ہے حال ہی میں ہم نے یہاں لینڈ امپروومنٹ بل پاس کیا - ممکن ہے کوئی لینڈ مینجمنٹ کا لیجسلیشن بھی پیش ہو - تاکہ ایلڈ اور پروڈکشن کو بڑھایا جاسکے - ایسے قوانین آئینگے - لیکن جہاں تک اس بل کا تعلق ہے ہمیں یہ غور کرنا ہے اپر لمٹ کا کرائٹیریا کیا ہونا چاہئے - اس میں کوئی چیز طے تو نہیں کیگئی ہے لیکن کئی چیزیں بتلائی گئیں ہیں - لینڈ اسسمنٹ ہے - لیکن اگر اسکو کرائٹیریا مان لیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ تمام مقامات پر تمام زمینوں کا اسسمنٹ ایک ساتھ ایک ہی حالات میں نہیں ہوا ہے - اسلئے پورے اسٹیٹ کیلئے یہ معیار نہیں بنادیا جاسکتا - نٹ پروڈیوس دوسرا معیار ہوسکتا ہے - انکم اور گراس پروڈیوس بھی ہوسکتے ہیں - لیکن ہر ایک

میں آپ کو کچھ نہ کچھ ڈفکٹ ملیگا - اسلئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ سیلنگ فیملی ہولڈنگ کے ملٹی ٹیوڈ سے طے ہونا چاہئے - ہمارے اس بائبل میں یہ کہا گیا ہے اور ایک اولڈ ٹیسٹامنٹ کانگریس اگریرین ریفارمس کمیٹی کی رپورٹ بھی اکنامک ہولڈ نگ کے بارے میں ہے میں اکنامک ہولڈنگ کے بارے میں پڑھکر سناتا ہوں -

(Congress Agrarian Reforms Committee's Report).

'Economic holding', 'The provincial Governments in their replies to the questionnaire have suggested different sizes for different provinces. It is common ground that an economic holding must vary according to the agroeconomic condition, agricultural technique and the standard of living. With the data at our disposal, we are not in a position...... for different provinces.

This is possible only on the basis of an exhaustive enquiry and comprehensive data about family budgets, soil condition, and the nature of cultivation in different parts of the country.

سائیل - نیچر آف کلٹیویشن اور فیملی بجٹ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اکنامک ہونڈنگ فکس کی جانی چاہئے -

It must afford a reasonable standard of living.

یہ نہیں کہ بیوک کار میں بیٹھکر پھرنے والے کا معیار ہو - بلکہ ایک گاؤں کے رہنے والے کسان کا جو اسٹانڈرڈ ہوسکتا ہے وہ ہو -

It must provide full Employment to a family of normal size.

یہ بھی نہیں کہ وہ کوئی اور دھندا کرنے پر مجبور ہوجائے جب بیکار ہو تو تنگبھدرا پراجکٹ میں یا کسی اور جگہ مزدوری نوکری یا بھگیلگی کرے - بلکہ اس کے ۵ افراد خاندان کو فل امپلائیمنٹ ملے - پارشل امپلائیمنٹ نہو -

And at least a pair of good bullocks.

ایک سے زیادہ پیر Pair بھی ہوسکتے ہیں - یہاں صرف ریزن ایبل اسٹانڈرڈ آف لیونگ کا سوال ہے - نارمل سائیز آف لیونگ کیلئے کم سے کم ایک پیر آف بلک ہونا چاہئے - انہوں نے اسکو اکنامک ہولڈنگ کہا - فیملی ہولڈنگ اور اپر لمٹ اسکے ملٹیپلس میں ہونا چاہئے - اور فار فیوچر اکویزیشن تھری فیاملی ہولڈنگ تک بڑھانے کی گنجائش ہے - اگر ذاتی کاشت کیلئے قول پر حاصل کرنا چاہتا ہے تو تھری فیملی ہولڈنگ تک وہ لے سکتا ہے -

ایسے بڑے بڑے زمیندار جنکے پاس سیکڑوں ایکر اراضیات ہیں ان پر بھی حد مقرر کی جانی چاہئے ۔ وہ حد ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ ہے ۔ یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وہاں تھری فیملی ہولڈنگ کیوں مقرر نہیں کیا گیا ۔ اوس میں اور اس میں یہ فرق ہے کہ جہاں قولدار آئندہ کاشت کیلئے زمین خریدتا ہے وہاں اسکی خریدی پر آسانی سے لمٹ قائم کیجا سکتی ہے ۔ کیونکہ وہاں کسی ٹیننٹ سے لینے کا سوال نہیں رہتا ۔ وہ زمین تو اسکی ذاتی کاشت میں ہوتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں حیدرآباد گورنمنٹ نے اور کانگریس پارٹی نے اس کو پیش نظر رکھکر یہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کی اپرلمٹ اس صورت کیلئے رکھی ۔ کاسٹ آف کلٹیویشن جو ۵۰ فیصد رکھا گیا ہے اسکے بارے میں ہمارے دوست نے یہ ٹھیک کہا کہ کوئی کاشتکار یہ باضابطہ حساب کتاب تو نہیں رکھتا کہ کتنا خرچہ ہوتا ہے ۔ اسکو یہ بھی معلوم نہیں رہتا کہ وہ کتنی مالگزاری ادا کرتا ہے ۔ اگر اس سے پوچھیں تو وہ یہی کہیگا کہ یہ پٹواری جانتا ہے یا ساہوکار جانتا ہے جو ادا کرتا ہے ۔ یہ انڈین اگریکلچرل ہسٹری ہے کہ ہمارے پاس کا کاشتکار کمرشیل پوائینٹ آف ویو سے اگریکلچر کو نہیں چلاتا ۔ بلکہ وہ چونکہ گاؤں میں پیدا ہوا زراعت اسکا آبائی پیشہ ہوتا ہے اس میں اسکو فائدہ ہو یا نقصان وہ اسکو اڈاپٹ کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اسی میں اسکی ساکھ ہے بہرحال یہ کہ فیملی ہولڈنگ کیلئے کاسٹ آف کلٹیویشن منہا کرنے کے بعد ۸۰۰ نٹ انول انکم آنا چاہئے ۔ یہ پہلے بل میں رکھا گیا تھا ۔ اس پر اعتراض ہونے لگا لینڈ کمیشن کے سامنے کوئی یہ کہیگا کہ اسکا کاسٹ آف کلٹیویشن ۷۰ پرسنٹ ہے اور کوئی کہیگا کہ ۸۰ پرسنٹ ہے ۔ بڑے لینڈ ہولڈرس یہ کہہ سکتے ہیں ۔ اور پھر یہ کہ لینڈ کمیشن پر چھوڑ دینے سے کرپشن اور بے ایمانی کا بھی آپ کو خدشہ ہوتا ہے ۔ نہ تو لینڈ کمیشن پر آپ کو بھروسہ ہوسکتا ہے نہ ڈسٹرکٹ کمیشن پر نہ عہدہداروں پر ۔ اسلئے لینڈ کمیشن پر کاسٹ آف کلٹیویشن کو نہ چھوڑتے ہوئے ایک حد تک آربیٹریریلی ۵۰ فیصد کاسٹ آف کلٹیویشن کو ہم نے مان لیا ۔ ہمارے اڈجوائیننگ پراونسز یوپی میں کنال کے تحت جو کلٹیویشن ہوتی ہے وہاں ۹۰۰۰ میں سے کاسٹ آف کلٹیویشن ۱۶۰۰۰ ہوتی ہے ۔ بدقسمتی سے میرے پاس یہاں کے فیگرس نہیں ہیں ۔ ہم نے اپنی حد تک ۵۰ فیصد طئے کیا ۔ اسکے لحاظ سے ہم نے فسٹ کلاس سائیل فور ٹو سکس ایکرس ۔ اسکے بعد ۱۶ سے ۲۴ یکر اور ۳۲ سے ۳۸ یکرڑ چلکا کی حدیں رکھیں ۔ اب اسمیں لینڈ کمیشن فکس کریگا کہ ۱۶۰۰ گراس انکم ہونے کیلئے کتنی زمین ہونی چاہئے ۔ اگر ۴ یکر اچھی زمین ہوتو فی یکر ۴۰ من پیداوار ہوتو ۱۶۰ من پیداوار نکلتی ہے ۔ ۱۰ من فی پلہ بلاک کاٹن سائیل سے نکلتی ہے ۔ اگر یا چلکہ میں چار من پیداوار فی ایکر نکلتی ہے تو ہم اسکو کلاس ون سائل سمجھتے ہیں اسطرح سے چار تا چھ اور ۱۶ تا ۲۴ کی حد مقرر کیگئی ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ آخر میں چلکو یہ سو ایکڑ بن جائینگے ۔ میں ایک چیز جانتا ہوں عثمان آباد میں ہماری علاقہ ہے ایک

سلسلہ چلا گیا ہے پہاڑی علاقے کا وہاں چار آنے فی ایکر لیا جاتا ہے ۔ وہاں آپ کیا کرینگے ۔ وہاں بھی ۳۲ ایکر زمین پر زندگی بسر کرنے کیلئے کون آمادہ ہوگا ۔ کیا یہ انصاف ہوگا کہ کسی کو ۳۲ ایکر ایسے مقام پر زمین لیکر زندگی بسر کرنے کیلئے آپ کہیں ۔ کلاز اے میں کیا ہوگا کلاز بی میں کیا ہوگا یہ سمجھکر حساب لگائیے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ (یلندو ۔ عام) ۔ ۳۲ سے ۴۰ تک کلاز اے ہے ۔ ۳۲ کس کو دینگے اور ۴۰ کس کو دینگے ۔

شری ایم ۔ نرسنگ راؤ ۔ کبھی ۳۲ آئیگا ۔ کبھی ۴۰ آئیگا ۔ کلاس (۱) کی صورت میں ۔ کبھی ۵۴ من ملیں تو ہم سمجھینگے کہ کلاس (۱) ہے ۔ ہر پانچ سال میں دو سال سقامت ہنگام کے آتے ہیں ۔ اوس حالت میں امداد کیلئے تقاوی کیلئے آپ ریپریزنٹیشن لاتے ہیں کیا کوئی اگریکلچرسٹ یہ کہہ سکتا ہے کہ ہر سال آمدنی برابر ہوسکتی ہے اور کاسٹ آف کلٹیویشن ایک ہوتا ہے یہ نہیں کہا جاسکتا ہر سال برابر آمدنی نہیں ہوتی ۔ اسکے ساتھ ساتھ دوسری چیزیں بھی آپکو دیکھنی ہونگی مثلاً ہر کاشتکار اپنے بیلوں کو چرانے کیلئے زمین کے ایک حصہ کو افتادہ چھوڑ دیتا ہے کم از کم ایک چوتھائی زمین افتادہ چھوڑ ینگے یا نہیں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ مرہٹواڑی میں کیا طریقہ ہے تلنگانے میں تو دس ایکڑ اراضی کا بھی کاشتکار ہو تو دو تین ایکڑ زمین اپنے جانوروں کو چرانے کیلئے افتادہ چھوڑتا ہے ۔ اس چیز کو بھی ملحوظ رکھینگے یا نہیں ۔ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھکر یہ حد مقرر کیگئی ہے ۔ اچھا چلئے صاحب لینڈ کمیشن کو آپ اختیارات دیجئے لیکن کیا کریں اوس پر بھی تو آپکو بھروسہ نہیں ہے ۔ آپ اعتراض کرتے ہیں کہ ”پرو لینڈ لارڈ ازم ،، ہے ” پرو ،، (Pro) کس کا ؟ خیر میں ان جھگڑوں میں جانا نہیں چاہتا ۔ ہم بھی اسکے دعویدار ہیں کہ لینڈ لارڈس کو ختم کرنا چاہئے لیکن آپ ہم پر بھروسہ تو کیجئے ۔ آپ بھروسہ کرتے ہی نہیں بلکہ ہماری نیتوں پر شبہ کرتے ہیں ہمارے ہر کام کو شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں تو کوئی کام بھی کیسے بھلا معلوم ہوگا ۔ ہم بھی کچھ اصول رکھتے ہیں ۔ کچھ عقائد رکھتے ہیں ۔ ہمارے بھی کچھ پرنسپلس ہیں ۔ ہمارا بھی کنوکشن یہ ہے کہ لینڈ لارڈ کو ختم کیا جائے ساتھ ہی ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو اسمال اونر (Small owner) ہیں انکو موقع ملنا چاہئے کہ پانچ سال میں اگر وہ چاہیں تو ذاتی کاشت کیلئے لے سکتے ہیں یہ پراویژن رکھا گیا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کیوں ایسا پراویژن نہ رکھا جائے ۔ فیگرس نکالکر بتاوں کہ کتنے ایسے لوگ ہیں جو بیک وقت ٹیننٹ بھی ہیں اور لینڈ ہولڈر بھی ہیں ۔ ایک طرف تو وہ لینڈ ہولڈر ہے اور دوسری طرف ٹیننٹ بھی ہے ۔ آپ اسکے متعلق محض ٹیننٹ سمجھکر کیوں غور کرتے ہیں ۔ وہ کاؤنٹی میں کوئی کاروبار انجام دیتا ہے اسکو کیوں کسی کاروبار کے کرنے کی اجازت نہ دیجائے ۔ کیوں اسکو اس کا

موقع نہ دیا جائے کہ اپنی ذات کیلئے کوئی رقبہ کاشت حاصل کرے - اور ایک بات یہ کہی گئی کہ رنٹ زیادہ فکس کیا گیا ہے - اچھا صاحب میں مانتا ہوں - دیکھنا پڑیگا کہ جنس کی صورت میں کیا رہتا ہے - بٹائی کا سسٹم رہتا ہے - ہم نے قرار دیا کہ ۱/۴ سے زیادہ نہ بڑھنا چاہئے - جب وہ جنس کی صورت میں دے تو ۱/۴ دینا چاہئے - کپاس کی صورت میں دے تو چارگونہ یا پانچ گونہ دیسکتا ہے - اگر پرائیزز گرجائیں تو کاشتکار کو موقع رہیگا کہ جنس کی شکل میں دے - آخر اسکو اسکا موقع دینگے یا نہیں جیسا کہ آپ نے کہا تھا کہ آپ ٹیننٹ کی بات نہیں کرتے - آپکو ان تمام چیزوں کو سامنے رکھنا ہوگا - پرائیز کے بارے میں میں کہونگا کہ ایوریج آٹھ سال تک لیں تو (۳۲.۰) روپیہ ادا کرتے ہوئے خریدی کی قیمت (۲۴.۰) روپیہ دے اور قول کی رقم آٹھ برس تک دیتا رہے تو آپ کہتے ہیں کہ (۳۲.۰) روپیہ بہت زیادہ ہے - سرھٹواڑی میں بلاک کاٹن سائل کی قیمت کیا ہے آپ بہتر جانتے ہیں - ہمارے تلنگانے کے اراضیات پچاس ساٹھ ستر روپیہ خشکی اراضیات کی قیمت ہے - رہنائی کرنے والا جو شخص ہوگا مارکٹ کی قیمت کا چالیس فیصد یعنی پچاس روپیہ قیمت بازار ہے تو ۲۰ روپیہ دلائینگے - کیا یہ زیادہ ہے - اگر ملٹی پلس میں ۴۰ فیصد سے بڑھ جائے تو بڑھجائے - آپ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ ہے - آپ کہتے ہیں رنٹ بھی استطاعت سے باھر اور پرائیز بھی استطاعت سے باھر - خیر جس وقت اس پر امنڈمنٹ آئینگے میں تفصیل سے عرض کرونگا - سیلنگ کے بارےمیں آپ کہتے ہیں زیادہ ہے - میں اس ایوان کے اوس طرف کے دوستوں سے کہونگا کہ ایسٹرن جرمنی میں جو سوویٹ اکوپائی ہے (۱۰۰) ہیکٹرس کی سیلنگ رکھی گئی ہے - ایک ھکٹر مساوی ہوتا ہے ڈھائی ایکڑ کے - ویسٹرن جرمنی میں (۵۰) ہیکٹر اور رومانیہ میں (۱۲۵) ھکٹر کی سیلنگ مقرر کی گئی ہے اور حیدرآباد میں ۴ ایکر - ۱۸ - ایکر سولہ ایکر ۶۴ ایکر ۲.۷ ایکر ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ ۱۲۰ ایکر ہوجائینگے آپ کہتے ہیں یہ زیادہ ہے - زمین سب کو نہیں ملیگی - یہاں زمین ہم کب تقسیم کرنے کیلئے بیٹھے ہیں - ہم کب کہہ رہے ہیں کہ زمین سب کو تقسیم کیجائیگی - زمین تقسیم کرنے کا سوال آپکے ذہن میں ہے تو میں کہونگا کہ

"این محال است"

یہ ناممکن ہے - لہذا اس نقطہ نظر سے آپ غور نہ کیجئے - اگریکلچرل اکنامک کنڈیشن کے اعتبار سے یہ قانون میں کہونگا کہ ایک اگلا قدم ہے آپکو اس نقطہ نظر سے غور کرنا چاہئے کہ آیا یہ اگلا قدم ہے یا نہیں - حقیقت پسندی کے نقطہ نظر سے غور کیجئے - یہ سمجھکر غور نہ کیجئے کہ ہم ٹیننٹ کے نمائندے ہیں لینڈ ہولڈر کے نمائندے نہیں ہیں - یہ سب کے نمائندے ہیں تصور کرتے ہوئے اس مسئلہ پر غور کیجئے اور تصفیہ کیجئے -

*شری اے - راج ریڈی (سلطان آباد) - جناب صدر - صبح سے اب تک دونشستوں میں سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر کافی مباحث ہوچکے ہیں اوس طرف سے بھی اور اس طرف سے بھی - میں نہیں سمجھتا کہ اب کچھ خاص چیزیں ایسی رہ گئی ہیں جو ایوان کے علم میں لائی جانے کے قابل ہیں - صبح میں اس طرف سے کچھ ایسی باتیں کہی گئیں کہ انکی وضاحت کی ضرورت ہے - میرا خیال یہ ہے کہ وہ صحیح طور پر بیان نہیں کی گئیں اس لئے وضاحت ضروری ہے - ایک معزز رکن نے کہا کہ اس طرف کے ارکان یہ چاہتے ہیں کہ حیدرآباد کی جتنی زمین ہے فی کس یا فی خاندان پوری تقسیم کردیجائے تاکہ ۱۰-۲۰ ایکر زمین مل جائے - میں نہ سمجھ سکا کہ کس کی تقریر کے کونسے جزو سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے - خود معزز چیف منسٹر نے یہ کہا تھا کہ ہمارے پاس سرپلس لینڈ (Surplus land) کا سوال نہیں ہے - یہاں سرپلس لینڈ نہیں ملنے والی ہے - چھ فیصد ایسے زمیندار ہیں جنکے پاس ۳۰ فیصد زمین ہے ایسی صورت میں یہ سمجھنا کہ یہاں کے لینڈلس (Landless) لوگوں کو زمین ملیگی صحیح نہیں ہے - اسکے جواب میں یہ کہا گیا تھا کہ حیدرآباد کے جو زرعی طبقات ہیں یا زرعی آبادی ہے اوسکو زمینات دینے کیلئے زمینات نہیں ہیں اسلئے اس طریقہ پر غور کرنا اسٹاٹسٹک کے خلاف ہوگا . . .

یہ بتایا گیا کہ ہماری زرعی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے اور ارری ایبل لینڈ تین کروڑ ایکر کے قریب ہے - یہ گورنمنٹ کے فیگرس ہیں اس کا پرکیپیٹا ورک آوٹ کیا جاکر ایک خاندان کے لئے (۱۰) ایکر تک زمین مل سکتی ہے یہ اس لئے نہیں بتایا گیا تھا کہ مسئلہ یوں حل کیا جاسکتا ہے یا زمین اس طرح تقسیم کیجاسکتی ہے - بلکہ اس کا منشاء یہ بتانا تھا کہ ہمارے پاس سرپلس لینڈ ایویلیبل ہے اس سے استفادہ کرنا چاہئے - اور بھوکے اور بے زمین لوگوں کو زمینات دینی چاہئیں - اسکے بعد فیملی ہولڈنگ ہے اس سلسلہ میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سلکٹ کمیٹی میں جانے سے پہلے ہمارے پاس جو بل پیش ہوا تھا اسکی تعریف کو ملاحظہ فرمائیں اور اسکے اجزائے ترکیبی پر غور کرینگے تو معلوم ہوگا کہ یہ مسلمہ ہے کہ جو فائیو ایر پلان ہے اور جسکو بعض اراکین مقدس سمجھتے ہیں اوسکی بنیاد پر یہ بتایا گیا تھا - اسکے اجزائے ترکیبی میں اہم ترین جزو یہ تھا - میں فیملی ہولڈنگ کے متعلق یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں (اسکا مطلب یہ نہیں کہ یہاں زراعت پیشہ طبقہ جو ہے فی کس ایک فیملی ہولڈنگ ہی دیجائیگی اور کل کو جب سارا سماج ڈولپ ہوگا تو بھی ایک فیملی ہولڈنگ ہی دیجائیگی) ان مس لیڈنگ تصورات کے ساتھ فیملی ہولڈنگ کو مخلوط کرتے ہوئے جو مباحث پیش کئے جارہے ہیں وہ غلط ہے - فیملی ہولڈنگ کے جو تصووات ہیں کنسپشنل ہیں - اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک انکریڈینٹ فیگر بناکر ایک گز تیار کر کے زمین تقسیم کیجائے - اس کا مقصد یہ نہیں کہ سارا مسئلہ اسی سے حل کیا جائیگا - سہولت کیلئے فیملی ہولڈنگ کا گز تیار

کیا گیا ھے - جسطرح کپڑا بنانے کیلئے گز بنایا جاتا ھے اور پھر کپڑا کاٹ لیا جاتا ھے - اس طرح ھولڈرس اور زرعی سماج کے مسئلہ کے حل کیلئے کہ کس کو کتنا اور کیسا ریزمپشن کا حق دینا چاھئے اس گز کا تعین کیا گیا ھے - اس گز کا تعین کرتے وقت یہ ڈیفینیشن کی گئی ھے کہ یہ جو گز ھوگا اس طرح ھوگا - جو بل پیش ھوا تھا جہاں تک میں سمجھتا ھوں اوسکے تین اجزاء تھے - ایک جز یہ تھا کہ فائیو ایر پلان میں یہ الفاظ صاف تھے جس میں کہا گیا تھا کہ

With such assistance as is customery in the local area concerned.

اس کا یہ مطلب نہیں لیا جاسکتا کہ

By any stretch of imagination

کوئی شخص بیٹھکر اپنے اپنے ادھیکار کی صراحت کرنے والا ھے - یہ ودھ سچ اسسٹنس کی تعریف میں آجاتا ھے - پہلے جو ڈیفینیشن تھا فائیو ایر پلان میں اسکا یہ مقصد تھا کہ ھم کو گز بناتے وقت ایک اکچول کاشت کرنے والے یا خود کاشت کرنے والے کا معیار لینا چاھئے - جب کسی ایریا میں جاکر گز تیار کیا جائیگا تو اس ایریا کے ایسے شخص کو لینگے جس کی تعریف اسمیں بتلائی گئی ھے - اسکی بنیاد یہ ھے کہ جو شخص اپنے اراکین خاندان کے ساتھ ذاتی کاشت کرتا ھے اور پوری طرح زمین کی نگرانی کرتا ھے اوسکو لینگے - البتہ یہ صاف ھے کہ ایسا کوئی کاشتکار بجز چند ایریا کے جہاں عام طور پر کلچائی یا زراعتی اغراض کیلئے مدد کی ضرورت ھوتی ھے ویسے اراضیات کا لحاظ کرتے ھوئے ذاتی کاشت کرنے والے شخص کا معیار قرار دیا جائیگا - اس بنیاد کو ورک آوٹ کرنے کے لئے یہ کیا گیا ھے - فائیو ایر پلان میں اسکی جو تعریف کیگئی ھے اوسکا مقصد یہ سماج کا ڈولپمنٹ جو کیا جانا چاھئے وہ لینڈ لارڈ کی طرف سے نہ ھو بلکہ آھستہ آھستہ ٹرانسفارمیشن ھوجائے اور سماج ایسے لوگوں پر مشتمل ھوجائے جو خود محنت کرتے ھیں - اناج اگاتے ھیں اور اپنی زندگی بسر کرتے ھیں - یہ گویا ڈولپمنٹ ھونے والا اور یہ زرعی سماج کا تصور ھے - اسی لئے یہ بیسس لیگئی ھے - اسکے بعد جو جز لیا گیا ھے وہ ورک یونٹ یا پلو یونٹ ھے - اسمیں دو طریقہ سے رکھا گیا ھے - ورک یونٹ آر پلویونٹ اسکا مقصد یہ ھے کہ ایک خاندان کا ایک شخص ایک بیل جوڑی کے ساتھ اپنے بچوں کے ساتھ محنت کر کے کاشت کرے - بعض جگہ پلویونٹ کو لیا جائیگا اور بعض جگہ ورک یونٹ کو لیا جائیگا - ورک یونٹ یہ ھے کہ محنت کر کے اور اسکے کاروبار کر کے اپنی زندگی بسر کرے - دوسری چیز یہ ھے اور یہ آبجکٹیو فیکٹر ھے - (۸۰۰) کی نٹ انکم رکھی گئی ھے - اس کا خاص تصور میں سمجھنے سے قاصر ھوں - اسٹیٹسٹکس بتا کر یہ کہنے کی کوشش کیگئی ھے وھاں (۰۰)

پرسنٹ وهاں ۴۰ پرسنٹ ھے وغیرہ - یہاں نٹ انکم سے مراد یہ ھوگی کہ وقتاً فوقتاً جو اسسٹنٹس یا مدد لیجاتی ھے اوسکا خرچہ وضعات جانے کے بعد جو آمدنی ھوگی وہ نٹ انکم ھوگی - اسٹیٹسٹکس نکالتے وقت اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا کہ کسی شخص کی کتنی محنت خرچ ھوتی ھے ضروری خرچہ نکالتے وقت گھر اور باھر کے تمام لیبر انکلوڈنگ فیملی لیبر بتایا جاتا ھے کہ اسکی اتنی کاشت ھے - اسلئے جو اسٹیٹسٹکس بتلائے گئے ھیں وہ کسی طرح موزوں نہیں ھیں - (۸۰۰) کی انکم کے متعلق تو مجھے اعتراض نہیں لیکن یہ بھی عرض کرنا چاھتا ھوں کہ پرسنل کلٹیویشن ودھ سچ اسسٹنٹس کے الفاظ جب ھم کوٹ کرتے ھیں اسکا منشاء یہ ھوتا ھے کہ جب ھم کسی ایریا میں اگزامن کے لئے جائینگے تو ذاتی کاشت کرنے والوں کے خرچہ کو ورک آؤٹ کر کے ایک گز قائم کرینگے - ایسا ھمارا خیال تھا - پرسنل کلٹیویشن اور اسسٹنس کی جو تعبیر ھم نے کی وہ ایک معقول تعبیر تھی - ھوسکتا ھے اسکے متعلق اختلاف رائے ھو - ساتھ ساتھ (۸۰۰) کی انکم اتنی ڈیفینیٹ نہیں - اسکی وجہ سے مارجن مل سکتا ھے اسلئے ایکریج کی لمٹ ھونا چاھئے - یہاں تین چار آبجکٹیو فیکٹر ھوگئے ھیں - اس چوکھٹے کے اندر لینڈ کمیشن ضروری مارجن کے ساتھ وہ کرسکتا ھے - اس کے لئے پراویزو رکھکر اسکو نہایت ڈیفینیٹ طریقہ پر حل کیا جاسکتا ھے - جب سلکٹ کمیٹی میں اس بل کو لایا گیا تھا تو ھم نے سجھاؤ رکھا تھا - لیکن جس ڈنڈے کو ھم نے پیش کیا اوسی ڈنڈے سے ھم کو پیٹا گیا - ایکریج کی بیسس کا نام لیکر ھم کو بری طرح پیٹا گیا - اور فیملی ھولڈنگ کی پوری بیسس ختم کردیگئی - فائیو ایر پلان کے چوکھٹے سے اسکو نکال دیا گیا اسکی جڑیں کھوکھلی کردی گئیں - اگر (۸۰۰) کی انکم کے لئے ساڑھے چار گنا یا چار گنا رکھا جائے تو ٹوٹل دیکھنے کے بعد معلوم ھوگا کہ اس میں فرق پڑجائیگا - اس کے لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ چونکہ بمبئی میں (۵۰) پرسنٹ ھے اسلئے یہی معیار رکھنا چاھئے - سلکٹ کمیٹی میں جو ڈیفینیشن پیش کیگئی تھی اسکی وجہ سے فرق ھوجائیگا - ساڑھے چار گنا یا چار گنا کی وجہ سے جو اضافہ ھونے والا ھے اوس پر میں بحث کرونگا - جیسا کہ ھم نے تعبیر کی تھی اور میں سمجھتا ھوں کہ وہ تعبیر صحیح ھے ایسا شخص جو ذاتی کاشت کرتا ھے - اور تلنگانہ کی حد تک تو میں یقینی طور پر کہہ سکتا ھوں اور جیسا کہ کسان سبھا نے ورک آؤٹ کیا جو ذاتی محنت کرتا ھے (یہاں رچ پیزنٹ کا سوال نہیں ھے) ایسے شخص کی حد تک جو دو ناگر سے یا ایک ناگر سے زراعت کرتا ھے اسکا اسسٹنس کا جو خرچہ ھوتا ھے وہ کس قدر ھوتا ھے ورک آؤٹ کیا گیا تو معلوم ھوا کہ زیادہ سے زیادہ مارجن (۲۵) پرسنٹ سے نہیں بڑھتا - تو وہ تصور لیں تو ایسی صورت میں کیا ھوگا - اس تعریف کی رو سے گراس انکم ھونے والی ھے (۱۶۰۰) ھوگی - اگر (۲۵) پرسنٹ نکالدیا جائے تو (۸۰۰) کی نٹ انکم بچتی ھے لیکن یہاں ایسے رقبہ کیلئے گراس انکم پر (۵۰) پرسنٹ لازمی خرچہ عائد کردیا گیا ھے -

(۵۰) پرسنٹ اکسپنڈیچر لازماً الاؤکئے گئے ہیں ساتھ ساتھ ورک یونٹ اور پلو یونٹ بھی نکال دیا گیا ۔ اس میں ورک آؤٹ کیا جائے تو گراس انکم (۱۶۰۰) کی ہوگی اسکا (۵۰) پرسنٹ (۸۰۰) ہوگا اور نٹ انکم (۸۰۰) ہوگی ۔ ایسا رقبہ جو(۱۰۶۶) کی انکم دینے والا ہے (۱۶۰۰) انکم لگئی جائیگی تو حساب کرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ گز میں اضافہ ہوگا ۔ گراس انکم کا اس رقبہ کے تعلق سے مقابلہ کریں تو گز میں اضافہ ہونے والا ہے ۔ میں صاف عرض کرونگا کہ یہ گز اس مقصد کے لئے استعمال ہونے والا نہیں ہے ۔ دوسرے مقصد کے لئے استعمال ہونے والا ہے ۔ (۵۰) پرسنٹ خرچہ کی بیسس کو لیکر گراس انکم کے لئے رقبہ کا جو تعین ہوگا اور ساڑھے چارگنا آپ جو کہتے ہیں وہ اوس میں اور (۲۶۰۰۰) کا جو دوسرا رقبہ ہوگا اس میں اسی قدر اضافہ ہوگا ۔ ہم نے سلکٹ کمیٹی سے توقع کی تھی کہ جب وہاں بل جائیگا تو اس میں تبدیلی ہوگی ۔ یہ گز بڑھیگا ۔ ہم پہلے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ کلکٹروں کے پاس مراسلے بھیجے جارہے ہیں انہیں ہر قسم کی سہولت دیجارہی ہے کہ وہ جلد سے جلد زمین تقسیم کردیں چاہے وہ بالغوں کے نام پر ہو یا نابالغوں کے نام پر ہو ۔ اس سے قانون کا جو تصور تھا وہ باقی نہیں رہتا ۔ اسطرح زمین دیجارہی ہے کہ تو اتنے ایکر لے لے ۔ تو اتنے لے لے ۔ چیف منسٹر صاحب نے کل ہی کہا ہے کہ کوئی رقبہ ملنے والا نہیں ہے ۔ یہ چیز ہمیں اب معلوم ہوئی ہے ۔ یہ انکی کیالکولیٹیڈ چیز تھی ۔ اس لحاظ سے اگر ہم یہ کہیں کہ ٹیننٹس کو ایوکٹ کرنے کیلئے یہ قانون لایا جارہا ہے تو بیجا نہوگا ۔ اگر اس معیار سے ناپ کر زمین چھوڑنے کا سوال ہے تو ہولڈر کو زمین نہیں مل سکتی اسلئے کہ اس میں اتنے " اگر اور مگر " اور " بشرطیکہ " موجود ہیں کہ اس گز سے زمین مل نہیں سکتی ۔ فیملی ہولڈنگ کے تحت تو بیدخل کرنے کا اختیار ہے ہی اسلئے موجودہ حالت میں زمین ملنا تو کجا جو زمین اب انکے پاس ہے اسی کے لالے پڑگئے ہیں ۔ خوف یہ ہے کہ وہ زمین بھی کہیں چلی نہ جائے ۔ اسکو جسٹیفائی کس بناء پر کیا جارہا ہے مڈل کلاس لینڈ ہولڈرس ہیں ۔ لینڈ ہولڈر نہ کہنا چاہئے کیونکہ وہ لفظ بہت برا ہے ۔ انکے دو ڈھائی تین فیملی ہولڈنگ ہوسکتے ہیں ۔ دفعہ ۳۸ کے تحت اپنا رقبہ رکھتے ہوئے لازماً دو تین فیملی ہولڈنگ تک ہونا چاہئے ۔ اسکے بعد ہی وہ ایڈیل کاشتکار ہوسکتے ہیں ۔ چاہے زمین سے انکا تعلق ہو یا نہو ۔ یہ تو ایک خیال ہے کہ تین فیملی ہولڈنگ ہونا چاہئے ۔ اسی کو ہم ایڈیل بنائیں ۔ چاہے اسکے بعد دفعہ ۷ کے تحت کتنے ہی نئے قولدار کریٹ ہوں ۔ چاہے وہ ہزار برس تک کاشت کرتے رہے ہوں لیکن مجال ہے کہ انہیں کوئی حق ملے ۔ اس کلاز کے ساتھ کیا تقدس ہے میں نہیں سمجھا ۔ کسی مسئلہ کو ویکیوم میں حل نہیں کیا جاسکتا ۔ مسئلہ کا تعلق سماج سے ہوتا ہے ۔ اس رقبہ سے ہوتا ہے جسکا لوگوں سے تعلق ہے اس سے اگر زیادہ کم ہو تو جو کرتا ہے اسکو کرنے دیجئے ۔ لیکن اب زمیندار جہاں ٹکے ہوئے ہیں شائد اسی کو مڈل کلاس ہولڈر کے نام پر

پروپرائٹری لینڈ لارڈ ایزم سے برقرار رکھا جا رہا ہے۔ اگر اتفاق سے کوئی زمیندار ایک سال دو سال یا تین سال کیلئے دے تو یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے لیکن جیسی گنجائش یہاں رکھی گئی ہے وہ میری سمجھ سے باہر ہے ۔ جہاں تک دفعہ ے کا تعلق ہے وہ مڈل اونرس کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ زمین قول پر دیتے رہیں اور لیتے رہیں۔ ہولڈر چاہے ایک ہزار برس تک اس پر کام کرے لیکن اسکا کوئی حق پیدا نہیں ہوتا ۔ اس لحاظ سے یہ پراویژن ایسا ہے جس سے قولدار کو کوئی حق نہیں پہنچتا ۔ تین فیملی ہولڈنگ سے اوپر زمین لیکر ادھار کررہے ہیں تو یہ بھی صحیح نہیں ۔ یہاں ایک پرائیویٹ لینڈ لارڈ ایزم ہے اور دوسرا اسٹیٹ لینڈ لارڈ ایزم ہے ۔ اسٹیٹ لینڈ لارڈ ایزم کی صورت میں یہ ہوگا کہ خود اسٹیٹ اسکا انتظام کر کے دیگا ۔ لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اسٹیٹ اپنے انتظام میں لیتے ہی تمام برائیاں ختم ہوجاتی ہیں ۔ آج مواضعات میں کیا حالت ہے وہاں انکی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں ۔ پہلے زمانہ میں لوگ خوشی سے قول پر نہیں دیتے تھے بلکہ محنت نہ کرسکنے یا کسی اور وجوہات کی بناء پر قول پر زمین دیجاتی تھی ۔ موجودہ زمانہ میں جو اجیٹیشن ہے اسکی وجہ سے قول پر لینا بھی مشکل امر ہوگیا ہے ۔ لیکن گورنمنٹ نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ آپ کیوں مشکل میں پھنستے ہیں اسکا انتظام ہم کردیتے ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ تو پریولیجڈ پوزیشن ہوگیا ہے کیونکہ ایبسنٹی لینڈ لارڈ ایزم گورنمنٹ کے تحت ہے اور جیسا کہ میں نے کہا اس سے لینڈ ہولڈر کا کوئی حق پیدا نہیں ہوتا ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ تین فیملی ہولڈنگس میں سے " اٹ آل کاسٹس " ایک انچ زمین بھی نہیں مل سکتی۔ اس انتظام سے زمیندار جا کر تو مزے میں حیدرآباد میں رہیگا اور قولدار زمین پر جھک مارتا رہیگا ۔ آپکا یہ تقدس ۔ یہ ڈاگما ۔ یہ ضد میری سمجھ میں نہیں آئی ۔ میں اسکو کسی صورت میں بھی نہیں سمجھ سکا ۔ بدلے ہوئے سماج اور بدلتے ہوئے حالات میں یہ ڈاگما ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتا اس پر ہمیں دوسرے کنسپشنس سے بھی غور کرنا ہوگا ۔

The bell was rung

اسکے بعد اسسمنٹ کے تعلق سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں پراویژن یہ ہے کہ اسکے لئے ایک ایریا کمیشن بنیگا ۔ ایک لینڈ کمیشن بنیگا ۔ یہ ہوگا اور وہ ہوگا ۔ کمیشن کیا کریگا وہ کتنا گوئنس ایریا زمیں جائیگا ۔ اس فارمولا کی بیسس کیا ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہی کریگا کہ وہاں کے چندلوگوں سے پوچھکر سیلنگ مقرر کریگا ۔ اس سے بڑھکر انکے پاس کوئی مواد نہ ہوگا ۔ وہ دس موضعات کےلئے مواد حاصل کرنے کے بعد یہ کہینگے کہ دیکھو راج ریڈی فیملی ہولڈنگ کیلئے چلکہ اتنے ایکر ۔ یک فصلہ اتنے ایکر ۔ بلاک کاٹن سوائل اتنے ایکر ۔ فلاں زمین اتنی اور فلاں زمین اتنی ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس فارمولا کے تحت جتنے لوگ ہونگے ان میں

سے کس کی کتنی زمین ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی دوران میں پٹیل پٹواری اس فارمولا کے تحت تختے بھی تیار کرینگے کہ فلاں کی اتنی زمین اور فلاں کی اتنی زمین ۔ یہ تیری ہے تو لے لے ۔ اور یہ اسکی ہے وہ لے لے ۔ بہرحال وہ تختے تیار ہوجائینگے ۔ دفعہ ۷ کے تحت قول پر بھی دے سکتے ہیں دفعہ ۳۸ کے تحت فیملی ہولڈنگ کیلئے لے بھی سکتے ہیں ۔ دفعہ ۴۴ کے تحت ریزمپشن بھی کرسکتے ہیں ۔ اور کسی کے مرنے کی وجہ سے زمین وراثت میں بھی مل سکتی ہے ۔ اب کسی رجسٹر کو دیکھکر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کس شخص کی کتنی زمین ہے ۔ جب ان ہی بنیادوں پر رزمپشن کیلئے درخواستیں پیش ہونگی اور ظاہر ہے کہ کافی درخواستیں اور مقدمات پیش ہونگے تو تحصیلدار اسکی جانچ کیسے کریگا ۔ آیا وہ حلفی بیان پر ہی اکتفا کرینگے یا پھر کسی کمشنر کو بھیجکر اس کی دریافت کرائینگے ۔ اس لحاظ سے ہر کیس میں ہر صورت میں کس کی کتنی فیملی ہولڈنگ ہے یہ طے کرنا پڑیگا ۔ اس وجہ سے میرے خیال میں یہ پوری بیسس بھی ارراشنل ہوگی ۔ آئڈیل تو یہ بنایا گیا ہے کہ اتنی انکم ہونا چاہئے ۔ گراس انکم اتنی ہونا چاہئے ۔ پیک بڑھتی گھٹتی ہے ۔ ایک گنٹے میں اتنی پیداوار ہوتی ہے توکیا سب کا اوسط اسٹرائک کرینگے ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ ان انتظامات سے بہت پیچیدگیاں ہونگی اور لوگوں کو طرح طرح سے دقتیں پیش آئینگی ۔ اسکے علاوہ اس سے جو رقبہ ہمارے سامنے آنا چاہئے وہ نہیں آتا ۔ میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ جب ہم اسسمنٹ کا تعلق کرتے ہیں تو پرت بندی کے لحاظ سے کرتے ہیں ۔ کتنی ایک روپیہ والی ۔ کتنی دیڑھ اور دو روپیہ والی زمین ہے یہ معلوم ہوتا ہے اسسمنٹ کا بالکل صحیح معیار ہے ۔ بندوبست کے لحاظ سے اب یہ دیکھنا پڑیگا کہ اس میں جاگیری علاقے بھی آگئے ہیں یا کیا ۔ لیکن جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو اسکے حل کے بھی مختلف طریقے خود بخود نکل آتے ہیں یہاں سوال یہ ہے کہ ساڑھے چار سو گنا ہی آپ چھوڑنے والے ہیں باقی زمین کیلئے ہی ناپنا پڑیگا ۔ فرض کیجئے کہ دیڑھ سو روپیہ مالگزاری اس زمین کی آتی ہے جو اسکے پوزشن میں ہے ۔ یہ زمینات انکے آبا واجداد کے زمانے سے چلی آرہی ہیں ۔ اگر اس میں سے اتنے روپیہ مالگزاری کی زمین وہ چن لے اور اسکی زمین اچھی ہوتو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ انکو اچھی زمین ملی ہے اور مجھے خراب ۔ سرکار کسی کو زمین نہیں دے رہی ہے ۔ اگر کسی کو اچھی زمین ملی ہے تو وہ انکی پچھلی محنت کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اپنی زمین اچھی کی تھی ۔ اس لحاظ سے ڈس سٹیسفیاکشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ سوال پیاریٹی کا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس سے ایک بہت بڑا طبقہ حکومت کے خلاف یا اس قانون کے خلاف بغاوت کریگا ۔ دوسری ریاستوں میں بھی ۱۲۵ روپیہ مالگزاری کی زمین تک یہ چیز طے کیگئی ہے ۔

اب رہا فیملی ہولڈنگ کا سوال ۔ فیملی ہولڈنگ تین رہینگے ۔ یہاں کسی بٹوارے کا سوال نہیں ہے اور نہ کسی کو فائدہ اور کسی کو نقصان پہنچانے کا سوال ہے ۔ ہمیں یہ

*دیکھنا ہے کہ آیا یہ شرط سب پر لاگو ہورہی ہے یا نہیں یا کسی کو زیادہ فائدہ پہنچ رہا ہے - اسکے باوجود بھی اسمیں دو تین سہولتیں ہیں - ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ حکومت کا کیا ایڈیل ہے بلکہ ہمیں اسکے نتیجہ سے بحث ہے - عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب ہم تیس کروڑ کا بجٹ بناتے ہیں تو وہاں ایک لاکھ روپیہ کا بھی حساب نہیں ہوتا لیکن اگر ۵۰ روپیہ کا بجٹ بنائیں تو وہاں پیسوں کا بھی حساب لگانا پڑتا ہے - اس لحاظ سے بھی اس مسئلہ کو کچھ اونچے درجہ پر حل کرنا پڑیگا - اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے ہمیں یہ دیکھنا پڑیگا کہ اڈمنسٹریشن کے نقطہ نظر سے - کمی خرچہ کے نقطہ نظر سے اور لوگوں کو جلد سے جلد فائدہ ملنے کے نقطہ نظر سے کسطرح حل کرسکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس اسی کو ترجیح دینگے - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

శ్రీమతి లక్ష్మీబాయి : (ఫాన్స్వాడా)

సభాపతీ—

ఈ భూసమస్యలయొక్క విషయమై దాదాపు సంవత్సరమున్నరనుంచి.....

(कुछ आवाजें:—हिंदी में बोलिये) मैं हिंदी में अच्छी तरह से नहीं बोल सकती हूँ। लेकिन आप कहते हैं तो मैं बोलती हूं।

तकरीबन अेक साल से हम लोग जिस बिल के बारे में सोच विचार कर रहे हैं। अेक चित्र *तैयार करने की हम कोशिश कर रहे हैं। पहले जब यह चित्र हमारे सामने आया तो हम लोगों ने कहा कि अभी यह ठीक नहीं हुआ है, जिसको सिलेक्ट कमेटी (Silect Commtte) की तरफ भेज देना चाहिये। सब ने कहा कि हम १७२ सदस्य यहां बैठकर जिस चित्र को पूरा नहीं कर सकते, जो चित्रकला जानते हैं जो कानून को जानते हैं, अुनके पास जिसको देना चाहिये। जिसलिये जिसको सिलेक्ट कमेटी में भेजा गया। सिलेक्ट कमेटी की घूपकाले में तकरीबन ५० सिटिंग्ज हुअी। और अुसमें जिसको अेक बेहतरीन रूप देकर सिलेक्ट कमेटी ने यह चित्र हमारे सामने रखा। जिसके लिये मैं चीफ मिनिस्टर साहब को, अुनके कॅबिनेट को और सिलेक्ट कमेटी के मेंबरान को मुबारिकबाद देती हूं। स्पिकर सर, हिंदी में बोलने से अपने भावों को अच्छी तरह से प्रगट नहीं कर राक रही हूं। अगर आप तेलुगु मे बोलो की अिजाजत दे तो मैं तेलगु में बोल चाहती हूं। यह भूसमस्या अेक बहुत बडी चीज है। जिसके सिलसिले में हम सब को मिल कर अेक रास्ता निकालने की कोशीश करनी चाहिये। मैंने बहुत सी तकरीरें अब तक सुनी हैं। हमारे भाअी जिन्होने कानून बनाया है वे कानून बनाने के माहिर हैं, लेकिन जिसके अमल में लाने में बहुत सी दिक्कतें पैदा होंगी अैसा मेरा खयाल है। कुछ दिन पहले नलगुंडा जाते वक्त यहां से करीब ५० मील दूरी की पर मोटर की कुछ खराबी के कारण मुझे ठहरना पडा। मैंने आसपास के पचीस तीस किसानों को अिकठ्ठा किया और अुनसे बातचीत की। अुनमें कुछ लोग थोडा बहुत पढेलिखे भी थे। अुन्होंने मुझ से पूछा कि

"असेंब्ली में बैठकर आप लोग क्या करते हैं"। मैंने बताया कि फलां फलां चीजें आपके लिये की जा रही है ओर लैंड टेनन्सी मे बिल भी लाया जारहा है। अुनमें अेक भाअी पचीस साल की अुमर के थे, जिनके हैदराबाद मे बहुत से धंदे हैं। अुन्होंनें कहा कि "क्या आपकी असेंब्ली में कोअी नागर चलानेवाला भी है? मैंने कहा कि हां अैसे लोग भी होंगे लेकिन बहुत कम"। जब हम लोग कोअी कानून बनाते हैं तो वह बनाते वक्त यह देखना चाहिये कि प्रॅक्टीकली (Practically) वह ठीक तरह से बनाया गया है या नहीं। आठ सौ रुपये का फॅमिली होल्डिंग (Family holding) यहा रखा गया है। हैदराबाद में आपके चपरासी को सब से कम तनख्वाह दी जाती है। लेकिन वह भी ४०–५० रूपये महाने से कम नहीं होती। अुसके लिये तनख्वाह पूरी नहीं होती। तो अेक किसान को फॅमिली के लिये सालाना आठ सौ रुपये किस तरह पूरे हो सकते हैं यह सोचने की बात है। मैं अनुभव से यह कहती हूं कि अेक किसान की पत्नि के लिये सालभर के लिये तीन साडियां और पांच चोलियां चाहिये जिसके लिये कम से कम पचास रुपये की जरूरत होगी।किसान के लिये ४ कुर्ते, दो धोतियां औलाक हो हाथ रुमाल चाहिये अुसके लिये करीब २५ रुपये की जरूरत है। तीन बच्चे होंगे तो अुस कुटुंब के लिये सगलाना १५० रुपये सिर्फ कपडेका खर्च होगा। किसान रातदिन खेती करता है, अुसको अिधर अुधर जाने के लिये सालाना कमसे कम २५ रुपये तो चाहिये। और दवा के लिये कम से कम १५ रुपये चाहिये। अिन सब का विचार किया जाय अिसके सिवा हर महिने के घरका खर्च के लिये रुपये चाहिये तो आठ सौ रुपये बस नहीं होते। अेक चपरासी को आप सालाना कम से कम ६०० रुपये देते हैं। और अुसको हर मास बराबर तनख्वाह मिलती रहती है। यह अगर आपका कम से कम मानदंड है तो किसान के लिये ८०० रु. कैसे बस हो सकते हैं; किसान को रात दिन कष्ट करना पडता है। फिर भी अुसका धंधा अैसा है जो अुसके हाथ में सर्वथा नहीं है। अगर शहर में कोअी आदमी घर बनाता है तो अुसको किराया मिलता है। कोअी तरकारी भी बेचता है तो शाम तक कम से कम आठ आने कमा लेता है। लेकिन किसान की बात अैसी नहीं होती है। अुसका काम दस पांच रुपये से नहीं होता। अेक खेत अुगाने के लिये अुसे कम से कम तीन चार सौ रुपये की जरूरत पडती है। अिसके सिवा बारिश बराबर समय पर आनी चाहिये, यानी भगवान भरोसे सारा काम करना पडता है। सब ठीक हुआ तो फसल आयेगी और पैसा मिलेगा वरना अुसकी स्थिती अैसी होती है जैसे नदीनाम् सागरे गतिः। आज हमारे स्टेट में जमीनकी हालत भी कैसी है? वह अेक शराबी के औरत की तरह है जो मानवीय गुणवती होती है लेकिन दुबली, पतली, फीकी बीमार सी होती है। अुसे बच्चे होते हैं तो बीमार होते हैं और सारा घर अुजडा हुआ सा मालूम पडता है। वैसी ही हमारे हैदराबाद की जमीनकी हालत है। अिधर अेक सर्फेखास की जमीन तो अुधर जागीरदार की जमीन, और अुसमें पत्थर और मिट्टी के सिवा और कुछ नहीं है। आज हमारे अेक भाअी ने अपनी तकरीर में विनोबाजी का जिक्र किया। तीन साल में हमने करोडों रुपये अिसके लिये खर्च किये होंगे लेकिन अेक रत्तीभर भी जमीन हम बांट नहीं सके। हमने भीख मांग कर भूदान यज्ञ के लिये ७० हजार के करीब जमीन अिकट्ठा की। लेकिन हमारे यहां की जमीन अैसी है कि अगर किसी को पांच अेकड जमीन भी मुफ्त में दी

जाय तो भी वह अुसे काश्त करने के लिये तैयार नहीं होता। हैदराबाद के पास मेरी खुद की पांच अेकड जमीन है। अुस जमीन पर काश्त करने के लिये लोगों को बुलाया गया तो कोअी आने के लिये तैयार नहीं होना। सालाना चार पांच सौ रुपया खर्च करना पडता है, नांगर चलाना रहता है। तपस्या करनी पडती है तब कहीं फसल मिलती है। आप सब भाअियोंने सोचकर सिलेक्ट कमेटी में अिस बिल को, अिस चित्र को अेक रूप देने की कोशिश की है, लेकिन ८०० रु. फैमिली होल्डिग अेक किसान की फैमिली के लिये पर्याप्त नहीं होता। अेक साल फसल आअी तो दूसरे साल क्या होगा अुसके बारे में नहीं कहा जा सकता। हर साल अुसको खेती अुगाने के लिये कर्जा लेना पडता है, और अुसके लिये सूद भी देना पडता है आप कहते हैं कि यह फैमिली होल्डिंग बस होता है। स्पीकर सर, हिंदी मे बोलनेंसे मैं अपने भावोंको अच्छी तरह से प्रगट नहीं कर सक रहीं हूं। अगर आप तेलुगू में बोलने की अिजाजत दें तो मैं तेलुगूमे बोलना चाहती हूं।

मिस्टर स्पीकर:—आप तेलगुमे बोल सकती हैं।

ఇక తెలుగులో మాట్లాడెదను. వ్యవసాయమంటే "కృషి" "పని". వ్యవసాయమంటే మాటలు కాదు. వ్యవసాయమువల్ల రూ. ౮౦౦ వచ్చే ఆదాయము పెట్టారంటే, ఇది పెద్ద మార్పు. రూ. ౮౦౦ లతో బ్రతకటమంటే చాలా కష్టం. ఈ కానూన్‌లో ఆడవారు, అసమర్థులు ముసలివారుకూడా కౌలుకిచ్చి ౪ రెట్లు తీసుకోవచ్చునని చెప్పారు. నాకు ౧౦ ఎకరాలు చల్కా భూమి వున్నది. ౪ రెట్లు తీసుకోవచ్చునంటే; అనగా ౧౦ రూపాయలు వస్తు కడితే రు. ౪౦ వస్తాయన్నమాట. ఈ డబ్బుతో నేను, నా పిల్లలు, అందరం (నవ్వు) బ్రతాకాలంటే ఏ విధంగా సాధ్యమవుతుందో చెప్పండి. పెద్దవారు బుద్ధిమంతులు మీరంతా కలసి పెద్ద ప్రేమతో కానూన్ తయారు చేశారు. కాని వితంతువులు, అసమర్థులు, ముసలివారికి ౧౦ రెట్లు అని పెడితే బాగుండేది దీని విషయం ఎవరైనా ఆలోచించారా? ఒకరు అవునంటే, ఒకరు కాదంటారు. వితంతువులైన ఆడవారికి, పదిరెట్లని కానూన్ పెట్టవచ్చును. ప్రతివారికి జీవనం జరగాలని చెబుతారు. మరి వీళ్ళ విషయమై మీ హృదయంలో చోటులేదా? మీరు పెద్ద పెద్ద సమస్యలు పరిష్కారము చేస్తామని చెబుతారు. మీరు ఈ మాత్రం చేయగలిగితే ప్రజలు ఎక్కువ హర్షించేవారు.

అయితే నా పనని ఏమంటే ఈ కానూన్ రిజెక్టు చేసినామా? దీనిని మార్చుకోకూడదని అంటున్నామా? ఇప్పుడు బయటకు తేబడిన చిత్రం ఏ రూపు రేఖలతో వచ్చిందో దానిని అమలులో పెట్టి, రేఖలు బాగుండకపోతే మళ్ళీ దిద్దుకొనవచ్చును. అంతేగాని, దీనినిగురించి ఎందుకు భయపడాలి? ఈ కానూన్ విషయమై అందరు కలసికూర్చొని, ఇది బాగుండలేదు; అది బాగుండలేదు; అనకుండా విజ్ఞానవంతులు, బుద్ధిమంతులు కలసిచేసిన దానిని సమర్థించి మనమందరం ఆమోకరించి దానిని పాస్ చేయవలెనని కోరుచున్నాను. ఎవరో చెప్పారు. పంచాయితీబోర్డుకు టిక్కెట్ కావాలంటే ౫ అరకలు వ్యవసాయం చేసేవారికివ్వాలని, ఆ విధంగా డిస్ట్రిక్టుబోర్డు టిక్కెట్లుకు యిన్ని అరకలు వ్యవసాయం చేసేవారికి, అసెంబ్లీ సీటుకు ఇన్ని అరకలు వ్యవసాయం చేసేవారికి

టిక్కెట్టు ఇవ్వాలని అంతేగాని, ఉత్తగా పోయి కూర్చొని రు. 200 లు తీసుకొనేవారికి టిక్కెట్టు ఇవ్వకూడదు.

ఈ భూసమస్యను చర్చించేటప్పుడు, అందరూ కలసి, బుద్ధిమంతులు, పెద్దమనుష్యులు అందరూ దీనిని వప్పుకొని తొందరగా ప్యాస్‌చేసి అమలులో పెడ్తారని ఆశిస్తున్నాను.

چیف منسٹر(شری بی - رام کشن راؤ)- مسٹر اسپیکر سر - جس طرح کل طے ہوا تھا آج میرے جواب کے بعد اس جنرل ڈسکشن (General discussion) کو ہم ختم کرینگے - اسلئے اگر عالیجناب اجازت دیں تو میں اپنا جواب شروع کرتا ہوں -

میں نے کل سے یہاں حاضر رہکر کچھ مباحث خود سنے اور کچھ مباحث میرے دوست چیف وہپ (Chief whip) کے تیار کئے ہوئے نوٹس کے ذریعہ میرے علم میں آئے - اکثر مباحث ایسے ہیں جنکا میں بغیر انہیں سنے اندازہ کرسکتا تھا - اور بغیر سنے بھی میں انکا جواب دے سکتا تھا - اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں کوئی نئی بحث پیدا نہیں کیگئی ہے - اور وہی مباحث ہیں جنہیں اس بل کے مختلف اسٹیجس (stages) پر یہاں اور باہر دہرایا گیا ہے - اسلئے اگر میں اسمبلی سے کچھ دیر مباحث کے دوران میں باہر رہا تو جواب دینے میں مجھے کوئی دقت نہوگی - نوٹس دیکھنے کے بعد میں نے یہ محسوس نہیں کیا کہ یہ کوئی نئی بحث ہے جسکا مجھے جواب دینا ہے - اسلئے میں صرف اپائینٹس (Points) کی حد تک اپنے جواب کو محدود رکھتا ہوں - اگر میں ان سلوگنس (slogans) یا چیلنجس (Challanges) کا جواب دیتا بیٹھوں جنہیں بعض آنریبل ممبرس نے پیش کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر وہی غیر ضروری کام کرتا رہونگا جسکو انہوں نے کیا - خطابات دینے کی آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن (Hon'ble Leader of the Opposition) کو عادت ہوگئی ہے اور میں خطابات رسیو (Receive) کرنے کا عادی ہوچکا ہوں - اسیطرح ڈاگما (Dogma) یا سلوگنس کے کچھ لوگ عادی ہوچکے ہیں - اور میں انہیں سننے کا عادی ہوچکا ہوں - مجھے انکے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے - میں زیادہ تر فیکچول (Factual) جواب دیکر اپنی بحث کو ختم کرونگا -

کل کے مباحث میں میں نے دو چیزیں سنیں - اکثر ممبرس نے یہ کہا اور باہر بھی سنایا گیا کہ سلکٹ کمیٹی (Select Committee) سے جس طرح بل پاس ہوکر آیا ہے وہ اوریجنل بل (Original Bill) سے بھی بدتر ہوگیا ہے - دوسرا کریٹیسزم (Criticism) یہ کیا جاتا ہے کہ پلاننگ کمیشن (Planning Commission) کے رکمنڈیشن (Recommendation) کے خلاف کیا گیا ہے - تیسری چیز جو ان دونوں سے تعلق نہیں رکھتی جسکو چند آنریبل ممبرس نے کہا

ج—۲۲-۶

ہے وہ انکے خاص خاص نظریوں کی بناء پر ہے - جو آنریبل ممبر اپنے آپ کو کسانوں کا نمائندہ سمجھتے ھیں اور یہ تصور رکھتے ہوئے مباحث میں حصہ لئے ھیں کہ وہ کسانوں کے نمائندے ھیں میں انہیں بتاؤنگا کہ کیا انہوں نے ایسی بحث کی ہے کہ انہیں حقیقت میں کسانوں کا نمائندہ تصور کیا جائے ؟ کیا انہوں نے واقعی اپنے آپ کو کسانوں کا نمائندہ ثابت کیا ہے ؟ کسان کے کیا معنی ھیں ؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ کسان کے لفظ کو سمجھ لیں تو ساری غلط فہمی رفع ہوجائیگی - آج ہندوستان میں اور دوسرے مختلف ممالک میں زراعت کا جو پیشہ ہے اسکے مختلف مدارج ھیں - مختلف شعبے ھیں اور وہ شعبے اتنے مختلف ھیں کہ ایک دوسرے سے کوئی مماثلت نہیں رکھتے - جہاں رعیت واری سسٹم ہے وہاں کسان اسکو کہتے ھیں جسکے قبضہ میں ایک گنٹے سے لیکر ایک لاکھ ایکر زمین ہو - اسکو بھی کسان کہا جاتا ہے جسکے قبضہ میں ایک گنٹہ زمین ہے اور اسکو بھی کسان کہا جاتا ہے جسکے قبضہ میں سو ایکر زمین ہے اور اسکو بھی کسان ھی کہا جاتا ہے جسکے قبضہ میں ہزار دو ہزار چار ہزار ایکر زمین ہو - یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک گنٹہ زمین رکھنے والا تو کسان ہے لیکن ایک ہزار ایکر زمین رکھنے والا کسان نہیں ہے - جہاں جاگیرداری سسٹم ہے جو رعیت واری سسٹم سے جداگانہ ہے وہاں البتہ دوسرے رائیٹس (Rights) حاصل ھیں - لیکن جس شخص کو اکوپنسی رائیٹس (Occupancy Rights) حاصل ھیں وہ سب کے سب کسان ھی ھیں - جب ہم اپنے آپ کو کسان کا نمائندہ تصور کرتے ھیں تو ہم کو سارے کسانوں کی نمائندگی کرنی چاہئے چاہے وہ ایک گنٹہ کا کسان ہو یا ایک ہزار ایکڑ کا -(Laughter) اگر آنریبل ممبرس اس حقیقت پر ہنستے ھیں تو ہنسا کریں - انکے ذہنوں میں تو صرف اگریکلچرل لیبر ہے اور اسکو کسانوں کی ہمدردی کا نام دیا گیا ہے - وہ سمجھتے ھیں کہ وہ کسانوں کی ہمدردی کا چولا پہنکر آئے ھیں - لیکن انکا یہ خیال درست نہیں ہے - بلکہ کسان وہ ہے جو ہولڈر آف دی لینڈ (Holder of the land) ہو - اگر آپ کو ہمدردی کرنا ہے تو ہر ہولڈر آف دی لینڈ سے ہمدردی کیجئے - آپ ہر کسان کی ہمدردی کیجئے - اونکی نمائندگی کا فرض ... ھی ادا ہوگا - آپکی ہمدردی تو اس نقطہ نظر سے ہونی چاہئے - کلاس واری کسانوں کے تعلق سے خود کاشت کرنے والوں کی حد تک ھی غور نہ کیا جائے بلکہ اس نقطہ نظر کو کسی قدر وائیڈ (Wide) کیجئے - آپکے نقطہ نظر سے بھی یہاں کی آبادی میں ۶۸ فیصد آبادی غیر کسانوں کی ہے - جو لوگ اس ۶۸ فیصد آبادی میں شامل ھیں وہ بھی کسی نہ کسی طرح کسان کی تعریف میں آتے ھیں - انکا بھی تو خیال کرنا ضروری ہے - اگر آپ کسانوں کے حقیقی ہمدرد ھیں تو اس ۶۸ فیصد آبادی سے بھی آپکو کچھ نہ کچھ ہمدردی کرنی چاہئے - اگر آپ ان سب کی نمائندگی نہ کرتے ہوئے صرف ایک ھی حصہ کی نمائندگی کرنا چاہتے ھیں تو میں کہونگا

کہ آپ صحیح نمائندگی نہیں کررہے ہیں ۔ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے جس پر لائیٹ لی (Lightly) غور کیا جائے ۔ بہت سے اعتراضات کئے گئے ۔ کہا گیا کہ یہ لینڈ لارڈ بل (Landlord Bill) ہے ۔ زمینداروں کی بھلائی کیلئے لایا گیا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ ایسی باتیں میں سیکڑوں مرتبہ سن چکا ہوں ۔ خیر میں انکا جواب دینا تو نہیں چاہتا کیونکہ اسکا جواب دینا میں ویسٹ آف ٹائیم (Waste of time) سمجھتا ہوں ۔ ایسی چیزوں کا جواب دینا محض تضیع اوقات ہوگا ....

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی ۔ کیا اس قسم کے الفاظ پارلیمنٹری ہیں ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ میں نے کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا ہے جو غیر پارلیمانی ہو ۔ میں نے کہا ہے کہ ان باتوں کا جواب دینا تضیع اوقات ہے ۔ ویسٹ آف ٹائیم (Waste of time) ہے یہ کوئی ایسے الفاظ نہیں ہیں جنہیں غیر پارلیمانی کہا جائے ۔

گورنمنٹ کی نیت پر حملہ کرنا اور یہ کہنا کہ زمیندارانہ نظام قائم کرنے کی کوشش کیجارہی ہے وغیرہ وغیرہ اس قسم کی باتیں کرنا تو اپوزیشن کا شیوہ رہا ہے ۔ بار بار ہم پر زمیندار دوستی اور رجعت پسندی کے الزام لگائے جاتے ہیں ۔ حیدرآباد کی گورنمنٹ پر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ وہ ری ایکشنری (Reactionary) قانون لارہی ہے ۔ بہرحال میں کہاں تک دھراؤں ۔ جو الزامات لگائے جارہے ہیں وہ ممکن ہے آپکی دانست میں صحیح ہونگے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد ہندوستان کے اندر ہے یا علحدہ کوئی جزیرہ ہے ؟ کیا حیدرآباد آس پاس کے اسٹیٹس سے جداگانہ کوئی چیز ہے ؟ میں کہونگا کہ حیدرآباد کوئی جزیرہ نہیں ہے ۔ بلکہ آس پاس کے اسٹیٹس کی طرح سے وہ بھی ایک اسٹیٹ ہے ۔ ان تمام حالات پر غور کرنا چاہئے کہ اسکے اگریکلچرل کنڈیشنس (Agricultural conditions) دوسرے اسٹیٹس سے کسطرح جداگانہ ہوسکتے ہیں ۔ حیدرآباد کے اگریکلچرل کنڈیشنس پر آس پاس کے کنڈیشنس کا اثر پڑنا ضروری ہے ۔ ہمارے قریب صوبہ مدراس ہے بمبئی پراونس ہے ۔ مدھیہ پردیش ہے اور ذرا دور جائیں تو پیسو ہے ۔ ایسٹ پنجاب ہے ۔ ہماچل پردیش ہے ۔ میں نے ان سب کے تعلق سے ایک کمپاریٹیو ٹیبل (Comparative Table) آپکے فائدہ کیلئے تیار کیا ہے ۔ اسکو مکمل کرنے کے بعد ترجمہ کے ساتھ میں آپکے ملاحظہ میں پیش کرونگا ۔ اوس وقت آپکو معلوم ہوگا کہ ان پیا کٹس کی موجودگی میں حیدرآباد کی گورنمنٹ کو یہ سمجھنا کہ وہ ری ایکشنری (Reactionary) ہے کس حد تک حق بجانب ہے یا کس حد تک صحیح ہے ، کس منہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ زمیندارانہ نظام قائم کرنا چاہتی ہے ؟ اگر آپ کو دیکھنے کیلئے آنکھیں ہیں اور ان پر کسی قسم کی عینک نہیں چڑھی ہوئی ہے اور اگر آپکو سننے کیلئے کان ہیں اور

حقیقت پسندی کا جذبہ آپ میں کارفرما ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اسطرح کہنے کی جرات نہیں کریگا اور نہ ایسی جرأت کرسکتا ہے......

شری جی - راجہ رام - آپ اس طرح چیالنج پھینکنے کے عادی ہیں -

شری بی - رام کشن راؤ - جی ہاں معزز ارکان نے مختلف مواقع پر چیالنج (Challange) پھینک پھینک کر مجھے بھی اسکا عادی بنادیا ہے - کیا کروں ؟ صحبت کا اثر ہوھی جاتا ہے - لیڈر آف دی اپوزیشن کی وجہ سے مجھے بھی کچھ عادت ہوگئی ہے - میں یہ بتادینا چاھتا ہوں کہ حیدرآباد کی آج کی حکومت کوئی ایسی نہیں ہے کہ جو دل میں آیا اور جیسا سمجھ میں آیا ویسا قانون بنادیا - یہ کوئی فالتو قانون نہیں ہے - اس قانون کا مسودہ بناتے وقت کانگریسی نظریات کو پیش نظر رکھا گیا ہے - یہ مسودہ کانگریس اور پلاننگ کمیشن (Planning Commission) کی ہدایات کے عین مطابق ہے - ہوسکتا ہے کہ کہیں ہم سے کچھ غلطی ہوگئی ہو - یا یہ ہوسکتا ہے کہ ہم انکے ڈائرکشنس (Directions) سے کچھ آگے ہی بڑھگئے ہوں - میں آپکو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک ریزولیوشن (Resolution) سنانا چاھتا ہوں جو ہمارے اگریرین ریفارمس (Agrarian Reforms) اور اگریرین پالیسی (Agrarian Policy) کی بنیاد ہے - ان ڈائرکٹیو پرنسپلس (Directive principles) کو ھمیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے - اگر کوئی شخص ہم سے یہ امید رکھے کہ ہم ان ڈائرکٹیو پرنسپلس سے آگے بڑھکر حیدرآباد میں دودھ اور شہد کی ندیاں بہادینگے تو میں سمجھتا ہوں کہ انکی غلطی ہے - کانگریس نے کبھی یہ وعدہ نہیں کیا کہ وہ حیدرآباد میں دودھ اور شہد کی ندیاں بہادیگی - جب ہم نے ایسا وعدہ ہی نہیں کیا ہے تو اسکے پورا نہ کرنے پر ھمیں شرمندگی کیوں ہوگی ؟

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن یہ ہے -

"The future lines of advance in respect of the land problem were discussed by the Working Committee and they have given the following directions :

Congress slogan 'land to the tiller' should materialise as early as possible in all the States. All the tillers of land have to hold direct from the State, without the intervention of an intermediary. Logically this involves that all holders of land should cultivate their land personally, and no tenancies should be allowed in any form except as a provision for special cases, e.g. minors, widows, soldiers, small holders, etc. This

will then leave us only with the problem of disparities in land-holdings, large holders cultivating their land through hired labour remunerated in various forms including a share of the crop.

The working Committee further decided that it is necessary to reduce disparities in land holding as much as possible subject to the paramount consideration that production and rural employment are not adversely affected in the process, and with this object in view directed that the following steps should be taken:–

(*a*) Steps should be taken to bring immediatly under cultivation all cultivable waste, whether belonging to Government or private owners, and settle on them those who have not enough work in the rural areas, preferably on a co-operative basis. This category will include the landless and small holders of land in an order of preference.

(*b*) A ceiling should be placed immediately on all future acquisitions of land, including acquisition by inheritance, the surplus in the latter case being acquired on payment of suitable compensation.

(*c*) Such a ceiling may also be made to apply to existing holdings, wherever the need for such a measure is felt, and is found to be practicable. In such an event the level of the ceiling should be determined having regard to the productivity of land, and the economic and social conditions prevailing in each area. This means that the ceiling should not be so high as fails to make a fair impression on the problem of the landless and the small holder, nor so low as to affect such a large number of people, that it becomes politically undesirable to take such a step. The imposition of a ceiling is subject to the condition that no farms will be split up, if by doing so, production is likely to diminish to an appreciable extent over a long period, and no alternative method is available of making an effective use of the farm equipment.

یہ چند ڈائریکٹیوز تھے - اسکے بعد پلاننگ کمیشن نے جو طے کیا اوسکے الفاظ بھی سنادینا چاہتا ہوں - بہت سے آنریبل ممبرس اسکو پڑھ چکے ہونگے - لیکن میں یاد تازہ کرنا چاہتا ہوں - چابٹر (۱۲) میں یہ بتایا گیا ہے - اسکے دو آبجکٹیوز (Objectives) ہیں -

"Increase of agricultural production represents the highest priority in planning over the next few years."

This is one of the principles—increase of production.

The agricultural economy has to be diversified and brought to a much higher level of efficiency.

یہ دوسرا پرنسپل ھے - ان دونوں پرنسپلس کے اظہار کے بعد انہوں نے پیارا گراف (۳) میں یہ بتایا ھے کہ -

3. The achievement of these economic and social aims is as much a part of the purpose of the Five Year Plan as the fulfilment of targets in industry or transport or agriculture. While broad principles and directions of policy can be indicated, it is necessary to remember that the form and manner of their application and the adaptations to which they are subject will differ widely in different parts of the country. In the main, land policy has to be worked out in terms of local needs and conditions.

اسکے بعد ایک پیرا گراف اور سنا کر میں ان ڈائریکٹیوز کے سلسلہ کو ختم کرتا ھوں - سیلنگ (Ceiling) وغیرہ کے سلسلہ میں کیا کرنا چاھئے وہ میں پڑھکر سناتا ھوں -

It is some times suggested that the fair course would be to determine the maximum holding of land in terms of an average annual income. This would give an accurate measure of the change in the rural social structure which was sought to be brought about and would also ensure that widely different standards for reducing disparities in income were not adopted for the agricultural and non-agricultural sectors in the economic life of the country. There is force in these considerations. It has to be recognised however, that calculations of the amount of land given quality in any area which may be expected on an average to yield a specified income are subject to so much guess-work that without much more statistical information than is at present available, there are real difficulties in applying the criterion of average income. In actual land reform operations, as the work of resettlement of displaced persons on evacuee agricultural lands shows, there must be considerable flexibility in approach and considerations of theory apart, it becomes necessary to adopt those

criteria which will serve best against the background of the tenures and revenue arrangements peculiar to a State. Within a State, ofcourse, for its different regions, the same criteria have to be followed. As one method of determining a limit, which may often prove applicable in practical work and is here used by way of illustration, it may be useful to apply a rough and ready criterion such as, for instance, a multiple in terms of what may be regarded as a 'family • holding' in any given area. A family holding may be defined briefly as being equivalent, according to the local conditions and under the existing conditions of technique, either to a plough unit or to a work unit for a family of average size working with such assistance as is customary in agricultural operations. Another possible method of indicating a limit may be to propose an average level of money income which the permissible holding may be expected to yield. The limit which may be appropriate has to be determined by each State in the light of its own circumstances but, broadly speaking, following the recommendations of the Congress Agrarian Reforms Committee, about three times a family holding would appear to be a fair limit for an individual holding.

اسکے بعد ایک اور چیز پڑھکر سنادینا چاھتا ھوں ۔

Where land is managed directly by substantial owners and there are no tenants in occupation, public interest requires the acceptance of two broad principles:

(*i*) There should be an absolute limit to the amount of land which any individual may hold. This limit should be fixed by each State, having regard to its own agrarian history and its present problems. The census of land holding and cultivation which it is proposed to hold during 1953, will give the data relevant to this decision.

(*ii*) The cultivation and management of land held by an individual owner should conform to standards of efficiency to be determined by law.

It is suggested that each State should enact suitable land management legislation. Under this legislation standards of cultivation and management should be laid down. Specific obligations should be prescribed,

for instance, in respect of sale of surplus produce to the Government, production and sale of improved seed, wages and conditions of living and employment for agricultural workers, investment in farm improvements, etc. The legislation should also provide for suitable machinery for enforcing the various obligations. The legislation could be applied, in the first instance, to these holdings which exceed a limit to be prescribed which may be equal to or larger than the limit for resumption for personal cultivation, and future acquisition, depending upon the condition in a State.

اگر اور ڈائرکشنس میں پڑھکر سناؤں تو وقت اسی میں ختم ھوجائیگا اس لئے میں یہاں اسکو ختم کرتا ھوں ۔

ھمارے لیجسلیشن (Legislation) میں یہ کہا گیا ھے کہ

As the back ground so the prospect

اسکی بناء پر اور ھماری کانگریس اگریرین کمیٹی کی پالیسی کی بناء پر ورکنگ کمیٹی نے پلاننگ کمیشن کے ریکمنڈیشنس (Recommendations) لئے ھیں ۔ اس میں کہا گیا ھے کہ ان ری کمنڈیشنس کو اپنے اپنے اسٹیٹ کے اگریرین اکانمی (Agrarian economy) اور زرعی حالات کو نظرمیں رکھتے ھوئے اختیارکریں اور اسی نقطہ نظرسے اپنا اپنا لیجسلیشن تیارکریں ۔ میں آپ سے نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ ان ھی ڈائرکٹیوز اور اصولوں کے مدنظر ھم نے اس کو تیارکیا ھے ۔ اون اصولوں سے ھم نے کہیں بھی گریز نہیں کیا ۔ ھوسکتا ھے کہ بعض جگہ پر ایک آدھ ریکمنڈیشن حالات مقامی کے مدنظر پوری پوری قبول نہ کیگئی ھو ۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ بعض ریکمنڈیشنس جو پلاننگ کمیشن (Planning Commission) نے کئے تھے ھم اوس سے بھی آگے بڑھ گئے ھیں ۔ یہ موقتی حالات کے پیش نظرکیا گیا ۔ اس لئے یہ کرٹیسیزم (Criticism) درست نہیں کہ لینڈ لارڈس کی تائید کرنے کے لئے یہ کیا گیا ھے ۔ اسکو جانچنے کا کام پبلک کا ھے ۔ عوام کا ھے ۔ یہ کام اون لوگوں کا ھے جو غیر جانبدار نظریہ سے ان ڈائرکٹیوز اور ان اصولوں کے مدنظر اسکو جانچتے ھیں ۔ لیکن وہ لوگ جو خود اپنے ڈاگماز (Dogmas) کی پروا نہیں کرتے اور حکومت کو کہتے ھیں کہ وہ اپنے ڈاگماز چھوڑ کر نئے ڈاگماز پر چل رھی ھے ۔ اون کو اس کی جانچ کرنے کا حق نہیں ھے ۔ میں یہ چیز انہی کے کانشنس (Conscience) پر چھوڑ دیتا ھوں کہ وہ یہ دیکھیں کہ وہ کہاں تک اپنے ڈاگماز (Dogmas) پر چل رھے ھیں اور ھم کہاں تک اپنے ڈاگماز پر چل رھے ھیں ۔

اسکے بعد دوسرے بہت سے اعتراضات کئے گئے ھیں جن کا جواب دینا میں اس نوبت پر ضروری نہیں سمجھتا - جب اس ضمن میں ترمیمات پیش ھونگی اور ھر ایک ترمیم پر بحث ھوگی اور جب مجھے کسی پرٹیکیولر پائنٹ (Particular point) پر کہنے کا موقع ملیگا تب میں کہونگا - میں یہاں صرف ایک کمپاریٹیو اسٹیٹمنٹ (Comparative Statement) بتا نا چا ھتا ھوں جو ھم پریپیر (prepare) کررہے ھیں اور جسکے تفصیلات آپکے سامنے آئینگے - جب یہ تفصیلات ھاؤس کےسامنے آئینگے اور غیرجانبدارانہ نقطہ نظرسے اوسکو دیکھا جائیگا تو یقین ھوگا کہ حکومت کسی غلط راستے پر نہیں چل رھی ھے - یہ ھوسکتا ھے کہ چھوٹی موٹی ترمیمات مزید کلیریفیکیشن (Clarification) کے لئے ھوجائیں - لیکن مجموعی حیثیت سے سلکٹ کمیٹی (Select Committee) نے جو ترمیمات کئے ھیں انکی وجہ سے بہت سی خامیاں رفع ھوگئی ھیں - سلکٹ کمیٹی نے اپنی پوری صلاحیتوں کو صرف کرکے بقول اون کے اس " چتر " (चित्र) کو ، اس پکچرکو پورا کرنے کی کوشش کی - جہاں رنگ لگانے کی ضرورت تھی وھاں رنگ لگاکر اسکو پورا کیا گیا - جہاں بیک گراؤنڈ (Back-ground) قائم کرنا تھا وھاں بیک گراؤنڈ قائم کرکے اس پکچرکو مکمل بنانے کی کوشش کیگئی - کسی لیجسلیشن کے متعلق وہ ایک انسانی کوشش ھونے کی وجہ سے مکمل ھونے کا دعوی نہیں کیا جاسکتا - مجھے یہ بھی دعوی نہیں ھے کہ ھمارا قانون مکمل ھے یا اس میں کسی ترمیم کی ضرورت ھی باقی نہیں ھے - اگر کسی وقت ترمیم کی ضرورت پید ھوگی تو میں ترمیم کرنے کے لئے تیار رھونگا - مجھے اس امر کی شرمندگی نہیں ھوگی کہ میں نے غلطی کی ھے - اگر میں نے غلطی کی ھے تو اوسکو درست کرونگا - لیکن اپنی غلطی کو نباھنے کے لئے اوس پر اصرار نہیں کرونگا - مجھ میں فیناٹیسیزم (Fanaticism) کا ڈاگما (Dogma) نہیں ھے کہ غلطی کرکے بھی اس پر اڑا رھوں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ممکن ھےکہ فوراً ھی اس میں تبدیلی کی ضرورت پیش آئے -

شری بی - رام کشن راؤ - اگر کوئی ریزن ایبل (Reasonable) ترمیم آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن پیش کریں اور اگر وہ ریزن‌ایبل معلوم ھوگی تو اوسکے سویکار ( ) کرنے میں میں پیچھے نہیں ھٹونگا -

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) - سوامی رامانند تیرتھ کو آپ کے اس چتر سے اختلاف ھے -

شری بی - رام کشن راؤ - ممکن ھے میرےنظریہ میں اور سوامی رامانند تیرتھ کے نظریہ میں اختلاف ھو - وہ ایک آرگنائزیشن (Organisation) کے صدر ھیں

وہ اڈمنسٹریشن (Administration) کی لیمیٹیشنس (Limitations) سے آزاد ہیں ۔ اون کو خود قانون بنانے کی لیمیٹیشن نہیں ہے بلکہ وہ دوسروں سے قوانین بنواتے ہیں ۔ اس وجہ سے وہ اختلاف کرسکتے ہیں۔ لیکن مجھے آپ کے سامنے ایک ذمہ دار اڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے قابل عمل لیجسلیشن پیش کرنا ہے۔ جن ڈائرکٹیوز (Directives) کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ اون پر ہم عمل کرسکتے ہیں ان ہی کو میں قبول کرتا ہوں ۔ محض نظریات یا اصولوں کی بناء آئیڈیاسٹیکلی (Idealistically) غور نہیں کرسکتا ۔ میں ریلسٹک (Realistic) ہوں اور اسی حیثیت سے میں هاؤس سے اپیل کرونگا کہ وہ بھی اسی طرح سے دیکھیں ۔ میں سوامی رامانند تیرتھ کا پورا احترام کرتا ہوں ۔ میرے آئیڈیلس (Ideals) بھی وہی ہیں جو اون کے ہیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ صرف سنٹرل ورکنگ کمیٹی (Central Working Committee) کے ڈائرکٹیوز قبول کئے گئے ہیں یا حیدرآباد پردیش کانگریس کمیٹی کے ڈائرکٹیوز بھی قبول کئے گئے ہیں ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ پردیش کانگریس کمیٹی میں کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا اوسکے اظہار کی ضرورت میں محسوس نہیں کرتا ۔ حیدرآباد پردیش کانگریس کمیٹی نے اس کا تصفیہ نہیں کیا اور نہ پی ۔ پی ۔ سی نے کوئی آرڈر دیا ۔

فیملی ہولڈنگ (Family Holding) کی ڈیفینیشن پر اعتراض کیا گیا ہے ۔ اسکی جو تعریف کیگئی ہے اوسکے متعلق میں تفصیل سے آگے بحث کرونگا ۔ لیکن اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے کسی بھی پرانتھ کے قانون میں فیملی ہولڈنگ کی تعریف ان معنوں میں نہیں کیگئی جن معنوں میں پلاننگ کمیشن کے ڈائرکٹیوز ہیں ۔ بمبئی میں اکنامک ہولڈنگ (Economic holding) اور فیملی ہولڈنگ کی کوئی تعریف نہیں کیگئی ۔وہاں اگریکلچرل ہولڈنگ (Agricultural Holding) کے سلسلہ میں صاف صاف بتایا گیا ہے کہ (۱۶) ایکر کی زمین کو اگریکلچرل ہولڈنگ سمجھنا چاہئے ۔ البتہ بعض اغراض کیلئے (۵۰) ایکر بھی رکھے گئے ہیں ۔ لیکن اس طریقہ سے گز ناپ کر نہیں رکھا گیا ۔ اس واسطے بمبئی میں سیلنگ (Ceiling) نہیں ہے ۔ بمبئی ایکٹ سنہ ۴۸ع میں نافذ ہوا ۔ اسمیں ترمیم سنہ ۵۰ع میں ہوئی ۔ کوئی سیلنگ مقرر نہیں ہے ۔ اس لئے کوئی فیملی ہولڈنگ بھی مقرر نہیں ہوئی ۔ سوراشٹرا میں بھی اکنامک ہولڈنگ کی تعریف نہیں کیگئی ۔ بعض لوکل ایریاز (Local areas) کے لئے انہوں نے ۲۰ تا ۴۰ ایکر تک اکنامک ہولڈنگ رکھی ہے ۔ ہماچل پردیش میں بھی اکنامک ہولڈنگ اور فیملی ہولڈنگ کی کوئی تعریف نہیں کیگئی ۔ البتہ سیلنگ فکس (Fix) کیگئی ہے ۔ پیسو (Pepsu) میں پرسنل ایبل لمٹ

) Permissible limit (هلی ایریاز (Hilly areas) کے لئے
(۰۰) ایکر تا سو ایکر رکھی گئی - اکوپنسی ٹیننٹس (Occupancy Tenants)
کی حد تک پٹہ دار کو اس سے مستثنی کرتے ہوئے جو لمٹ لگائی گئی ہے وہ زمیندار وغیرہ
پر لگائی گئی ہے - پنجاب میں پرمس ایبل ایریا (Permissible Area) ڈیفینیٹ
(Definite) نہیں ہے - وہاں جو پرمس ایبل ایریا مقرر کیا ہے وہ ۳۰ اسٹانڈرڈ
ایکرس (Standard Acres) ہیں جو (٦٠) ایکرس سے زیادہ نہیں ہوتا
البتہ چند اغراض کیلئے مثلاً ڈسپلیسڈ پرسنس (Displaced persons)
وغیرہ کے لئے (۵۰) اسٹانڈرڈ ایکرس تک رکھا گیا ہے لیکن سیلنگ نہیں رکھی گئی - آج
حیدرآباد میں ہم نے فیملی ہولڈنگ کی بھی تعریف کی ہے - میں نے اسکو ابھی پڑھا
ہے - فیملی ہولڈنگ کو انکم (Income) کے ٹرمس (terms) میں
ڈیفائن (Define) کیا جاسکتا ہے - اسکو ایکر کے ٹرمس میں بھی ڈیفائن کرسکتے
ہیں - اسکو ایکریج پر بھی منظور کیا جاسکتا ہے - یا تو پھر ہمیں انکم (Income)
پر لمٹ (limit) رکھنا پڑیگا اسکے لئے ہم نے میژرنگ راڈ (measuring rod)
) آٹھ سو روپیہ مقرر کیا - اس سے کسی کو اختلاف نہ تھا - آنریبل ممبرس جو
ابھی ابھی بحث کررہے تھے انہوں نے بھی کہا کہ اس سے انہیں اختلاف نہ تھا کہ اسکو
ایکریج میں ایکویٹ (equate) کیا جائے یا لینڈ ریوینیو (land revenue)
میں ایکویٹ کیا جائے - اس سے اصول میں تو کوئی اختلاف نہیں رہتا - اسکے علاوہ اگر
ہم کوئی دوسرا انڈیکیشن (indication) دے سکتے ہیں تو دینگے - ہم نے
اسکا تمام تر تصفیہ لینڈ کمیشن (Land commission) پر ہی چھوڑا - ہر
ایک ایریا کیلئے کتنا ہونا چاہئے یہ بتانا مشکل ہے کیونکہ پلاننگ
کمیشن نے یہ کہا تھا کہ ہمارے پاس سفیشنٹ ڈیٹا (Sufficient Data) نہیں
ہے - اسکے لئے لینڈ کی صحیح مقدار معلوم کرنا بھی ضروری ہے - اسکے لئے اسٹاٹسٹکس
(Statistics) بھی ہونا چاہئے - یہ خیال پلاننگ کمیشن نے اپنے ڈائرکٹیو
(Directive) میں ظاہر کیا ہے - ان ہی کے ڈائرکٹیوز کے مطابق ہم نے کام
کیا - اسکے علاوہ بھی اس بات کی کافی کوشش کیگئی کہ جتنا مواد مل سکے فراہم کیا
جائے - ۸۰۰ کی اساس کو برقرار رکھا گیا - جیسا کہ میں نے کہا لینڈ کمیشن کو تھوڑا سا
بھی (بہت زیادہ نہیں) انڈیکیشن (Indication) دیا جائے تو مناسب ہے - اس
کو ہم نے ایکریج میں دینا ہی زیادہ مناسب سمجھا - کل بھی میں نے کہا کہ جو لوگ
لینڈ ریوینیو (Land revenue) کا انڈیکیشن دینا چاہتے تھے ان سے یہ کہا گیا کہ
لینڈ ریوینیو سٹلمنٹ (Land Revenue Settlement) کب ہوا - کن
حالات میں ہوا - اسکا بیاک گرونڈ (Background) تھا - اسکے کیا

اثرات پڑے اور اسٹیٹ کے کم ازکم آدھے حصہ تلنگانہ میں اسکے کیا اثرات مترتب ہونے والے تھے اس سے وہ بالکل ناواقف تھے۔ یا اگر واقف ہوں بھی تو انکا ڈاگما (Dogma) الگ ہے ۔ وہ اس ڈاگما سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ میرا ایمان ہے ۔ یہی میرا ایقان ہے ۔ اگر وہ چاہتے ہوں تو کوئی ایسا اکنامک پیٹرن (Economic Pattern) بنائیں جیسے ہم نے اپنے تجربہ کی بناء پر رکھا ہے ۔ جو کسان آج ایک معمولی دھوتی اور بنین پہنا ہوا ہے اگر اسکو لنگوٹی لگا نا چاہتے ہیں تو آپ برابر سیلنگ میں کمی کرسکتے ہیں ۔ اس پر ایک اعتراض ہوسکتا ہے۔ میں اسکا بھی جواب دے دیتا ہوں ۔ لیکن اگر آپ لنگوٹی والے کو دھوتی پہنا نا چاہتے ہیں تو آپکو نظریہ بدلنا چاہئے ۔ یہ کہا جائیگا کہ فیملی ہولڈنگ رہنے سے آپ کسی کو گیارینٹی تو نہیں دے رہے ہیں ۔ ہاں بالکل نہیں۔ یہاں دینے کا سوال نہیں ہے بلکہ لینے کا سوال ہے ۔ ساڑھے چار ہولڈنگس جسکے پاس ہیں وہ دھوتی پہن رہا ہے ۔ اگر آپ اس سے لینا چاہتے ہیں تو اسکے معنے یہ ہونگے کہ آپ اسکو لنگوٹی لگانا چاہتے ہیں ۔ تو اسٹیٹ کا اور آج جو لیجسلیٹرس (Legislators) یہاں ہیں انکا و نیز ایک ایڈیل سوسائیٹی (Ideal Society) جو لوگ بنانا چاہتے ہیں انکا یہ فرض ہوجاتا ہے کہ وہ ایک ایسا اکنامک پیٹرن بنائیں جیسا کہ ہم نے قائم کیا ہے ۔ اوس جانب کے بہت سے آنریبل ممبرس نے اسبارے میں کہا ہے ۔ انکا ایک الگ پیٹرن ہے ۔ انکے پاس ایک خاص میژرنگ راڈ (Measuring rod) ہے جو ہمارا نہیں ہوسکتا ۔ اس راڈ سے ہمارے قانون کو ناپنا چاہیں تو یہ نہیں ہوسکتا ۔ یہ بنیادی فرق ہے ۔ یہ فرق ازل سے ہے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیوں آپ بے سود ایسی کوشش کرتے ہیں ؟ ہمارا جو پرنسپل ہے ۔ ہمارا جو راڈ ہے اسکو لیکر سونچئیے تو اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا ۔ اس میں بال برابر کا بھی فرق نہوگا اور اگرہوگا بھی تو وہ نکل جائیگا ۔ آپ اپنے ڈاگما سے غورکرنا چاہیں تو یہ بے سود ہوگا ۔ آپ یہ غیرضروری اور بلا وجہ کی کوشش کیوں کرتے ہیں ؟

ڈیفینیشنس (Definitions) کی حد تک میں نے کہا ہے کہ کسی دوسرے اسٹیٹ میں فیملی ہولڈنگ یا سیلنگ کی تعریف کرنے کی کوشش نہیں کیگئی۔ بعض اسٹیٹس میں سیلنگ بالکل اڈھاک (Adhoc) طریقہ پر رکھی گئی ہے ۔ اس سے ہماری سیلنگ کتنی نزدیک آتی ہے یا کتنی دور جاتی ہے وہ میں بتلاؤنگا ۔

I may have to ask you for a little more time. I hope you will kindly give me at least 15 minutes more.

فیوچر ایکویزیشن (Future Acquisition) کیلئے بمبئی میں زمین خریدنے والے پر کوئی لمٹ (limit) نہیں رکھی گئی ہے ۔ انہوں نے نان اگریکلچرسٹ (Non-agriculturist) کو خریدنے کی اجازت نہیں دی ہے ۔ یہ سکشن

۳۰ میں ہے - انہوں نے نان اگریکلچرسٹ کی تعریف بھی نہیں کی ہے بلکہ اگریکلچرسٹ کی تعریف یہ کی ہے کہ جو پرسنلی کلٹیویٹ (Personally Cultivate) کرے - اب پرسنل کلٹیویشن کی تعریف ھوبھو لفظ بلفظ اس بل میں ہے - وھی تعریف ھم نے یہاں بھی کی ہے - پہلے بل میں یہ نہیں تھا - اسکے تعلق سے میں یہاں ایک چیز کہنا چاھتا ھوں میں نے ایک نیا فریز (Phrase) سنا ہے جو دنیا میں کہیں بھی رائج نہیں - وہ کہیں بھی کسی کتاب میں نہیں ملتا - آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کے ذھن سے یہ چیز نکلی ہے - اور اسکا ایکو (Echo) اسطرف سے بھی ھورھا ہے - وہ ہے " سپروائزری لینڈ لارڈ " (Supervisory landlord) - یہ رکگنائزڈ ٹرمینالوجی (Recognised Terminology) نہیں ہے - یہ ان رکگنائزڈ ٹرمینالوجی (Unrecognised Terminology) ہے - اگر کوئی شخص اپنی پوری زمین یا اسکا کچھ حصہ ھائرڈ لیبررس (Hired labourers) کے ذریعہ کراتا ہے تو اسکے لئے لفظ " سپرویژن " (Supervision) ہے -

'Under his personal supervision or supervision of one of his family members'

اب اس سپرویژن کو لیکر سپروائزری لینڈ لارڈ شپ کہتے ھیں تو یہ سپروائزری لینڈ لارڈ شپ بمبئی اسٹیٹ میں جاری رکھی گئی ہے - اسکو قانوناً جائز رکھا گیا ہے - یہاں میں آپکو یہ بتلانا چاھتا ھوں کہ بمبئی اور مدراس ان دو اسٹیٹس سے ھی ھم اپنے قانون کی مطابقت کرتے ھیں - یوپی - بہار - ھماچل پردیش - مدھیہ پردیش اور پیسو میں رعیت واری طریقہ جاری ہے -

Ryottwari system of Land Tenure.

سپروائزری کا لفظ نہیں ہے - مدراس میں رعیت واری سسٹم بھی ہے اور زمینداری سسٹم بھی ہے - حیدرآباد میں رعیت واری سسٹم ہے - جاگیرداری یہاں بھی تھی - دوسری جگہوں پر بھی زمینداری تھی - اودھ میں زمیندار کو تعلقدار کہتے ھیں - کہیں کوئی نام ہے اور کہیں کوئی اور نام - لیکن یہ سب طریقے رعیت واری ھی ھیں - مختلف جگہوں کے لحاظ سے مختلف قوانین بنائے گئے ھیں - حال حال میں دو تین مہینے پہلے کانگریس ورکنگ کمیٹی ریزولیوشن کے بعد انکے ھاں جاگیرداری سسٹم پر کوئی سیلنگ نہیں رکھی گئی ہے - انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے - ھمارے پاس جو جاگیرداری تھی اسکو جاگیرداری ایکٹ سے ختم کیا گیا - لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ھی عرض کیا ہے ھمارے پاس رعیت واری سسٹم ہے - ایک گنٹے سے لیکر ایک لاکھ ایکر زمین رکھنے والے تک سب اسی لینڈ ٹینیور سسٹم میں ھیں - انکی انکمس اور ھولڈنگس میں جو ڈسپاریٹی (Disparity) ہے اسکو کم کرنا ہے - ایک سسٹم سے دوسرے سسٹم میں انہیں لانا نہیں ہے - ھاؤس کو

یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ بیس ہزار ایکر زمین رکھنے والے کو بھی حق پٹہ اور حق ملکیت اتنا ہی ہے جتنا کہ ہمارے جاگیرداروں کی نسبت ہم نے طے کیا ہے - یہ لینڈ لارڈس تھے - زمین پر انکو آئندہ کے حقوق حاصل نہیں ہیں - یہی وجہ ہے کہ بمبئی میں گوسلو پالیسی (Go slow policy) پر چل رہے ہیں - ہم نے پٹہ داروں پر یہ سیلنگ (Ceiling) لگائی ہے - اسطرح جو لینڈ بچتی ہے وہ سرپلس (Surplus) ہوجاتی ہے - اس سلسلہ میں یہ بحث کیگئی اور یہ کہا گیا کہ چیف منسٹر نے کہا ہے کہ ایک گنٹھہ زمین بھی ملنے والی نہیں ہے - میں نے ایسا نہیں کہا - میں اس بحث کا جواب دے رہا تھا کہ اس چیز سے لینڈلس (Landless) لوگوں کو زمین ملنے والی نہیں ہے - میں نے یہ کہا ہے کہ لیجسلیشن اس مقصد سے نہیں کیا گیا ہے کہ لینڈلس لوگوں کو زمین دیجائے - ہمارے پاس جو اگریکلچرل کنڈیشنس ہیں وہ میں بتلارہا تھا - میں ابھی آپکو کچھ فیگرس بتلاؤنگا کہ ہمارا کیا اکسپکٹیشن (Expectation) ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا اندازہ قریب قریب ٹھیک ہوگا - میں نے کبھی بھی ایسا نہیں کہا کہ ہمارے نقطہ نظر سے اس سیلنگ اور ایسی فیملی ہولڈنگ (Family holding) کے ساتھ کم ازکم آٹھ دس لاکھ ایکر کے اندر زمین ملنے والی ہے - یہ زمین اس طریقے سے ملنے والی ہے جس طریقہ سے ہم کرنا چاہتے ہیں - سوراشٹرا کو لیجئے - وہاں کیا ہے -

No limit for future acquisition.

ہماچل پردیش میں ایک لمٹ رکھی گئی ہے - کیونکہ انہوں نے سیلنگ ۱۲۵ ایکر کی رکھی تھی - لیکن جب قانون پاس ہوا تو ۱۲۵ لینڈ ریوینیو کی لمٹ (Limit) آئندہ پرچیز (Purchase) کرنے کیلئے رکھی گئی - پیسو میں کوئی لمٹ نہیں ہے - پنجاب میں کوئی لمٹ نہیں ہے - حیدرآباد میں ہم نے تین فیملی ہولڈنگس کے اوپر لمٹ رکھی ہے - اس طریقہ پر سرپلس لینڈ (Surplus land) لینے اور تقسیم کرنے کے بارے میں بمبئی میں سوائے سکشن ٦٥ کے جو امپراپر کلٹیویشن (Improper cultivation) ہونے کے سلسلہ میں ہے کوئی دوسرا سکشن نہیں ہے - سوراشٹرا میں سرپلس لینڈ لینے کا کوئی پراویزو (Proviso) نہیں ہے - ہماچل پردیش میں ہمارے جیسی سیلنگ رکھتے ہوئے یہ کیا گیا ہے کہ اسکے اوپر کی لینڈ گورنمنٹ کو وسٹ (Vest) کیگئی ہے - پیپسو میں پرسنل کلٹیویشن (Personal cultivation) کی حدتک رکھا گیا ہے - سرپلس لینڈ کے بارے میں کوئی پراویزن (Provision) نہیں ہے - بجز حیدرآباد کے کسی اور اسٹیٹ میں سرپلس لینڈ (Surplus land) لیکر تقسیم کرنے کا پراویزن نہیں ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ہماچل پردیش میں کیا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - وهاں ۱۲۵ مالگزاری کی حد رکھی گئی هے - وهاں رعیت واری سسٹم نہیں هے - وهاں وهی سسٹم هے جو یو - پی - میں هے -

ازمپشن فار پرسنل کلٹیویشن (Assumption for personal cultivation) کے سلسله میں بمبئی میں صرف ۵۰ فیصد کی حد تک پرسنل کلٹیویشن کی اجازت دیگئی هے - انٹائیر هولڈنگ (Entire holding) سکسٹین (Sixteen) ایکر سے کم هوتو هاف هولڈنگ (Half holding) کی اجازت دیگئی هے - سوراشٹرا میں لینڈ کو کلاسیفائی (Classify) کیا گیا هے - (۸۰) ایکر سے زیاده زمین رکھنے والے - ایک سو ایکر سے زیاده رکھنے والے اور ۱۲۰ سے زیاده رکھنے والے - ایسے اقسام (Subject to limit of allotment for personal cultivation) بنائے گئے هیں - همارے پاس جس طرح رکھا گیا هے ویسا نہیں هے - پیپسو میں رزرویشن (Reservation) پرمیسیبل لمٹ (Permissible limit) تک رکھا گیا هے - هم نے تین فیملی هولڈنگ رکھا هے - پنجاب میں رزرویشن پرمیسیبل ایریا تک هے - حیدرآباد میں رزمپشن فارپرسنل کلٹیویشن (Resumption for personal cultivation) کی حد تھری فیملی هولڈنگ (Three family holding) رکھی گئی هے - اس سلسلے میں ایک امر کی صراحت کرلی هے - رزمپشن فار پرسنل کلٹیویشن اور سیلنگ کے سلسلے میں میں سمجھتا هوں که جانکاری نه رکھتے هوئے لیک آف انفرمیشن (lack of information) کی وجه سے ان انفارمڈ کرٹیسیزم (Uninformed criticism) کیا گیا هے - کہا گیا هے که سلکٹ کمیٹی (Select Committee) کی رپورٹ کے لحاظ سے چھ لاکھ ٹیننٹس بیدخل هونگے اور لارج اسکیل اوکشن (Large scale eviction) هوگا - میں آپ کو حساب کر کے بتلاتا هوں که یه کہاں تک درست هے - اگر کوئی دو فیملی هولڈنگ (Family holding) تک لینا چاهے تو هر ٹیننٹ (Tenant) کے پاس ایک بیسک هولڈنگ (Basic holding) چھوڑنا ضروری هے - اگر کوئی تین فیملی هولڈنگ ریزوم (Resume) کرنا چاهے تو هر ٹیننٹ کے پاس ایک ایک فیملی هولڈنگ چھوڑنا چاهئے - هم نے یه قید لگائی هے - رزمپشن فار پرسنل کلٹیویشن کے حق کو صرف ۵ برس تک محدود کیا هے - یه بھی قید هے - اس پر سلکٹ کمیٹی نے کہا که ۵ برس کی قید سے ان لوگوں کا تعلق نہیں هونا چاهئے - جتنے پرونکٹڈ ٹیننٹس (Protected tenants) نوٹس دیتے هیں ان پر ۵ سال کی مدت کی قید نه لگائی جانی چاهئے بلکه اس بارے میں فوراً تصفیه کردیا جانا چاهئے که آیا وه زمیندار اپنی زمین واپس لینا چاهتا هے یا نہیں - اسکے علاوه کوئی ایک آدھ شرط اور هوسکتی هے - میں همارے اگریکلچرل پیٹرنس (Agricultural Patrons) سے نہایت صداقت

اور ایمانداری کے ساتھ یہ غور کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں کہ ایسے مواقع کہاں ہونے ہیں ؟ یہاں کا پیٹرن (Pattern) کیا ہے ؟ میں سنہ ۱۹۵۰ع کے اعداد کے لحاظ سے بتلاتا ہوں ۔ حالانکہ اس کے بعد پٹہ داروں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے ۔ میں اسکو تسلیم کرتا ہوں ۔ اس کے لحاظ سے ۱۰ سے (۲۰) ایکر رکھنے والوں کی تعداد بہت کم ہے ۔ میں تھوڑی دیر کیلئے نیچے نہیں آتا ۔ (۱۰۰) ایکر سے کم زمین رکھنے والے پٹہ داروں کی تعداد (۸۷۶۲۲۵۱) ہے ۔ انکے پاس (۱۸۸۲۸۹۱۶) ایکر زمین ہے ۔ (۱۰۰) ایکر سے زیادہ زمین رکھنے والے پٹہ داروں کے پاس جملہ (۱۱۸۶۱۳۵۰) ایکر زمین ہے ۔ (۱۵۰) ایکر سے زیادہ زمین رکھنے والے پٹہ داروں کے پاس (۸۲۲۲۲۲۵) ایکر زمین ہے اگر آپ یہ کہیں کہ کانگریس تو زمینداروں کی طرفدار ہے اور زمینداروں کی پٹھو ہے تو ایسا سمجھ لیجئے ۔ (۲۰۰) ایکر سے زیادہ زمین رکھنے والے پٹہ داروں کے پاس (۵۸۷۵۷۴۵) ایکر زمین ہے ۔ اگر سیلنگ ہماری ری ایکشنری پالیسی کے لحاظ سے ۹۶ ایکر بھی رکھیں تو آپ حساب لگائے کہ کیا ہوتا ہے ۔ جو پٹہ دار گھٹ گئے ہیں انکے ۵۰ فیصد نکالدیجئے ۔ اس میں آدھی زمین پروٹکٹڈ ٹیننٹ (Protected tenant) کی ہے سمجھکر چھوڑدیجئے ۔ حالانکہ حساب کے لحاظ سے تو ½ پروپورشن (proportion) ہوتا ہے ۔ ۲۸ لاکھ میں سے ۱۴ لاکھ نکالدیجئے ۔ ۱۴ لاکھ ایکر زمین تو ملتی ہے ۔ اس میں سے بھی ۳-۶ لاکھ نکالدیں تو ۸ لاکھ تو میرے مولا ضرور ملیگی ۔

شری بی ۔ راجہ رام ۔ یہ سب ہوائی قلعے ہیں ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ ادھر کے ایک آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ یہ ہوائی قلعے ہیں ۔ مگر وہ تو آسمان پر اڑ رہے ہیں ۔

شری بی ۔ راجہ رام ۔ ہم تو نیچے آنے کی کوشش کررہے ہیں ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ اسطرح گیس ورک (Guess work) کر کے ایلیوزن (Illusion) ڈیلیوزن (delusion) اور امیاجنری (Imaginary) طریقے سے بحث کرنے سے کیا فائدہ ہے ؟ کیا یہ اسمبلی اسی لئے ہے کہ محض تصورات کو سامنے لاکر اختلافات پیدا کئے جائیں ؟ یا یہ مقصود ہے کہ ملک کے حالات کو سامنے رکھکر مسائل کو حل کیا جائے ؟ اگر آپ اسی طرح ہوائی قلعوں میں رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو اختیار ہے ۔ مگر گورنمنٹ تو ہوائی قلعوں میں نہیں اڑسکتی ۔

اسکے بعد میں دوسری چیزیں بتلاتا ہوں کہ ہم نے آگے کیا کیا ہے ۔ سیل ان فیور آف پروٹکٹڈ ٹیننٹ (Sale in favour of Protected tenant) ۔ بہت سی جگہ پر تو یہ پراویژن ہی نہیں تھا ۔ لمٹ فار پرچیزر (limit for purchaser) سکشن ہے

کے لحاظ سے ہم نے فیملی ہولڈنگ کی لمٹ رکھی ہے ۔ ہماچل پردیش میں زمینداری سسٹم ہے ۔ وھاں آکوپنسی ٹیننٹس (Occupancy tenants) ھیں ۔ سوراشٹرا میں انہیں گرالدا کہتے ھیں ۔ ہماچل پردیش میں بھی انکا کچھ نام ہے ۔ وھاں کے منسٹر سے میں نے پوچھا تھا ۔ بھول رہا ھوں ۔ لیکن وھاں پٹہ داروں کو پٹہ داری کے حقوق اب تک حاصل نہیں تھے ۔ اب قانون کی رو سے دئے گئے ھیں ۔ جیسا کہ ہم نے کچھ دنوں پہلے پروٹکٹڈ ٹیننٹ (Protected tenant) کو حقوق دئے ھیں ۔ کیونکہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ سے بڑھکر ٹینیور (Tenure) کے رائیٹس پٹہ دار کے ھیں ۔ اب وہ اسکو قائم کر رہے ھیں ۔ پیپسو میں Not to reduce the landlord's holdings less than the permissible area.

پرمیسیبل ایریا سے کم ہو تو ریڈیوس نہیں کرینگے ۔ پنجاب میں پرمیسیبل ایریا سے زیادہ ہو تو بھی پٹہ داری کے حقوق جس طرح دستور میں دئے گئے ھیں ویسے ھی انہوں نے بھی دئے ھیں ۔ اس طرح اگر آپ دیکھینگے تو میں ھر ایک چیز کے بارے میں تفصیل سے بتلاؤنگا اور جب امنڈمنٹس (Amendments) پیش ہونگے تو فیملی ہولڈنگ، سیلنگ اور ھر چیز کے بارے میں کیٹی گوریکلی (Categorically) بتلاؤنگا کہ ھر چیز کے بارے میں دوسرے اسٹیٹس میں کیا عمل ہے ۔ میں اسکو چیلینج (Chal- lenge) کے طور پر نہیں شیخی بگھارنے کی لئے نہیں بلکہ واقعہ کے طور پر بتلاؤنگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ بمبئی میں رزمپشن کیلئے مین سورس آف انکم (Main source of income) ہونے کی شرط لگائی گئی ہے ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ اس بارے میں ایک امنڈمنٹ بھی آیا ہے ۔ جب اس پر بحث ہوگی تو میں جواب دونگا ۔ اگر ضرورت ہو تو اسکو قبول کرلیا جائیگا ۔ سلکٹ کمیٹی نے اسکو اسلئے نہیں رکھا کہ ھر ایک ٹیننٹ کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑنا چاھئے ۔ میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن سے کہونگا کہ میں تین فیملی ہولڈنگ رکھنے والا ھوں ۔ میں کہتا ھوں کہ ۴۸ ایکر خشکی مجھے دیجئے ۔ اسکی تگنی ۱۴۴ ایکر زمین میرے پاس ہے ۔ وہ تین فیملی ہولڈنگ ہے ۔ اگر اس میں سے میں نے کچھ بھی حصہ اپنے پرسنل کلٹیویشن میں نہیں رکھا اور تمام ٹیننٹس کو دیا ہوتو اسکے اندر ایوریج (۱۰-۱۰) ایکڑ کے ٹیننٹ ھوں تو قریب ۱۰-۱۲ ٹیننٹس تو ضرور ہونگے ۔ اگر میں تینوں فیملی ہولڈنگ لینا چاھتا ھوں تو ھر ایک کے پاس ایک ایک فیملی ہولڈنگ تو چھوڑنا چاھئے ۔ تین ھی فیملی ہولڈنگ ھیں ۔ ھر ایک کے پاس ایک چھوڑ کر میں تین فیملی ہولڈنگ کیسے لے سکتا ھوں ؟ دوسری فیملی ہولڈنگ مجھے ملیگی ھی نہیں ۔ صرف دو فیملی ہولڈنگ رہتے ھیں ۔ دو میرے پاس ھیں ۔ دونوں ریزیوم کرنا چاھتا ھوں تو ھر ایک کو

ٹیننٹ کے پاس بیسک ہولڈنگ (Basic holding) چھوڑنا چاہئے - ۱۰ ٹیننس کو چھوڑنے کے بعد کتنا رہتا ہے ؟ آپ ایسے کڑے قیود لگائے ہیں کہ کوئی لینڈ لارڈ جسکے پاس پرسنل کاشتکاری کی کوئی زمین نہو دو فیملی ہولڈنگ یا تین فیملی ہولڈنگ تک بھی نہیں لے سکتا ہاں ایک فیملی ہولڈنگ تک لے سکتا ہے - اس کی گنجائش اس لئے ہے کہ اس پر ہم نے کوئی قیود نہیں لگائی ہیں - جو لینڈ لارڈ ہزار ایکر رکھتا ہے اگر اسکے پاس ایک فیملی ہولڈنگ بھی ذاتی زراعت کے لئے زمین نہ رہے تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ کونسا سوشیل جسٹس (Social Justice) ہے ؟ آپ اس کی ذاتی زمین بھی اس سے چھین لے رہے ہیں اور ایک فیملی ہولڈنگ بھی اسکے پاس باقی رکھنا نہیں چاہتے - یہ کونسا اصول ہے بجز اسکے کہ اپریاری ڈاکٹرینس (Apriori-Doctrines) ہو جسکو اپوزیشن کے آنریبل ممبر بھی چاہتے ہیں ؟ آپ اس کی ملکیت اس سے چھین لے رہے ہیں - کیا جسٹس (Justice) اور فیرنس (Fairness) کا یہ تقاضہ نہیں ہے کہ اس کے پاس ذاتی زراعت کیلئے کم سے کم ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑی جائے ؟ اس پر ممکن ہے ٹیننٹس ہوں - لیکن جو شخص ۲۰۰ سے ۵۰۰ ایکر زمین کا مالک ہو کیا خود اسکی کاشت کے لئے آپ اتنا بھی نہیں چھوڑینگے ، خصوصاً جب کہ نان اگریکلچرل سکٹر (Non-agricultural Sector) میں آپ کوئی قید نہیں لگا رہے ہیں ؟ آپ کسی وکیل پر یہ قید نہیں لگاتے کہ وہ ۱۰ مقدمات سے زیادہ نہ لے - ۵۰۰ سے زیادہ فیس نہ لے - کسی ڈاکٹر پر یہ پابندی نہیں لگاتے کہ وہ ۵۰ پیشنٹ سے زیادہ نہ لے - کسی مزدور کے ویجس (Wages) پر آپ لمٹ (Limit) نہیں لگاتے - انکو تو بڑھانے کی آپ ہم کوشش کرتے ہیں - اگر بالفرض ہم نہیں کرتے ہونگے لیکن آپ توکرتے ہیں - اگریکلچرل سکٹر (Agricultural Sector) میں زمین رکھنے والوں کو زمین دینے کا سوال نہیں ہے - لیکن زمین لیتے وقت یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ ہم سے اتنی زمین لے رہے ہیں تو براہ کرم ہمارے لئے بھی ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑ دیجئے - کل تک میں اپنی اتنی زمین پر قابض تھا - اپنی زمین سے متعلق میرے کیا کیا توقعات تھے - میں بڑی بڑی پوریاں پکایا کرتا تھا (Laughter) - سیلنگ سے زائد جو زمین میرے پاس ہے وہ گورنمنٹ دوسروں کو دینے والی ہے - مجھے ۴۰ پرسنٹ مارکٹ ویالیو (Market Value) پر پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو زمین بیچنے پر مجبور کیا جارہا ہے - اسلئے ازراہ کرم آپ کم ازکم ایک فیملی ہولڈنگ کی حد تک زمین میرے پاس رہنے دیجئے - تو کیا اسکا یہ مطالبہ سوشیل جسٹس (Social justice) کے تحت رد کرنے کے قابل ہے ؟ آپکا کانشنس (Conscience) آپکا ضمیر کیا کہتا ہے ؟ ممکن ہے آپکا ضمیر اسکے اس مطالبہ کو قبول کرنا پسند نہ کرے - لیکن کم ازکم میرا کانشنس تو اسکو گوارا نہیں کرتا کہ اسکے اس واجبی مطالبہ کو رد کردیا جائے -

زمین کے کنڈیشنس (Conditions) ہمارے پاس مختلف ہیں - نیچر آف دی سائل (Nature of the soil) مختلف ہے - یہی وجہ ہے کہ قانون مالگزاری و قانون بندوبست میں الگ الگ پراویژنس رکھے گئے ہیں - مرھٹواڑہ کیلئے الگ ہے - تلنگانہ کیلئے الگ - اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ میں الگ الگ کنڈیشنس قائم کرنا چاھتا ہوں - مگر مطلب یہ ہے کہ اگر اسٹینڈرڈ (Standard) مقرر کرنا ہے تو ایسا مقرر کیجئے کہ اسمیں کچھ یکسانیت ہو - دینے کیلئے نہیں بلکہ لینے کے لئے بھی آپ جس گز سے ناپنا چاھتے ہیں وہ گز ایسا نہو کہ اوس غریب کے پاس دھوتی توکیا لنگوٹی بھی باقی نہ رہے - اس خیال کو اپنے ذھن نشین رکھئے - اس سلسلہ میں اس بات پر بہت زور دیا جاتا رہا کہ ریوینیو اسسمنٹ (Revenue Assessment) پر رکھا جائے - میں صاف الفاظ میں کہنا چاھتا ہوں کہ میں اسکے بالکل خلاف ہوں - اس بارے میں جو آرگیومنٹس (Arguments) پیش کئے گئے ہیں ان میں کوئی قوت نہیں ہے - ریوینیواسیسمنٹ (Revenue Assessment) پر اگر آپ مقرر کریں تو ملک کے آدھے حصہ کے اگریکلچرسٹ پر بھی آبنے گی - فیملی ہولڈنگ کے تعلق سے بھی اعتراضات کئے گئے ہیں - یہاں میں ایک چیز بتانا چاھتا ہوں - وہ یہ کہ فیملی ہولڈنگ کیلئے بھی آپ جو گز مقرر کررہے ہیں اور جو حد مقرر کررہے ہیں اس میں دینے کا سوال نہیں ہے - جہاں ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑنا چاھئے وہاں بھی یہ سوال آتا ہے - ایک فیملی ہولڈنگ چھوڑنا ہے تو ٹینینٹ کے پاس چھوڑنا پڑیگا - جب ایک گز دینا چاھتے ہیں تو ادھر سے ناپیں توکیا اور اودھر سے ناپیں توکیا وھی ایک گز دینا ھی ہوگا - ادھر سے ناپیں تو بھی ایک گز ہوگا اور ادھر سے ناپیں تو بھی ایک گز ہوگا -

اگریکلچرل پیٹرن (Agricultural Pattern) میں کیا چیز ہے ؟ فیگرس کو کوٹ (Quote) کرنے کی ضرورت نہیں ہے - میں صرف یہ کہنا چاھتا ہوں کہ ٥ سے ١٠ ایکڑ زمین رکھنے والوں کی تعداد ہمارے پاس زیادہ ہے - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ان میں کون لوگ ہیں - سوچ لیجئے - گاؤں کو جا کر دیکھ لیجئے - آپ نے دیکھا تو ہوگا - لیکن جو چیزیں آپ دیکھ چکے ہیں انہیں ذرا دھیان میں لائیے کہ ان میں کون کون لوگ ہیں - یہی دھوبی حجام - پروہت - کارپنٹر - بلوتہ کے انعامدار وغیرہ ہیں - میں پوچھنا چاھتا ہوں کہ کیا یہ لوگ ذات سے کاشت کرتے ہیں ؟ کیا ان لوگوں کی جو ہولڈنگ ہے وہ ذاتی ہے ؟ حجام حجامت بناتا ہے - دھوبی کپڑے دھوتا ہے - سہار سہار کری کا کام کرتا ہے - بڑھائی اپنے پیشہ کے کام میں لگا رہتا ہے - پروہت اپنے پوجا پاٹ میں رہتا ہے - ان کے پاس بیل وغیرہ نہیں رہتے - یہ خود ھل چلانا نہیں جانتے - تو پھر آخر یہ کس طرح زراعت کرتے ہیں ؟ ہوتا یہ ہے کہ جو زراعت کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں - یعنی جو واقعی زراعت کرتے ہیں اور جنکے پاس بیل بندھے ہوئے ہیں یہ اُنکو

معاوضہ دیکر اپنی اوس چھوٹی سی اراضی میں زراعت کروالیتے ہیں ۔ یا دوسرا طریقہ یہ اختیار کرتے ہیں کہ کسی کو قول پر دیدیتے ہیں ۔ یا بٹائی پر دیدیتے ہیں ۔ خود ذاتی طور پر تو کاشت نہیں کرتے ۔ اگر آپ فیملی ہولڈنگ کے اس ناپ کو قائم کریں اور ریزمپشن (Resumption) کیلئے ان پر قیود لگائینگے تو ایک فیملی ہولڈنگ رکھنے والا دیول کا پجاری گاؤں کا پروہت حجام ، دھوبی جسکے پاس پچاس ایکڑ زمین ہے وہ بھی کہیگا کہ لو میری زمین بھی خریدلو ۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ آپ اسکے ٹننسی رائیٹس (Tenancy rights) کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ اکنامک پیٹرن (Economic Pattern) کو بگاڑنا چاہتے ہیں ۔ بتائیے یہ کیسے ہوگا ؟ پلاننگ کمیشن نے کہا ہے کہ اسمال ہولڈرس (Small Holders) سے مراد ایسے لوگ ہیں جو ہمارے اکنامک پیٹرن (Economic Pattern) میں آج موجود ہیں ۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنکا پیشہ آج پالیٹکس (Politics) ہوگیا ہے جیسے کہ ہمارے آنریبل ممبرس ہیں ۔ کوئی دوسرے کام کررہے ہیں ۔ پرائیمری اسکول کے ٹیچرس ہوگئے ہیں ۔ کسی آفس میں کلرک ہوگئے ہیں ۔ میٹرک پاس ہوئے اور ملازمت اختیار کرلی ۔ فرض کیجئے کہ انکے پاس تقریباً دس ایکڑ زمین ہے جسے انہوں نے کسی دوسرے کو کاشت کے لئے دے دیا ہے ۔ اب آپ کا مطلب یہ ہے کہ انکو پھر دوبارہ اس زمین پر آنے کا موقع نہ دیا جائے ۔ ہندوستان میں جو کاسٹ سسٹم (Caste System) ہے اس میں آپ ایک نئی کاسٹ کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں ، اگریکلچرسٹ (Agriculturist) اور نان اگریکلچرسٹ (Non-agriculturist) ۔ آپکے نقطہ نظر سے برہمن خود کاشت نہیں کرتا ۔ لہذا وہ کبھی بھی کسان نہیں بن سکتا ۔ پرائیمری اسکول کا ٹیچر کبھی بھی کسان نہیں بن سکتا ۔ ایک تھرڈ گریڈ کلرک کبھی بھی کسان نہیں بن سکتا ۔ آپکے نزدیک تو صرف وہی شخص کسان ہے جو اپنے ھاتھ سے ناگر کو تھامے اور بیلوں کو ھیک ، ھیک ۔ کہکر چلاتا ہو ۔ بس وہی کسان ہے ۔ (Laughter) میں کہونگا کہ آپ اسطرح ہزاروں لاکھوں انسانوں کی معیشت کا ستیا ناس کرنا چاہتے ہیں ۔ آپکو ویا میڈیا (Via Media) دیکھنا چاہئے ۔ ملک کے حالات کو دیکھنا چاہئے ۔ ان تمام باتوں کو نظر انداز کرکے یہ نہ چاہئے کہ آسمان میں قلعے بنائے جائیں ۔ اگر آپکا اگریکلچرل پیٹرن (Agricultural Pattern) ایسا ہے تو بس خدا ہی حافظ ہے ۔ اسکے باوجود آپ چاہتے ہیں کہ میں بھی آپکے ساتھ کودتا پھروں ، اچھلتا پھروں اور ہوا میں چھلانگ مارتا چلوں ۔ تو میں آپ سے صاف کہونگا کہ یہ مجھ سے ممکن نہیں ہے ۔ یہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے ۔ ہمیں جو سیدھے راستے بتائے گئے ہیں ہم اون ہی پر چلینگے ۔ آپ کہتے ہیں کہ تین فیملی ہولڈنگ کیوں دیجائے ؟ بس اتنا دینا چاہئے کہ اسکی زندگی بسر ہوسکے ۔ پلاننگ کمیشن نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ

ایسے لوگوں کو بھی موقع رہنا چاہئیے جو فی الوقت دوسرے پیشے اختیار کئے ہوئے ہیں تاکہ وہ جس وقت چاہیں پھر زراعتی کاروبار کو انجام دے سکیں ۔ جیسا کہ میں آج چیف منسٹر ہوں ۔لیکن جیسے ہی میری چیف منسٹری ختم ہوجائیگی میں چوبیس گھنٹے کے اندر یہاں سے نکلکر اپنے کھیت پر چلا جاؤنگا اور کاشتکار بنونگا یا ہوسکتا ہے کہ میں وکالت کروں ۔ (Laughter) میں مثال کے طور پر کہہ رہا ہوں ۔ ممکن ہے میں وکالت کروں یا ممکن ہے میں کاشتکار بننا پسند کروں ۔

شری گوپی ڈی ۔ گنگا ریڈی (نرمل ۔ عام) ۔ ذرا گھڑی کی طرف دیکھئے ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ گھڑی میرے لئے نہیں ہے ۔ گھڑی آپکے لئے ہے ۔ میں گھڑی کی طرف دیکھ رہا ہوں ۔ آٹھ بجنے کیلئے دس منٹ باقی ہیں ۔

میں صرف ایک چیز پڑھکر سنانا چاہتا ہوں اور اسکے بعد ختم کردونگا ۔ یہ میں اون آنریبل ممبرس کو سنانا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنی تقریر کی تائید میں پلاننگ کمیشن کے رجحانات کو مختلف مواقع پر کوٹ (Quote) کرنے کی کوشش کی ہے ۔ پلاننگ کمیشن (Planning Commission) پر جن لوگوں کو اعتقاد نہیں ہے وہ تو خیر اعتراض کرینگے ۔ لیکن یہ میں ان لوگوں کو سنانا چاہتا ہوں جنہوں نے اعتراضات کرتے ہوئے پلاننگ کمیشن کے تخیل کو توڑ مروڑ کر کوٹ کیا ہے ۔ یہ پلاننگ کمیشن کے نائب صدر کا تازہ بیان ہے ۔

شری اناجی راؤ گوانے ۔ کیا پلاننگ کمیشن کی رپورٹ غلط ہے ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ رپورٹ غلط نہیں ہے ۔ لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رپورٹ کو مس انٹرپریٹ کیا گیا ہے ۔
ہاں تو صدر پلاننگ کمیشن —— نہیں صدر تو شری نہرو جی ہیں ۔ نائب صدر پلاننگ کمیشن کا جو بیان ہے وہ میں پڑھکر سنانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے ۔

"In a note on land reforms, circulated to the Agriculture Ministers of the States, Mr. V. T. Krishnamachari, Member of the Planning Commission, said, "our land reforms legislation is impressive judged by the far-reaching character of the changes, the areas and populations involved, and the time and manner in which it has been carried out. But there is discontent—and justifiable discontent—as millions of agriculturist families find that the benefits promised to them have not reached them. Over large areas, tenants continue to pay to Government the rents they formerly paid to zamindars,

They ask 'what have the reforms done for us ?'. To some extent indeed they are worse as collections under the Government are stricter and more rigid and less affected by human considerations.

چند جگہ کے ریفارمس کا حوالہ دیا گیا ہے -

According to Mr. Krishnamachari, the experience of land reforms measures is that they have succeeded only in those countries in which , along with the reforms, efficient agricultural techniques are introduced and practised on the widest possible scale.

He said 'in Japan, the recent land reform has succeeded because for many decades standards of agriculture have been very high in that country. Egypt has natural advantages ; it has the highest yield per acre in the world.

ایجپٹ (Egypt) میں بہت سے خالی ایریاز ہیں- لیکن ہمارے پاس ایسی زمین نہیں ہے -

It has the highest yield per acre in the world. Even with these advantages, Gen. Naguib is proceeding with his reforms very cautiously. The ceiling has been fixed at 200 acres which may be regarded as equal to about 1,000 acres in India . The area to be distributed over the next five years is to be only one-tenth of total cultivated area.

Side by side with this, an elaborate co-operative organisation is being built up to finance agriculture and other organisational and technical adjustments are being made to fill the vacuum created by the disappearance of the landlords.

لینڈ لارڈس کو ختم کرنے کے لئے آپ ہم سب متفق ہیں ۔ لیکن ملک کی اگریکلچرل اکانمی (Agricultural economy) کا جو نقشہ ہے اسمیں اس کی وجہ سے جو ڈسٹربنس (Disturbance) ہونے والا ہے وہ تھوڑا ہوگا- اسکو ہم قبول کرسکتے ہیں - لیکن وہ ڈسٹربنس ایسا نہ ہو کہ

which would spell disaster to agricultural production

اگر اس سے ایسے نتائج نکلنے والے ہیں تو میں کاشسلی (Cautiously) چلنے کو، ترجیح دونگا، بجائے اسکے کہ جوش میں ایک دم آسمان تک پہنچنے کی کوشش کیجائے

ہم چاہتے ہیں کہ اگریکلچرل اکانمی (Agricultural economy) کو کم صدمہ، کم دھکا پہنچے - ہم کاشسلی چلکر اس ڈسپاریٹی (disparity) کو کم کرنا چاہتے ہیں اور زمین کو ڈسٹریبیوٹ (Distribute) کرنا چاہتے ہیں - میں پھر وہ کوٹیشن پڑھتا ہوں کہ -

In India, we could not have waited until all such measures had been completed.

اس وجہ سے ہم آگے بڑھ رہے ہیں- اجیپٹ (Egypt) میں جو کوآپریٹیو آرگنائزیشن ہے وہ نائل ڈولپمنٹ کارپوریشن (Nile Development Corporation) ہے جس میں ملینس آف پونڈس (Millions of pounds) کا انوسٹ منٹ (Investment) کیا گیا ہے - اسی طرح امریکہ میں بھی ٹینسی ویالی کارپوریشن ہے - اسکے علاوہ جہاں جہاں لینڈس کی تقسیم کے منصوبے بنائے گئے وہاں بڑے بڑے کارپوریشن بنائے گئے اور کافی انوسٹ منٹ کیا گیا - یہاں بھی موجودہ مشنری کے تعلق سے جو نئے مواقع ملے ہیں انکو استعمال کر کے اگریکلچرل پروڈکشن زیادہ کرنے کی کوشش کیگئی ہے - لیکن ننگے بھوکے کسانوں کے ہاتھ میں محض زمین کا ایک ٹکڑا دیکر کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں ؟ نہ ایک بیل جوڑی نہ کچھ کھنڈی غلہ اون کی پیک میں امداد کرنے کیلئے آپ ہم دے سکتے ہیں - جب تک اون کو کریڈیٹ فیسلیٹیز (credit facilities) مہیا نہ کی جائینگی اور جب تک گورنمنٹ کی مدد سے کارپوریشنس اور کواپریٹیو ایجنسیز کی مدد سے اونکو ضروری سہولتیں مہیا نہ کریں خالی زمین کا ٹکڑا پھینکدینے سے ملک کی پیداوار میں اضافہ نہیں ہوسکتا - یہ تو کتے کے سامنے روٹی ڈالنے کے برابر ہے - کتا بھی کم ازکم روٹی کھالیتا ہے- لیکن کسان محض اس زمین سے پیٹ بھر نہیں سکتا - میں صرف ایک اور جملہ پڑھکر تقریر ختم کرونگا -

Our conditions demanded rapid acting and we did right in passing the laws we did. But we should see that no avoidable delay occurs in setting up the widespread welfare organisation which is needed for enabling the small holders and tenants to improve their economic status and standards of living.

اگر آپ چاہیں تو میں پوری اسپیچ مہیا کرونگا - میں نے ٹیلی پرنٹر سے پڑھکر سنایا ہے- آخرمیں میں یہ عرض کرونگا کہ میں نے آپ کا بہت وقت لیا ہے- عالیجناب ڈپٹی اسپیکرصاحب کا بھی میں مشکور ہوں کہ انہوں نے اتنا ٹائم دیا - میں اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے ملاوہ اپیل کرونگا کہ سلکٹ کمیٹی نے جو بھی امپرومنٹس (improvements) کئے ہیں اون کو اس نقشہ کے اندر دیکھیں اور اسی لحاظ سے اوسکی جانچ کریں -

ممکن ھے امنڈمنٹس (Amendments) آئیں - اون پر غور ھوگا - بحث ھوگی - چرچا ھوگی - لیکن میں اتنا ھی اپیل کرتا ھوں کہ محض بھاوناتمک درشٹی (भावनात्मक दृष्टी) سے دیکھنے سے اس مسئلہ کا تصفیہ نہیں ھوسکتا۔میں آنریبل ممبرس سے اتنی ھی مہربانی چاھتا ھوں کہ وہ بھاؤناتمک درشٹی سے نہ دیکھیں بلکہ واستاولک درشٹی (वास्तविक दृष्टी) سے اس مسئلہ کی طرف دیکھیں -

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953, as reported by the Select Committee, be read a second time."

The motion was adopted.

Shri G. Rajaram: Sir, I demand a Division.

(Pause)

Mr. Deputy Speaker: I shall put the question again. The question is:

"That L.A. Bill No.I of 1953, The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953, as reported by the Select Committee, be read a second time."

The motion was adopted.

Shri G. Rajaram: Sir, I demand a Division.

Mr. Deputy Speaker: Will it be enough if we record the number of members who are for and against this Motion, or is it necessary that we should record the names too?

Shri V. D. Deshpande: Sir, I want that the names should be noted.

(Pause)

Mr. Deputy Speaker: 64 members are in favour of the Motion and 58 against it.

The Motion was adopted.

(Applause from Congress Benches)
Division :

AYES—64.

Shri Anant Reddy.
,, Ramshetti Appa Rao.
,, Basan Gowda
,, E. Basappa
,, Digambar Rao Bindu.
,, Jagannth Rao, Chanderki.
,, Devi Singh Chauhan.
,, M. Chenna Reddy.
,, Bapu Rao Kishan Rao Deshpande.
,, Anna Rao Ganamukhi.
,, Gangula Bhoomayya.
,, Dhondi Raj Ganpath Rao Kamble.
,, Mallappa Kolur.
,, Ratanlal Kotecha.
,, Limbaji Muktaji.
,, Mehdi Nawaz Jung.
,, G.S. Melkote.
,, Mirza Shukur Baig
,, Shripat Rao Newasekar
,, Manikchand Pahade
,, Nago Rao Vishwanath Rao Patnak
,, Chander Sekher Patil
,, Rakhamaji Dhondiba Patil
,, Virendra Patil
,, Ponnamaneni Narayan Rao
,, B. Ramakrishna Rao

Shri Mahalingaswami Ramalingaswami
,, K. V. Ranga Reddy
,, Shrihari
,, Syed Mohammed Moosavi
,, Virupakshappa
,, G. Vithal Reddy
,, Arige Ramaswamy
,, S. Gopal Sastri Deo
,, Gopal Rao Ekbote
,, Srinivasa Rama Rao Ekhelikar
,, Bhagwanth Rao Gadhe
,, Govind Rao Keroji Gaikwad
,, Bhagwan Rao Ganjave
,, Madhav Rao Ghonsekar
,, Gokaramalingam
,, P. Hanumanth Rao
,, Dyaneshwar Rao Jayawanth Rao
,, Venkat Rajeshwar Joshi
,, Murlidhar Srinivas Rao Kamtikar
,, Kasiram
,, Laxman Kumar
Smt. Masooma Begum
Shri Mohd. Dawar Hussain
,, Govind Rao Morey
,, Narsing Rao Narayan Rao
,, M. Narsing Rao
,, Ramkishan Nawandar

Shri Kalyan Rao Ninne
,, M. S. Rajalingam
,, Rama Rao
,, D. Ramaswamy
Smt. Sangam Laxmi Bai
Shri S. L. Sastri
Smt. Shahjahan Begum
Shri Shanker Deo
Smt. Shantabai
Shri L. K. Shroff
,, M. Shesh Rao Waghmare

NOES—58

Shri K. Anant Reddy
,, Andanappa
,, Nagu Rao Bhujang Rao
,, M. Buchiah
,, Bhagwan Rao Boralker
,, Butti Rajaram
,, B. N. Chander Rao
,, Gangaram
,, Annaji Rao Gavane
,, Gopidi Ganga Reddy
,, Achut Rao Yogi Raj Kavade
,, Krishnayya
,, Muruganti Kondal Reddy
,, Sham Rao Naik

NOES—(*contd.*)

Shri T. Narsimlu
„ Uddhava Rao Patil
Smt. Rajamani Devi
Shri G. Rajaram
„ Raj Mallu
„ Madhavrao Sawaie
„ Soore Viswanath Rao
„ Srinivas Rao
„ Syed Hassan
„ Uppula Malsur
„ K. R. Veeraswamy
„ J. Venkatesham
„ Vooke Nagiah
„ Abdul Rahman
„ Anant Ram Rao
Smt. Arutla Kamala Devi
Shri Arutla Laxminarasimha Reddy
„ Baddam Malla Reddy
„ Bommagani Dharma Bhiksham
„ Daji Shankar Rao
„ Ranga Rao Deshmukh
„ V. D. Deshpande
„ Gopal Rao
„ G. Hanumanth Rao
„ Joganpalli Anand Rao
„ Juvvadi Damodar Rao
„ Kankanti Srinivas Rao
„ Katta Ram Reddy

Shri Laxmayya
,, L. Muttayya
,, K. L. Narsimha Rao
,, Madhav Rao Nerlikar
,, Pendam Vasudev
,, A. Raj Reddy
,, K. Ramchandra Reddy
,, S. Ramanadam
,, Rentala Balaguru Murty
,, Venkat Reddy Singireddy
,, Syed Akhtar Hussain
,, K. Venkiah
,, Ch. Venkat Ram Rao
,, K. Venkat Ram Rao
,, Ganpat Rao Waghmare
,, Arutla Ramachandra Reddy

Mr. Deputy Speaker : **Now, we adjourn till 2.30 P. M. tomorrow.**

***The House then adjourned till Half past Two of the Clock on Wednesday, the 30th September,* 1953.**